New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
نیو ایرا اسپیشل
وجود ریزہ ریزہ
از قلم سیدہ جویریہ شبیر
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ویب اسپیشل ناول)

وجود ریزہ ریزہ

از سیدہ جویریہ شبیر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیدہ جویریہ شبیر نے یہ ناول (وجود ریزہ ریزہ) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (وجود ریزہ ریزہ) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

****

Copyright by New Era Magazine

اوائل جنوری کی سردی اپنے زوروں پر تھی اس یخ بستہ ٹھنڈ میں اکا دکا گاڑیاں سبک روی سے چلتی اپنی منازل طے کر رہیں تھیں کہ سامنے کا منظر دھندلا یا سا تھا فضا کو دھند نے چاروں اور سے اپنے لپیٹے میں لیا ہوا تھا

جما دینے والی اس سردی میں پینٹ شرٹ میں ملبوس فٹ پاتھ پر تن تنہا بیٹھا سر ہاتھوں میں دیئے بے حس و حرکت اپنی سانسیں رکنے کے انتظار میں تھا۔۔۔

زندگی کو نہ سہی موت کو اس پر رحم آجائے۔۔۔۔۔!!!!!

آج اسے گئے ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا لیکن دل کو ابھی تک اس کے جانے کا یقین نہ ہوا تھا وہ ساتھ تھی تب سر پہ لٹکی ہمہ وقت موت کی تلوار بھی اسے اپنے ارادے سے ایک انچ ہٹنے نہ دیتی اور اب جب وہ اسے چھوڑ کر جا چکی ہے تو بھری دنیا بھی اس کی اپنی نہیں۔۔۔۔

وہ کیا تھی۔۔۔؟

ایک ہوا کا جھونکا

لمحوں کا سنگم

اس کے دل کی دنیا

یا اس کے جینے کی وجہ۔۔۔؟؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

وہ سب کچھ تھی لیکن اب وہ ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

"تم کھڑے کھڑے جیتے جاگتے انسان کو موت کے گھاٹ اتار دیتے ہو تمھیں رحم نہیں آتا۔۔لیکن !!!!

یاد رکھنا میری موت کی اہمیت تمھارے لئے یہ ہو گی کہ تم اپنے لئے موت مانگو گے ۔۔۔۔۔"

بھیگا مگر مضبوط لہجہ اس کے ساکت وجود میں ہنگامہ برپا کر گیا۔۔۔

سینے میں بڑھتے درد نے شدت اختیار کی تو وہ جنونی انداز میں و پوری جان سے چیخا کہ گلے کی رگوں میں زبردست کھنچاؤ ہوا۔۔۔۔۔

اگر لوگ سڑک پر موجود ہوتے تو دہل کر اسے ضرور دیکھتے لیکن سب اپنے اپنے گھروں میں محصور رضائیوں اور کمبلوں میں گھسے میوہ جات سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

اب اسے صرف ایک ہی چیز کا انتظار تھا اور وہ تھی موت۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

پتھریلی روش پر سبک رفتاری سے بھاگتی سفید چم چم کرتی پراڈو اپنے پیچھے دھول اڑاتی ہر شے کو گرد آلود کرتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اسٹیئرنگ وہیل کو حرکت دیتے مردانہ ہاتھوں کی ابھرتی نسیں اس کے ذہنی انتشار کا پتا دے رہیں تھیں۔۔۔بیچ کی انگلی میں چمکتا میرون رنگ کا زرقون اس کے سرخ سفید رنگت پر خاصہ جچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

دور سے ہی گاڑی کا ہارن سنتے ہی مین گیٹ پر نصب حفاظتی وردی میں ملبوس گارڈ حرکت میں آیا اور حویلی کے بڑے بڑے دروازے وا کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

پہیوں کی رفتار میں کچھ کمی آئی اور پراڈو کا انجن بند ہوتے ہی سبک روی سے ایک ملازم نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ وا کیا تو پشاوری چپل میں مقید سرخ و سفید مردانہ پاوں زمین پہ جمے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ قہر برساتی نگاہوں سے دائیں جانب کھڑے ملازموں کو دیکھتا اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصہ کی شدت سے بپھرا تن فن کرتا ان کے سر پہ جا پہنچا اور سرخ انگارہ انکھوں سے انھیں دیکھتا دھاڑا۔۔۔۔

مجھے کسی قیمت پر وہ چاہیئے بابا جان۔۔۔۔"

وہاں موجود تمام افراد کو یکسر نظرانداز کئے وہ منتظم خان کے روبرو تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

بھینچی ہوئی مٹھیاں اور دماغ کی ابھرتی رگیں اس کے سفید رنگ میں سرخی گھلا رہیں تھیں۔۔۔۔۔

سب دم سادھے اس کی بدلحاظی دیکھ رہے تھے۔۔ لیکن بولنے کی یا ٹوکنے کی غلطی کسی نے نہیں کی۔۔۔۔

" تحمل اختیار کرو صاحبزادے"

"تم اس وقت اپنے کسی یار کے سامنے نہیں بلکہ اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہو۔۔۔۔"

منتظم خان کا لہجہ کسی بھی نرمی سے عاری پتھریلہ تھا۔۔

جانتا ہوں بابا جان !!!

بے زاری سے کہتا وہ پیشانی مسلنے لگا۔۔۔۔۔

بابا جان آپ جو چاہیں گے ویسا ہو گا"

لیکن پلیز ایک بار بابا جان ایک بار آپ بتا دیں کہ کہاں بھیجا ہے آپ نے اسے ؟؟؟؟؟؟؟؟

اس بار اس کے پتھریلے لہجہ میں ذرا سی نرمی آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"وہ جہاں بھی ہے سکون سے ہے تم اپنی فکر کرو آج تو اس لہجے میں مخاطب ہو گئے اگلی بار تمہارے اس فعل کو ہر گز برداشت نہیں کروں گا۔۔۔"

منتظم کی کڑک دار آواز پر اس کی آنکھوں میں شعلے جلنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گل بانو اور امتیاز خان پھٹی آنکھوں سے حویلی کے لاڈلے سپوت کا پاگل پن دیکھنے لگے

۔۔۔۔۔

"میں اسے پاتال سے بھی نکال لاوں گا باباجان یاد رکھیئے گا گر وہ اس سب میں برابر کی شریک ہوئی تو یہ شمروز خان اس پر قہر بن کر نازل ہو گا اور آپ سب پر بھی

"۔۔۔۔۔۔

وہ اچٹتی نگاہ ان سب پر ڈال کر منتظم کے سرخ و سفید جلالی چہرے پر نگاہ ڈالتا دھمکاتا ہوا حویلی کی چوکھٹ عبور کر گیا۔۔۔۔۔

غصہ میں بلکل ان کا پرتو تھا وہ اپنی جوانی اپنے بیٹے کے وجود میں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

نگاہوں میں پنہاں افسردگی اور ماضی میں کئے فیصلوں پر پچھتاوے نے پھر سر اٹھایا

۔۔۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی گل بانو کے ساکت وجود میں حرکت آئی۔۔وہ منتظم خان کے پاس گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

بابا جان !!!!

لالہ اب کیا کریں گے ؟؟؟

وہ خوف زدہ سی بولی تو منتظم نے بیٹی کے خوف پر گہری سانس خارج کی۔۔

"کرنے دو جو کر رہا ہے۔۔۔ تم فکر مت کرو اور ابھی اس بات کا ذکر کسی سے نہیں کرنا ۔"

وہ اپنی چھوٹی بیٹی کو سمجھاتے ہوئے بولے ...

اور ارد گرد نگاہ ڈالے بنا سیدھ میں چلتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔

"ویر۔۔ !!!! لالا کا غصہ تب تک ٹھنڈا نہیں ہو گا جب تک بھا بھی انھیں نہیں مل جاتیں۔۔"

شازین خان نے بہن کی بات پر تائیدی نگاہوں سے اسے دیکھا :

لگ تو یہ ہی رہا ہے اب دیکھو یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔۔۔۔"

وہ کہتا پھر سے چوڑے صوفے پہ پھیل کر بیٹھا۔۔۔

"گل چائے تو پلا دو۔۔"

وہ موبائل کو آنکھوں کے سامنے کرتا بولا۔۔۔

"ویرا تنی ٹینشن میں بھی چائے چاہیئے تمھیں۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

سرخ و سفید امتزاجی رنگت والی گل بانو بھوری انکھوں سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہاں تو پلا دو کون سا تمہارے فکر کرنے سے لالا کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔۔۔"

ویر نے استہزائیہ انداز میں کہا۔۔۔

تو گل سر جھٹک کر ایک طرف بنے بڑے سے کچن میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

آغا جان آپ ہماری بات کو سمجھتے کیوں نہیں ہیں۔۔۔؟؟؟؟؟

وہ کب سے انھیں قائل کر رہا تھا لیکن آغا جان بھی اپنے فیصلے سے ایک انچ ملنے کو راضی نہ تھے۔۔۔۔

میں تمہارا باپ ہوں تم میری بات کو مانو۔۔۔۔"

آغا جان کا سخت گیر لہجہ اسے خائف کر گیا۔۔۔۔۔

"میں آپ کے پاس اسی لئے آیا تھا کہ آپ خود سمجھ کر اموجان کو بھی منالیں گے لیکن آپ خود ہی اینٹھ کر بیٹھ گئے ہیں۔۔۔۔"

آغا جان!!!

"چند سالوں کی بات ہے اپنا ایک مقام بنالے گا پھر جلد ہی ہم اس کی شادی بھی کر دیں گے۔۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

آغا جان کے چھوٹے بھائی محراب خان نے اس کی حمایت میں نرم خو لہجہ اپناتے ہوئے اپنے سے بڑے بھائی کو قائل کرنا چاہا:

مان نے اپنے لاڈلے اور اکلوتے چاچو کو تشکرانہ نگاہوں سے دیکھا جو ہر بات میں اس کے حامی رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آغا جان نے محراب خان کی آنکھوں میں دیکھا جو ملتجی سی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

محراب خان تمہاری بات کو مقدم جان کر ہم اسے بھیج دیتے ہیں لیکن صرف چار سال تک ہم اسے وہاں رہنے کی اجازت دیں گے۔۔۔۔"

آغا جان کی رضامندی پر اس کا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔

"شکریہ آغا جان میں چار سالوں بعد آپ کے سامنے کھڑا ہوں گا۔۔۔۔۔یہ وعدہ ہے میرا آپ سے۔۔۔۔"

مان خوشی سے ان سے بغلگیر ہوا۔۔۔

اور سن لو خان تم نے ہر سال یہاں آنا ہے۔۔۔"

محراب خان کی بے داغ پیشانی پر مصنوعی ان گنت بل نمایاں ہوئے۔۔

"چاچو آپ ہمیشہ مجھے سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔

such a great person seriously....."

Copyright by New Era Magazine

وہ ان کی بات پر اب محراب کے سینے سے لگے بے پناہ خوشی سے بولا۔۔۔ کھنکھتی آواز میں رچی اس کی خوشی کا اندازہ لگاتے محراب خان نے اس کے چوڑے کندھے تھپتھپائے۔۔۔۔۔۔۔۔

"خوش رہو مان اور بے فکر ہو کر جاو۔۔۔۔"

محراب خان دور ہوتے ہوئے بولے۔۔۔

چاچو لیکن امو جان؟؟؟؟؟؟؟

امو جان کا خیال آتے ہی اس کے چہرے پر فکر مندی کے آثار گہرے ہوئے۔۔۔۔۔

ان کی فکر نہ کرو ہیں نا ہمارے آغا جان۔۔۔۔"

محراب نے شرارتی نگاہوں سے دیکھا:

لاحولا ولا قوتہ۔۔۔۔ گدھوں سدھر جاو۔۔۔۔!!!

وہ جھینپ کر اپنی مونچھوں پر انگلیاں پھیرتے پہلو بدل گئے جبکہ دونوں کے قہقہہ بے ساختہ تھے۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

"میں نہیں مانتی تم مجبور ہو

تم کائر ہو ڈرپوک ہو۔۔۔۔۔"

انکھوں سے آنسو موتیوں کے مانند ٹوٹ کر بکھرنے لگے۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ حلق کے بل چیختی گویا اندر اٹھنے والے درد کو دبانے کی سعی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

سامنے کھڑے اس شخص کے چہرے پر سرخیاں ابھرنے لگیں دماغ کی رگیں تن گئیں تھیں کہ اس کی انکھوں میں برپا ہنگامہ خیز شور آج اسے دِکھا تھا وہ بظاہر چھوٹی سی نازک اندام ضبط کے تمام پہرے توڑ چکی تھی۔۔۔۔

اس کا درد حد سے تجاوز ہو کر آنکھوں میں آٹھہرا۔۔۔۔۔

اس پل وہ اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔

تایا جان کا وہ احسان اسے اپنے قدم بڑھانے سے روک رہا تھا

ورنہ اس کیلئے ممکن نہ تھا کہ وہ سامنے کھڑی جان سے زیادہ عزیز گلِ درخشاں کو اپنا بنا لیتا۔۔۔

لیکن وہ احسان فراموش نہیں تھا۔۔۔۔۔

"صرف گلِ درخشاں ہی تو نہ تھی کیا ہوا اگر وہ اکیلا ہی اس دنیا سے چلا جاتا کہ گل درخشاں نہیں تو پھر کوئی بھی نہیں۔۔۔۔"

چاہ کر بھی وہ من کی بات زبان تک نہ لا سکا۔۔۔۔

جب کہ وہ روتی سسکتی اسے حویلی کے عقب میں بنے لان میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ضبط کے بٹھائے پہرے اب ٹوٹ چکے تھے انکھوں میں اترتا لہواب نمکین پانی کی شکل اختیار کرنے لگا تنے ہوئے تاثرات معدوم ہو کر بے بسی میں منتقل ہو گئے۔۔۔

وہ اسے تو دھوکا دے سکتا تھا لیکن اپنے آپ کو کیسے دھوکے میں رکھ سکتا تھا مضبوط چوڑے سینے کے اندر دھڑکتے دل کو کیسے بہلا سکتا تھا۔۔۔۔۔

وہ ہار گیا تھا دل اور دماغ کی اس جنگ میں اس نے اپنے لئے خار دار جھاڑیوں کا انتخاب کیا۔۔۔۔۔

بے دردی سے نم انکھوں کو رگڑتا وہ لمبی سی راہداری عبور کرتا ہوا لاونج میں آیا ارادہ کمرے کی تنہائی کو گلے لگانے کا تھا لیکن گل بانو اور شازین خان کو دیکھ کر بیش قیمت صوفوں کی طرف چلا آیا۔۔۔

سامنے دیوار پر نصب بیالس انچ کی ایل ای ڈی میں چلتے کرکٹ میچ دیکھنے میں اس قدر مگن تھے کہ تیسرے وجود کی آہٹ بھی محسوس نہ کر سکے۔۔۔۔۔۔۔

زخمی نگاہ سامنے لائن سے بنے کمروں میں سے کورنر والے کمرے کے بند دروازے پر ڈالیں۔۔۔

اسے پتا تھا گلِ درخشاں رو رو کر اپنا حال برا کر رہی ہو گی۔۔ لیکن وہ اپنی حدوں کو پھلانگ کر اس کے آنسو صاف نہیں کر سکتا تھا کہ یہاں کے مکینوں میں بے پناہ محبت

Copyright by New Era Magazine

سہی لیکن حدود کا تعین سب کیلئے لازم وملزوم ہے پھر چاہے وہ حویلی کا لاڈلا سپوت شمروز خان کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

پلوشہ مجھے تمہارے چہرہ بے خوف لگ رہا ہے کیا تمھیں ذرا لالا کا ڈر نہیں۔۔۔۔

؟؟؟؟؟

ہاتھوں میں کلینزنگ کریم لگاتے قدرے پریشانی سے بولی۔۔۔۔۔۔

"میں اس کی بے دام غلام نہیں ہوں وہ چاہے جو کرتا پھرے مجھے اپنی مرضی سے سانس تک لینے کی اجازت نہیں۔۔۔۔۔۔"

برہمی انداز اس کے اندر کے بڑھتے انتشار کا پتا دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"حویلی کے ناز و نعم میں رہنے والی بہو ہو تم پھر تمھیں اس قدر شکایت ہیں ہماری تو سمجھ سے باہر ہے۔۔۔۔۔"

پریشے نے تیوری چڑھائے اس کی بات پر کوئی اثر نہ لیتے ہوئے بے زاری سے کہا:

"تم دوسرا فرد ہو تم کہہ سکتی ہو۔۔میں تمھیں سمجھا نہیں سکتی اور نہ ہی چاہتی ہوں سمجھانا"۔۔۔۔!!!

پلوشہ کو پریشے کی بات بری لگی تھی لیکن ضبط کرتے اکھڑے لہجے مختصر کہتی اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ناشکرے لوگوں کو ہی اللہ دیتا ہے اتنی اسائشوں میں رہنے کے باوجود محترمہ کی انکھیں ماتھے پہ چڑھی ہوئی ہیں۔۔۔۔"

پریشے اس کی چھوٹی بہن ہونے کے باوجود اس کے مزاج کو سمجھ نہ سکی۔۔۔۔

بعض اوقات قریب تر رہنے والا بندہ بھی ہمارے احساسات اور جذبات کو سمجھ نہیں پاتا۔۔۔

"ایسے میں بہتر یہ ہی ہے کہ تلخ کلامی کی بجائے آپ خاموشی اختیار کر لو۔ کم سے کم خود تو سکون میں رہو گے۔۔"

پریشے کی بات کا زہر اس کے چہرے کو سپاٹ کر گیا تھا۔ وہ !!!! وہ ہی کہہ رہی تھی جو دیکھ رہی تھی۔۔۔

لیکن پلوشہ !!!! اسے پتا تھا کہ شمروز سے اس لمحے دوری خود اس کے لئے کتنی ضروری ہے۔۔۔

وہ اپنے گرد لپیٹا شال ایک طرف رکھ کر لائٹ آف کرتی بیڈ پہ جالیٹی اس وقت اس کا اپنے آپ سے بھی بات کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مجھے تو آغا جان کے فیصلے پر حیرت ہو رہی ہے پلوشہ فطراً ضدی واقع ہوئی ہے اس کی بات کو مقدم رکھتے ہوئے وہ اسے بلاوجہ کا بڑھاوا دے رہے ہیں۔۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

بیگم کی بات پر ابراہیم خان کی ابرو اچکیں۔۔

سگار کی راکھ ایش ٹرے میں جھاڑ کر سیدھے ہوئے۔۔۔

"تو گویا آپ یہ کہنا چاہ رہیں ہیں کہ پلوشہ نادان ہے وہ اب بھی اپنا اچھا برا نہیں سمجھتی اور آغا جان کا فیصلہ درست نہیں ہے۔۔۔۔ "

میرا یہ مطلب نہیں ہے آپ بات کو غلط رنگ نہ دیں خان۔۔۔۔"

"پلوشہ شروع سے ہی جلد باز واقع ہوئی ہے اس کی شادی کو صرف چار ماہ ہی تو ہوئے ہیں انسانوں کو پہچاننے میں پوری زندگانی بیت جاتی ہے۔۔اسے تو ابھی چند دن ہی گزرے ہیں۔۔۔"

یہ اشارہ میری طرف تھا آپ کا۔۔۔۔۔؟؟؟

ابراہیم خان نے سنجیدگی سے اپنی زوجہ کو دیکھا:

"میں نے بلخصوص آپ کو تو نہیں کہا عام بات کی ہے۔۔۔۔"

وہ نگاہیں پھیرتے بولیں۔۔۔۔

جس پر ابراہیم خان سے سرد سانس خارج کی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

خیر بات ہماری بیٹی کی ہو رہی تھی میں آغا جان کے فیصلے پر مطمئن ہوں جب تک کہیں گے پلوشہ یہاں رہ سکتی ہے اور اگر وہ نہ بھی کہتے تو تب بھی میں اپنی بیٹی کو جانے نہیں دیتا۔۔۔۔"

"شمروز کا یہ دوسرا رخ اس طرح سامنے آئے گا یہ تو میرے گمان میں بھی نہ تھا۔۔۔"

ابراہیم خان کی بات پر منزہ کو چپ لگ گئی بات شمروز کی نہیں تھی بات توان کے بھتیجے کی بھی تھی وہ بڑھ چڑھ کر برا نہیں بول سکتیں تھیں کہ آغا جان بڑے بھائی تھے ماں باپ کی جگہ۔۔۔۔۔

"میرا خیال ہے فیصلہ وقت پر چھوڑ دینا چاہیئے جو اللہ کو منظور ہو گا وہ ہی ہو گا۔۔۔۔"

ابراہیم خان راکنگ چیئر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

کمرے میں بند اسے تیسرا پہر ہونے کو آیا تھا۔

ناقدری کا دکھ ایک طرف لیکن پیٹ کی آگ بجھانی تو تھی۔۔۔۔

وہ سرخ پپوٹوں پر ٹھنڈا پانی ڈالتی ان کی سوجن کم کرنے کی ادنی سی کوشش کرتی چہرہ ٹاول سے رگڑتی اپنے سراپے کو میرون شال میں چھپاتی ناب گھما کر دروازہ کھول کر نکلی تو ٹیرس سے آتا ہوا کا جھونکا اسے کانپنے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

حویلی کے سب ہی مکین آرام گاہ میں مقیم تھے وہ بنا چاپ کئے کچن کے احاطے میں داخل ہوئی اور اندازاً سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا تو کچن روشن ہوا تھا۔۔۔

ایک طرف رکھے فل سائز فریج کی جانب آئی۔۔اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ آج مورے نے بوا سے کیا بنوایا تھا۔۔۔

ایک دو بار سب ہی اس کی خیریت دریافت کرنے آئے تھے لیکن طبعیت خرابی کا بہانا گھڑ کر وہ کمرے سے نہ نکلی تھی۔۔۔۔

کہ اپنی بے وقعتی پر وہ اس سے نگاہیں ملانے کی روادار نہیں تھی۔۔۔

سینے میں گڑھا خنجر اپنی بے وقعتی پر چبھن پیدا کر رہا تھا وہ بے حس ہو جانا چاہتی تھی

ایک پتھر بن جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

لیکن بہت سی چیزیں ہمارے اختیار میں نہیں ہوتیں۔۔۔۔۔

آنسو پیتی وہ چولھا جلا کر ساس پین میں چائے بنانے لگی۔۔۔۔

یک دم ہی اعصاب میں کھینچاو ہوا۔۔یہ خوشبو رگِ جاں کے علاوہ کوئی استعمال نہیں کرتا تھا۔۔۔

تو کیا وہ اس کے تعقب میں تھا۔۔۔۔؟؟؟

وہ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا چاہتی تھی ممکن تھا کہ پتھر ہو جاتی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تمھیں مجھ پر رحم نہیں آتا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

کانوں سے ٹکراتی اس کی بھاری آواز درخشاں کے اعصاب سن کر گئی۔۔۔۔

ایک تلخ مسکراہٹ نے آسودہ لبوں کا حصار کیا۔۔۔۔۔۔

مجھے خود پر بھی رحم نہیں آتا۔۔۔"

زکام زدہ آواز پر شاہ زین کو اپنا دل ڈولتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔

بہت خود غرض واقع ہوئی ہو تم۔۔۔۔۔"

شاہ زین کا لہجہ کرچی کرچی تھا۔۔۔۔۔

میں بے حس بھی ہوں۔۔۔"

ترکی بہ ترکی کہتی وہ زخم خوردہ سی مسکرائی۔۔۔۔۔۔۔

سارا دن کمرہ بند کئے تم روتی رہی ہو کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟

وہ غصہ کرنے تو نہیں آیا تھا وہ تو بس ایک۔ جھلک دیدار کے واسطے اس کی راہ کا مسافر بنا ہوا تھا۔۔۔ایسا مسافر جس کی نا کوئی منزل تھی اور نہ کوئی مقصد۔۔

اسے غصہ دلا رہا تھا کہ اس کا رخ موڑے کھڑے رہنا۔۔۔۔۔۔

بے فکر رہیں آپ پر الزام نہیں آئے گا۔۔۔۔"

طنزیہ کہتے اس نے گال پہ بہنے والے آنسو کو ہتھیلی سے رگڑا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

چائے میں جوش آرہا تھا آنچ ہلکی کرتے ریک سے اپنا مخصوص مگ اتار کر سلیب پر رکھا۔۔۔

جس آگ میں تم جل رہی ہو اس آگ سے تو میں بھی بچ نہیں پایا تو یہ کیسے سوچ لیا تم نے کہ تم ماتم کناں ہو اور میں خوش۔۔۔۔؟؟؟؟

شاہ زین کا سوال اسے ساکت کر گیا۔۔۔

یہ کیسا انکشاف کیا تھا اس نے وہ جو یک طرفہ ہو جانے والی محبت پر سوگ منا رہی تھی وہ یک طرفہ تو تھی ہی نہیں۔۔۔

وہ پلٹ گئی۔ کیوں کہ اب اسے یقین ہو چلا تھا کہ وہ پتھر نہیں بنے گی۔۔۔۔

لیکن شاہ زین کی مہک فضا میں رچی تھی جبکہ وجود موجود نہ تھا۔۔۔

وہ چلا گیا تھا۔۔۔

سلیب کو تھامے وہ ٹھنڈے ماربل پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

یہ انکشاف اس کے زخموں پر پھوار ثابت ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

ماں کی فلائیٹ ہے رات کی آج کا لنچ ہم آغا جان کے پورشن میں کریں گے۔۔۔۔"

ناشتے کی میز پر بیٹھے محراب خان نے بیوی اور بچوں کو دیکھ کر کہا؛

عمیمہ اور شاہ زین نے بے اختیار اپنی ماں کو دیکھا جن کے چہرہ پتھریلہ ہو گیا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

آغا جان نے اجازت دے دی۔۔۔؟؟؟

سوالیہ کم اور طنزیہ لہجہ محراب کی بے داغ پیشانی پر بل اکھٹا کر گیا۔۔۔۔

ان کی اجازت سے تمھیں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟؟؟

محراب بیوی کے اس انداز پر برہم سا گویا ہوا۔۔۔۔

ہاں ہے مسئلہ ہمارے بچوں پر ساری پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں اور اپنے بچوں کیلئے کون سی پابندی اور کیسی پابندی۔۔۔؟؟؟

مہرین نے بھڑکتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں کہا:

"مورے فور گاڈ سیک آپ کے بچوں پر کوئی پابندی نہیں لگا رہا خوشگوار ماحول کو انجوائے کریں پلیز مورے۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ محراب کچھ کہتا شاہ زین نے صلح جو انداز میں معاملہ نبٹایا۔۔۔۔۔

کینہ توز نگاہیں بیٹے کی طرف اچھالتیں وہ ٹیبل چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔۔

"بابا جان آپ ٹینشن نہ لیں میں مورے کو منالوں گی۔۔۔۔"

عمیمہ نے باپ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا:

مجھے یقین ہے گڑیا۔۔۔!!!!

محراب کا یہ جملہ اسے جو ہمت دیتا تھا وہ لفظوں میں کبھی بیان نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔

♡♡♡♡◇◇◇♡◇◇◇◇◇◇◇◇

Copyright by New Era Magazine

منتظم خان اپنے بہن بھائیوں میں بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ حویلی کے پہلے بیٹے تھے۔۔۔۔

منتظم خان کے پانچ سال بعد منزہ خان نے جنم لیا اور اپنی توتلی زبان میں آغا جان کا لقب دے ڈالا۔۔۔دو سال بعد محراب خان نے آکر رحیم خان اور زبیدہ کی فیملی کو مکمل کر دیا تھا۔۔

منتظم خان کا نکاح مومینہ بیگم سے کر دیا گیا تھا۔۔ان کا بڑا اور لاڈلا وارث شمروز خان اس دنیا میں آیا تو دونوں کو جینے کا مقصد مل گیا۔۔۔ تین سال بعد گل بانو اور ایک سال بعد امتیاز خان اور ایک سال بعد گلِ درخشاں نے آغا جان اور مورے کی فیملی کو مکمل کر دیا تھا۔۔۔۔

منزہ خان کا نکاح چچازاد سے کروادیا گیا تھا پہلی بیٹی پلوشے اور دوسری بیٹی پریشے نے اکر ان کی فیملی کو مکمل کر دیا۔۔۔

محراب خان اور مہرین کے یہاں پہلے شاہ زین اور پھر عمیمہ کی پیدائش ہوئی۔۔

یوں خان حویلی کے دونوں وارث اوپر تلے منزلوں پر آباد ہو گئے جبکہ منزل بیاہ کر دوسرے شہر چلی گئیں۔۔۔۔

میں کہوں تو بس وہ سنا کرے

Copyright by New Era Magazine

میری فرصتیں. میرے مشغلے

سبھی اپنے نام کیا کرے

کوئی بات ہو کسی شام کی

جو سنانے بیٹھوں اسے کبھی

وہ سنے تو سن کے ہنسا کرے

جو میں کہوں چلو اس نگر

جہاں جگنوؤں کا ہجوم ہو

وہ پلٹ کے دیکھے میری طرف

اور مجھکو پاگل کہا کرے

بس میرے ساتھ چلا کرے

راکھ کا ڈھیر ایش ٹرے سے ابل پڑا تھا۔ کوئی حد نہیں تھی کہ اس نے کلیجے کو جلا کر خاکستار کر دیا تھا۔۔۔

اپنا یہ نقصان وہ پہروں بیٹھے بڑے شوق سے کر رہا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اسے ہجرت کے دنوں میں یہ یقین ہو چلا تھا کہ پلوشہ اس کی بیوی ہی نہیں محبت بھی بن گئی ہے اور سب سے بڑھ کر وہ عادت جس سے پیچھا چھڑانا فلحال اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔۔

آپ کو میرا یہ پہلو قبول کرنا پڑے گا پلوشہ کیوں کہ وہ وقت دور نہیں جب آپ میرے پاس ہوں گی اور وہ قید تاحیات آپ کے نام کر دی جائے گی۔۔۔

آپ سے دست برداری مجھے کسی طور گوارا نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ پوری قوت سے مٹھیاں بھینچے ارادے باندھنے لگا۔۔۔۔۔۔

چوڑے موبائل کی اسکرین پر انگلیاں چلاتا مطلوبہ نمبر تلاشنے لگا۔۔۔۔۔

لائف پارٹنر!!!!!!

اس نام سے اس کی انکھوں کی روشنی دوچند اور بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا پرسنل نمبر سے وہ کبھی کال نہیں اٹھائے گی عین ممکن تھا کہ بلوک لسٹ کی خاک چھان رہا ہو۔۔۔

اس کا یہ نمبر لینے کیلیے بڑے بڑے ڈرگس ڈیلر لائنوں میں کھڑے نظر آتے تھے

۔۔۔

اور اس کی بیوی نے اس نمبر کو ایک کونے میں پھینکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

لوکل سم سے دی گئی بیل پر فوری کال ریسیو کر لی گئی۔۔۔۔۔

لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ یقین کے سو فیصد درست ہونے کا پیش خیمہ تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔!!!!!

نرم ٹھہری ہوئی آواز اس کے اعصاب کا بوجھل پن ہوا کر گئی۔۔۔۔۔

"خان اسپیکنگ!!!

کل رات بارہ بجے تیار رہیئے گا۔۔۔۔"

کھردرا لہجہ دوسری جانب موجود وجود کو ساکت کر گیا۔۔۔۔۔

ٹوٹو کی آواز کے ساتھ لائن کاٹی جا چکی تھی۔۔۔۔

اس کے لہجے میں پنہاں دھونس پلوشہ کا خون جلا گئی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ وہ اسے ڈھونڈ لے گا لیکن شاید آغا جان کو ابھی یہ معلوم نہ ہو سکا تھا۔۔۔۔۔ لیکن!!!!! جلد ہونے والا تھا

۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

محراب خان اور آغا خان کے بیچ چھوٹی میز پہ بچھائی گئی بساط پر وہاں بیٹھے شمروز اور شاہ زین کی نگاہیں بھی جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔ بے شک کھیل دونوں ہی رہے تھے لیکن دماغ چاروں کے ہی شطرنج میں لگے تھے۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

دوسری جانب منزہ بیگم، مہرین اور مومینہ کا موضوع پلوشہ کی شادی کا تھا جس پر سب ہی اپنے اپنے تبصرے کر رہے تھے ایک طرف بیٹھی پلوشہ چیونگم چباتی نازک انگلیوں کو چوڑی اسکرین پر نچاتی جان کر انجان بن رہی تھی۔۔۔۔

"بس بھابھو انٹر میں تو آچکی ہے آخری سال ہی ہے اسکا نوکری کروانے کے حق میں نہ تو میں خود ہوں اور نہ ان کے بابا۔۔۔"

"خیر خیریت سے اپنے اپنے گھروں کو ہو جائیں دونوں تو میں سکون سے عمرہ اور حج کی ادائیگی کروں۔۔۔۔"

منزہ کا اشارہ پلوشہ اور پریشے کی جانب تھا۔۔

"بات تو سو فیصد سہی ہے منزہ لیکن پریشے تو ابھی کافی چھوٹی ہے تم پلوشہ کا رشتہ دیکھو۔۔۔۔"

مہرین نے ایک نظر موبائل میں گم پلوشہ پر ڈالی

"بھابھو آپ کب شاہ زین کا بیاہ رچا رہیں ہیں خیر سے کماو پوت ہو گیا ہے ماشاءاللہ۔۔۔۔۔۔۔"

"ابھی اتنی جلدی کہاں سے کردوں ابھی تو لگا گا ہے وہ اسے جمنے دو ذمہ داریاں اٹھانی آجائیں گی تبھی تو کسی کی بیٹی کو لاوں گی بھابھو۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

"بات تو صحیح ہے آنے والی کے بھی دس خرچے ہوں گے۔۔۔۔"

ان دونوں کی باتوں میں مومینہ بھرپور بےزاری کا مظاہرہ کر رہیں تھیں۔۔۔۔

وہ تو شمروز کو ولایت بھیجنے کے خلاف تھیں لیکن آغا جان کا روز کا بڑھتا اصرار انھیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔۔

مامی!!!!!!

لالا کتنے دنوں کیلیئے جا رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟؟؟

پریشے نے بڑے اشتیاق سے پوچھا :

کیوں تمھیں بھی جانا ہے ویر کے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟

شمروز جس کا مکمل دھیان بساط پر تھا ترنم میٹھی آواز پر سر اونچا کیا۔۔۔۔

بالوں کو اونچی پونی ٹیل کی شکل دے کر باندھا ہوا تھا مفلر کو گلے میں لپیٹے وہ سکڑی سمٹی سی اب سوالیہ نگاہوں سے چھوٹی بہن کو دیکھنے لگی۔۔۔

شمروز خان نے سر جھٹک کر توجہ دوبارہ شطرنج کی جانب مبزول کر لی۔۔۔۔۔

اس وقت اس کی نہ کوئی خاص فیلنگ تھی اور نہ سوچ میں کوئی پسندیدگی۔۔۔

اس کا مقصد صرف ایک تھا کہ اپنا مقام بنانا ہے۔۔۔۔۔

"میں کیوں جاوں آپ کو ہی شوق ہے لالا جیسا بننے کا۔۔۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

پریشے کی بات پر بے اختیار پلوشہ نے گردن گھما کر شمروز کو دیکھا جس کی گردن ہنوز جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ صد شکر کرتی خونخوار نگاہوں سے پریشے کو گھورتی وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

پریشے کی بات کچھ حد تک ٹھیک بھی تھی کہ شمروز اس کا آئیڈیل ہے اس کا سنجیدہ رہنا ہنسنے کے نام پر صرف مسکرا دینا بڑی سے بڑی بات کو نارمل انداز میں کرنا۔۔۔

وہ ہر وہ کام کرنا چاہتی ہے جو شمروز کرتا ہے۔۔۔یہ اٹیچمنٹ اس قسم کی محبت کے جذبہ سے پاک تھی۔۔۔

شمروز کا باہر ملک جا کر پڑھنا اور اتنے آرام سے آغا جان کو منا لینا۔۔۔

یہ سب کچھ اتنا آسان نہیں تھا جتنا بنا لیا گیا تھا۔۔۔۔

وہ ان ہی سوچوں میں محو لان کے چکر کاٹ رہی تھی کہ عقب سے مردانہ آواز پر چونک کر مڑی۔۔۔۔۔

"آیک گھنٹے میں تم پہنچو تب تک میں بھی اپنی پیکنگ مکمل کر لیتا ہوں۔۔۔۔"

دوسری جانب وہ موبائل پر محو گفتگو تھا۔۔۔

وہ کندھے اچکاتی گلاب کے پھول کی جانب چلی آئی۔۔۔۔

پانی کے قطرے پھول پر شبنم کی مانند چمک رہے تھے۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

شمروز نے موبائل پینٹ کی جیب میں اڑس کر سرسری سا اسے دیکھا:

آپ کو گلاب پسند ہے۔۔۔۔؟؟؟

وہ بے ارادہ ہی چلتا اس کے پاس رک کر استفساریہ لہجے میں بولا۔۔۔

کس کو نہیں پسند گلاب۔۔۔"

وہ پھول کو ناک کے قریب لے جا کر لمبی سانس کھینچتی اس کی مسحور کن خوشبو اپنے اندر اتارتی بولی۔۔۔

مجھے۔۔۔۔!!!

ایک لفظی جواب دے کر وہ مڑ گیا۔۔۔

حیرت ہے ویر آپ کو گلاب نہیں پسند!!!

وہ اپنی حیرت کا برملا اظہار کرتی بولی۔۔۔

"حیرت کیسی ہر انسان کا اپنا مزاج اپنی پسند ہوتی ہے۔۔۔"

ہمم ویر میں بھی آپ کو ائیر پورٹ چھوڑنے چلوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

شمروز نے چونک کر اس کی آس بھری انکھوں میں دیکھا:

منزہ خانم اجازت دے دیں گی۔۔۔؟

آپ کو تو دے دیں گی نہ۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

ٹھیک ہے چلو۔۔۔"

وہ کہتا اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

لالا کو چھوڑنے کون کون جا رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟؟

شاہ زین نک سک سا جانے کیلئے تیار کھڑا تھا جب درخشاں کی شوخ آواز پر متوجہ ہوا۔۔۔۔

گرے ٹائٹس اور فراک میں ملبوس شاہ زین کی آنکھوں میں تارے کی طرح جگمگا رہی تھی۔۔۔۔۔

"میں، پلوشہ، آغا جان اور ابراہیم پھوپھا۔۔"

درخشاں کو اجازت مل گئی۔۔۔؟؟؟؟

شمروز لالا کی بات کون رد کر سکتا ہے۔۔۔"

مجھے بھی جانا ہے شاہ۔۔۔"

وہ ہمیشہ اسے شاہ کہتی تھی اس بات پر آغا جان سے ایک ہفتہ تک ناراضگی رہی تھی لیکن وہ شاہ زین کو ویر نہ کہہ سکی۔۔۔۔

جانا تو سب ہی کو ہے سارا خاندان اسٹیشن جائے گا کیا۔۔۔۔"

"آپ مجھ سے اس طرح بات نہ کیا کریں زہر سے زیادہ برے لگتے ہیں۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

وہ ناک پھلاتی غصے سے بولتی اندر بھاگ گئی۔۔۔

بارہ سال کی درخشاں کا غصہ غضب کا تھا دوسرے بندے کو ہی ہار ماننی پڑتی تھی۔۔۔

آغا جان کی اولاد تھی ان پر تو جانی ہی تھی۔۔۔۔۔

پلوشہ جب کوئی لڑکی نہیں جا رہی تو آپ بھی نہیں جاو گی۔۔۔۔"

آغا جان کی آواز پر وہ جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے لگی تھی ٹھٹک کر رکی۔۔۔

"شمروز ویر نے کہا تھا کہ میں جاوں گی مجھے اسٹیشن دیکھنا ہے۔۔۔"

شمروز ملازم کے ساتھ مل کر اپنا سوٹ کیس ڈگی میں رکھوا رہا تھا۔۔۔

آغا جان کی بات سن کر قریب آیا:

"آغا جان میں نے خانم سے بات کرلی ہے آپ کے ساتھ جائے اور پھر واپس آ جائے گی جانے دیں۔۔"

شمروز اس کی انکھوں میں چمکتے موتی دیکھ کر رہ نہ گیا۔۔

"سب کو ہی دیکھنا ہے یہ اکیلی نہیں ہے پریشے، عمیمہ گل، درخشاں وہ سب بھی تو ہیں۔۔۔"

لیکن آغا جان!!!

بحث نہیں کرو بیٹھو تم گاڑی میں۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

آغا جان دوٹوک بول کر گھوم کر گاڑی میں بیٹھنے لگے۔۔۔

شمروز نے خاموش کھڑی پلوشہ کو دیکھا جو شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھتی آنسوں بہا رہی تھی۔۔۔

شمروز کچھ بولتا ہی وہ پورچ میں کھڑی گاڑی کا بیک ڈور کھولتی اس میں جا بیٹھی۔۔۔ مقصد تھا کہ آغا جان کے گھر اب وہ نہیں رکے گی۔۔۔۔

شمروز بجھے دل سے گاڑی میں آ بیٹھا اس وقت مورے الگ آنسو بہا رہیں تھیں کہ بڑا اور لاڈلا بیٹا اتنے سالوں کیلئے جا رہا ہے۔۔

منزہ بھی انھیں تسلی دینے میں لگی ہوئی تھیں۔۔کسی نے اس کو گاڑی میں بیٹھتے ہوئے نہیں دیکھا:

ان لوگوں کی گاڑی پورچ سے نکلی تو سب ہی خواتین حویلی کے اندر چلی گئیں سوائے اس کے۔۔۔۔۔

پانچوں نفوس کے موجود ہونے کی باوجود ڈرائنگ روم میں موت کا سناٹا طاری تھا

ابراہیم صاحب اور منزہ خانم کے چہرے پر پریشانی کے آثار واضح تھے جبکہ پریشے وقفے وقفے سے کبھی شمروز خان کو اور کبھی پلوشہ کو گھور نا نہ بھولتی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

پلوشہ کافی دیر سے اس کی حرکت پر ضبط کے پہرے بٹھائے ہوئے تھی کہ وہ سامنے بیٹھا بھلے ہی اسے اگنور کر رہا ہو لیکن ہر حرکت پر اس کی زیرک نگاہیں تھیں۔۔۔۔

شمروز ریلیکس سا صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

وہ فیصلہ کر کے آیا تھا کہ اسے ساتھ لے کر ہی جائے گا۔۔۔۔

تو پھر کیا سوچا آپ نے خانم؟

وہ کلائی پر بندھی ریسٹ واچ پر نگاہ ڈالتا استفساریہ انداز میں بولا۔۔۔۔۔

انداز ایسا تھا کہ وہ بس اب چلا جائے گا۔۔۔۔

پلوشہ کو اس کا یہ انداز سراسر اپنے گھر والوں کی انسلٹ لگا۔۔۔۔۔

"مورے میں بتا چکی ہوں جب تک خود آغا جان لینے نہیں آئیں گے میں ان کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔"

خانم شش و پنج میں مبتلا بولنے کا سوچ رہیں تھیں کہ پلوشہ بول اٹھی۔۔۔۔۔

"میں آپ کو یہاں سے لئے بغیر نہیں جاوں گا۔۔۔"

شمروز کا لہجہ پتھریلہ تھا۔۔۔

وہ اپنے کہے پر عمل کر کے ہی رہے گا۔۔

Copyright by New Era Magazine

ابراہیم خان نے برابر میں بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھا۔۔۔ جو حیران پریشان سی کبھی بیٹی کو دیکھتیں تو کبھی شمروز کو۔۔۔

شمروز آپ جیسا چاہو گے ویسا ہی ہو گا پلوشہ آپ کے ساتھ جائے گی۔۔۔ لیکن اگر آغا جان خود آتے تو ہمیں بھی تسلی سی ہو جاتی۔۔۔۔۔"

ابراہیم خان کی بات پر خانم نے سر ہلایا۔۔۔۔

"پھوپھا یہ میری بیوی ہے میں اس کا خیال رکھ سکتا ہوں رہی بات آغا جان کی تو انہیں میں بتا چکا ہوں نہ آنے کا فیصلہ ان کا اپنا ہے۔۔۔۔ "

وہ کھردرے لہجے میں بولا۔۔۔

منزہ خانم اسکے خشک لہجے میں چھپی وجہ سے بہ خوبی واقف تھیں۔۔۔

دل میں اک کسک سی تھی جسے چاہ کر بھی نکال نہ سکیں۔۔۔

لاڈلے بھتیجے کی ناراضی ان کے دل میں پھانس کی مانند اٹک رہی تھی۔۔۔۔۔

بابا میں نہیں جاوں گی۔۔۔"

پلوشہ کو اپنا بیچ میں بولنا درست لگا۔۔۔۔۔۔

چپ ہو جاو پلوشہ بابا بات کر رہے ہیں نا۔۔"

منزہ نے خشمگی سے گھر کا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"پہلے شادی آپ سب نے بھیڑ بکری سمجھ کر کر دی۔۔۔اب بھی آپ سب اپنا فیصلہ تھوپنا چاہتے ہو۔۔۔۔"

وہ صبر آزما ضبط سے ہار کر چیخ پڑی۔۔۔۔۔

شمروز کو بیک وقت غصہ اور ہمدردی نے جکڑ لیا۔۔۔۔۔۔

ابتر حالت میں کھڑی وہ اس سے ہی رہائی مانگ رہی تھی۔۔

یہاں وہ ہار چکا تھا۔۔۔

انکھوں میں سرخی اتر آئی وہ ایک قدم پیچھے ہوا۔۔۔۔

مڑا!!!!!!

اور بنا کچھ بولے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

دوسری جانب پاوں اس کے دھڑ کا بوجھ برداشت نہ کر سکے اور وہ قالین پر زمین بوس ہوئی کہ درد حد سے سوا ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooo/oooooooooooooooooooooo

سورج سوا نیزے پر پہنچ کر دنیا کو اپنی ٹپش بانٹ رہا تھا ٹھیک دوپہری میں وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے لان میں یہاں سے وہاں چکر کاٹتی نگاہیں پورچ کی جانب لگائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

چلچلاتی۔یہ دھوپ محبت کے زور آور جذبے کے سامنے کچھ نہ تھی یہ جذبہ اس قدر اس پر حاوی ہو چکا تھا کہ وہ بغاوت پر بھی اتر جاتی گر شاہ اسے کہتا۔۔۔

ہاں وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکی تھی۔۔

دودھ ملائی جیسی رنگت ٹماٹر کی مانند سرخ ہو رہی تھی پاوں الگ مستقل کی پریڈ سے شل ہوئے پڑے تھے۔۔۔۔۔

لیکن اسے اپنے سراپے سے زیادہ پرواہ تھی تو شاہ زین کی۔۔۔

انتظار کی جان لیوا گھڑیاں آخر کو اختتام پذیر ہوئیں اور اس کی مخصوص گاڑی کا ہارن کانوں کے پردے سے ٹکرایا تو آنکھوں کی چمک بڑھی۔۔۔۔۔

مین گیٹ پر نصب گارڈ متعدی انداز میں حویلی کے مین دروازے وا کرنے لگا۔۔۔۔۔

پورچ میں گاڑی کے رکتے ہی وہ خود فرنٹ دوڑ کھول کر باہر آیا۔۔

آنکھوں پہ گلاسس چڑھائے چال میں نظر آتی مغروریت ظاہری تھی ایک نرم دل رکھنے والا حقیقت میں نرم طبیعت کا مالک تھا۔۔۔۔۔یہ ہی وجہ تھی جو درخشاں کو بری طرح چاروں شانے چت گرا گئی تھی۔۔۔

کہا جائے کہ وہ واحد مرد تھا حویلی کا جو ملازم سے بھی اسی انداز میں بات کرتا جیسے اپنوں سے کرتا تھا تو قطعی غلط نہ ہوگا۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

شاہ زین کی نگاہیں اس تک گئیں تو وہ ٹھٹک گیا۔۔۔۔۔

گردن ترچھی کر کے ملازموں کو دیکھا جو اپنے کوارٹر کی جانب بڑھ رہے تھے جبکہ گارڈ اپنی ڈیوٹی نبھاتا ساتھ رکھی کرسی پر براجمان ہو چکا تھا۔۔۔

ماتھے پہ دو بل ڈالے آٹھ قدموں کے فاصلے کو چار قدموں میں پاٹ کر اس تک پہنچا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔۔؟؟؟؟

لہجہ میں خفگی کا عنصر پنہاں تھا۔۔۔

آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔"

سادے لہجے میں وضاحت دی گئی۔۔۔

اندر چلو دھوپ بہت تیز ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ گلاسس اتارتا بولا۔۔۔

اچھا!!!!! مجھے محسوس نہیں ہوئی۔۔۔۔"

شاہ زین نے بغور اس کا چہرہ دیکھا آنکھوں میں بسی سادگی ہونٹوں پر بھی کھلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اس کا صبر آزما رہی تھی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

رخشی پلیز یار اندر چلو۔۔۔۔!!!!

وہ ملتجی ہوا۔۔۔۔

چلی جاوں گی التجا نہ کریں بات مان لیں۔۔۔۔"

ہممممم!!!!!

دل تھا کہ اس حسن سادگی پر وہ اسے سینے سے لگا لے۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ رواج!!!!!!!

وادی نیلم جا رہے ہیں سب اس بار آپ بھی چلیں گے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

آنکھوں میں یقین تھا وہ مان جائے گا۔۔

اور شاہ زین نے اس کے یقین پر اپنے اعتماد کی مہر لگا دی۔۔۔۔۔۔

لبوں کا کھلنا شاہ زین کا دل دھڑکا گیا۔۔۔وہ سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا

۔۔۔۔۔

درخشاہ سرشار سی اندرونی حصہ کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

جبکہ وہ دائیں جانب کی سیڑھیاں عبور کرتا ہوا اوپری منزل کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

ماضی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اسپین میں آج اسے دوسرا دن تھا۔۔۔دو دن کا یہ دورانیہ جس مشکل سے گزرا تھا یہ وہ ہی جانتا تھا۔۔۔۔

سب سے پہلے اسے جو کام کرنا تھا وہ یونیورسٹی میں داخلہ لینے کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی سوچ کر عمل کرنے کیلئے وہ ضروری کاغذات فائل میں لگاتے ہوئے ایک نگاہ چارج ہوتے موبائل پر ڈالی بیٹری فل کا نوٹیفیکیشن دیکھا تو پلک سے چارجر نکالا۔۔۔

پاکستان میں وہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا تھا باپ دادا مالی حیثیت سے مضبوط تھے پٹھان خاندان سے اس کا تعلق تھا۔۔۔۔۔

گاوں میں پھیلی زمینوں کی دیکھ بھال متین خان کی زیر نگرانی میں تھی انتقال کے بعد وراثت منتظم خان ، محراب خان اور منزہ بیگم میں تقسیم کر دی گئی۔۔

بعد کے جھگڑوں کو سر اٹھانے سے پہلے ہی وجہ کو ختم کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

یوں یک جہتی اور محبت پروان چڑھی جانے لگی۔۔۔۔۔۔

منتظم خان کو اب بھی حویلی کے عام و خاص فیصلے کیلئے چنا جاتا۔۔۔

محراب خان منتظم خان کا بازو ہی نہیں بلکہ شہزادہ بھی تھا۔۔۔۔

منتظم خان کے فیصلوں میں برابر کی شراکت داری کا حق محراب خان کو حاصل تھا۔۔۔

یوں محبتوں کہ یہ پھول اولادوں میں بھی کھلنے لگے۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

حویلی کا لاڈلا وارث سپین میں اپنے چھوٹے سے چھوٹے کام از خود انجام دے رہا تھا

مورے اسے اس طرح دیکھتیں تو بے ہوش ہی ہو جاتیں۔۔۔

مورے کے خیال پر ہونٹ آسودہ سی ہنسی ہنس دیئے۔۔۔

معصوم سی آنسو بھری آنکھوں کا شکوہ اس کے تاثرات کبیدہ کر گیا۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر ذہن سے خیالات کو آزاد کرتا باقی کی تیاری مکمل کرنے لگا۔۔۔۔

حال:-

ڈوبتے سورج کی لالی آسمان پر بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔ہواوں میں تیزی آنے لگی

گاڑی ہچکولے کھاتی اونچے نیچے راستوں سے گزرتی اپنے منزل کی طرف گامزن تھی۔

پلوشہ کی بہتی انکھیں اسے اپنے فیصلے سے ہٹنے پر مجبور کر گئیں۔۔۔۔

دل کئی حصوں میں تقسیم ہو کر سینے کو اندر سے لہولہان کر رہا تھا جس کا عکس نکھوں

سے عیاں تھا۔۔۔۔

ٹوٹ جائے جو دل

شور اٹھتا ہے سینے سے

اے اہل وفا لوگوں

نہ سمیٹوں کرچیاں

Copyright by New Era Magazine

کہ دیکھنے والوں کا تماشہ ہے

یہ ٹوٹا ہوا دل!!!!!!!!!!

گاڑی میں رچے سوگ کو موبائل ٹون نے توڑ ڈالا۔۔۔ بھینچے ہوئے لبوں کو آزاد کرتا ڈش بورڈ سے موبائل اٹھا کر اسکرین دیکھی تو غصہ سے موبائل باہر پھینک ڈالا۔۔۔۔ مورے کی کال کا آنا در حقیقت بلیک میلنگ کے سوا کچھ نہ تھا۔۔۔ دوسری جانب آغا جان کی خاموشی اسے وقفا فوقفا طیش میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔ جب انہوں نے اتنا بڑا فیصلہ کرتے ہوئے اسے نہ بتایا تھا تو اب وہ کیوں اس کی ذاتی زندگی میں گھس رہے تھے ۔۔۔

اس کی سوچیں اس قدر متنفر ہو چکیں تھیں کہ وہ آغا جان سمیت مورے کو بھی قصور وار سمجھ رہا تھا۔۔۔

یہ علاقہ شہری آبادی سے کوسوں دور تھا جس کا پتا سوائے مجید کے کسی کو نہیں تھا

اس علاقے میں ایک عاد مکان بنے ہوئے تھے جو سن سان پڑے ہوئے تھے۔۔۔ دی جانے والی ہدایت پر عمل کرتا اس نے اپنا مستقل ٹھکانہ اس ویرانے کو بنایا ہوا تھا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

گاڑی کی چرچراتی آواز خاموشی برپا کر رہی تھی۔۔گاڑی ایک طرف پارک کرتا وہ داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا۔۔جہاں مجید پہلے سے ہی اس کا منتظر تھا۔۔۔۔

تنے ہوئے اعصاب دیکھ کر مجید خاموشی سے کچن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

پانی کے دو گلاس چڑھا کر ابلتے دماغ کو خاصہ سکون ملا۔۔۔۔

جیکٹ کو جسم سے آزاد کرتا وہ بیڈ پر چت لیٹ گیا۔۔۔

درد سر بڑھنے لگا تو چائے کی طلب نے اکسایا۔۔۔۔

ابھی وہ خود اٹھ کر بناتا ہی کہ مجید ٹرے میں دو چائے کے کپ رکھے چلا آیا۔۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا انھیں کچھ وقت درکار ہے۔۔اگر تم میری بات سن لیتے تو اس آزمائش سے نہ گزرنا پڑتا۔۔۔۔۔"

"پچھلے ایک ماہ سے وقت درکار ہے اس پر آغا جان کی پشت پناہی اسے بغاوت پر اکسا رہی ہے جو سراسر بے وقوفی ہے۔۔۔۔"

وہ بھاپ اڑاتی چائے کے کپ کو تھامتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"آغا جان کے غصہ کو ہوا دینے والے بھی تم ہو شمروز۔۔۔۔۔"

اس انسان کے خاطر اس نے حویلی والوں سے تعلق توڑ لیا تھا پانچ ہفتے اور ایک مہینے سے اوپر ہونے کو آئے تھے اور وہ اس دن کے بعد سے حویلی میں داخل نہ ہوا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

انکھوں میں حیرانگی اور شرمندگی در آئی وہ کپ سائیڈ پر رکھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

چاچو آپ۔۔۔!!!!!!

بس اتنا ہی کہہ سکا کہ آغا جان کے فعل نے اسکے لبوں پر قفل ڈالا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیوں نہیں آسکتا کیا تم سے ملنے۔۔۔۔؟؟؟

چونک کر محراب کی شکل دیکھی جہاں نرمی و ملائمت پنہاں تھی۔۔

"آپ تو آسکتے ہیں لیکن مجھ میں ہمت نہیں ہے کہ آپ کا سامنا کر سکوں۔۔۔۔"

محراب خان اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود بھی صوفے پر براجمان ہوئے۔۔۔۔

کیوں بھئی ایسے کیا معملات ہو گئے ہیں جو گھر والوں سمیت بیوی کو بھی بھولے ہوئے ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

"آغا جان نے آپ کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے میں آغا جان کے اس فیصلے سے ڈس ہارٹ ہوا ہوں۔۔۔۔"

شمروز کے لہجے کا درد وہ سمجھ رہے تھے بچپن سے ان کی صحبت میں رہا تھا آواز اٹھانے والا بھی وہ ہی واحد شخص تھا۔۔۔۔۔

"شمروز یہ میرے اور آغا جان کے معاملات ہیں تم اس میں نہیں پڑو۔۔۔ بھابی کو کیوں سزا دے رہے ہو۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

محراب خان کا لہجہ سخت تھا۔۔۔

اسے امید تھی کہ چاچو کو سوائے مورے کے اور کوئی نہیں بھیج سکتا۔۔۔۔۔۔

"ہر بار آپ ہی کو کیوں یوز کیا جاتا ہے چاچو اور معذرت کے ساتھ میں اس معاملے سے دور نہیں ہوں گا جب تک آغا جان اس رشتے پر راضی نہیں ہوں گے تب تک میں بھی حویلی میں قدم نہیں رکھوں گا آپ اسے میرا باغی پن ہی کیوں نہ سمجھ لیں۔۔۔۔۔ "

شمروز کے ضدی ان پر محراب خان اسے دیکھ کر رہ گئے۔۔۔

آغا جان کا ہی پر تو تھا ان کی طرح تو ہو گا ہی۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooo

پچھلے دو دن سے وہ دل پر پتھر رکھے اسے اگنور کر رہا تھا لیکن وہ مسلسل اس سے رابطے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی

آج بھی ڈھیروں میسجز کے ساتھ مس کالز آئی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

وہ موبائل کا پاور آف کرتا مورے کی جانب متوجہ ہوا جہاں مہرین الگ سیخ پا ہو رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

"تمہارے باپ کو اس عمر میں بھی عقل نہ آئی بھتیجے کی محبت میں ہر بے عزتی برداشت کر رلی اور اب بھابھی کے کہنے پر اسے راضی کرنے چل پڑا۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

"اگر اتنی ہی وفا اپنے بہن بھائیوں سے نبھانی تھی تو کیا ضرورت تھی شادی کرنے کی۔۔۔"

"مورے آپ لوگوں کے اختلافات میں نقصان ہمارا ہو رہا ہے۔۔۔

اور جس بھتیجے کا آپ کہہ رہیں ہیں وہ بھی کوئی سکون سے نہیں بیٹھا ہوا ایک مہینہ ہونے کو آیا ہے اس نے قدم نہیں رکھا حویلی میں کس لئے؟؟؟؟

صرف باباجان کیلیئے باباجان سے محبت میں وہ بڑی مورے کو بھولے ہوئے ہیں

۔۔۔۔۔"

اور آپ انھیں ہی برا کہہ رہی ہیں۔۔۔؟؟؟؟؟؟

وہ بھی ضبط کھو کر چیخ اٹھا۔۔۔۔

برداشت کی بھی حد تھی۔۔۔

زین یہ سارا کیا دھرا آغا جان اور بھابھی کا ہے انھیں ہم حویلی میں برداشت نہیں تھے کوئی نہ کوئی تو الزام لگا کر نکلوانا تھا نہ۔۔۔

اس سارے معاملے میں انہوں نے اپنی بیٹی کا بھی خیال نہیں کیا آخر کو لڑکی کی ذات ہے۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

آپ نے بھی تو خیال نہیں کیا جبکہ میں آپ کو آگاہ کر چکا تھا لیکن آپ کو بھی درخشاں اپنی بہو کے روپ۔ میں گوارہ نہیں۔۔۔۔۔

بابا جان تو کروا رہے تھے نکاح۔۔۔ لیکن آپ پر تو غصہ حاوی تھا۔۔۔

اس سب میں میں پس رہا ہوں عمیمہ الگ روٹھ کے بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔۔

میری اولاد تو ہے ہی بے وقوف سازشوں اور چالوں سے بہرہ بہرہ۔۔۔

تمھیں نظر نہیں آرہا کہ بھابھی کتنی خوش ہیں۔۔۔ منزہ آپا بتا رہیں تھیں انہوں نے آج کھانے پر بلوایا ہے اپنی بہن کو۔۔۔

درخشاں کا رشتہ طے کر دیں گی آج۔۔۔۔۔۔

مہرین کی دی جانے والی خبر پر شاہ زین پر قیامت ٹوٹ پڑی۔۔۔۔۔

وہ سناٹوں کی زد میں گھرا موبائل کی سیاہ اسکرین کو دیکھے چلے گیا۔۔۔

درخشاں کے میسجز اور کالز کی وجہ یہ تھی۔۔۔۔۔۔

سن رہے ہو کیا کہہ رہی ہوں میں۔۔۔؟؟

مہرین اس کے جھکے سر کو دیکھ کر بولیں۔۔۔

جی۔۔۔؟؟؟

وہ غائب دماغی سے انھیں دیکھنے لگا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تو اس معاملے سے دور رہے گا زین میری بات کو سمجھ رہا ہے نہ۔۔۔؟

مورے میں بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے۔۔۔۔

وہ میز پر رکھی چابی اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

کہاں جا رہے ہو؟؟؟

آجاوں گا۔۔۔"

وہ مختصر کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

گھٹن زدہ ماحول سے دور لیکن یہ گھٹن اس کے اندر کی تھی جسے وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

ماما بابا کی ناراضگی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی آپ انھیں کہیں نہ۔۔۔۔"

ہچکیوں کے بیچ وہ زکام زدہ لہجے میں بولی۔۔۔

جب میں کہہ رہی تھی کہ خاموش ہو جاو تو کیوں زبان چلا رہیں تھیں۔۔۔

اپنے بابا کی مخالفت کی ہے تم نے ان کی بات نہ مان کر کیا ہوتا اگر چلی جاتیں شوہر ہے وہ تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

منزہ بیگم نے الٹا اسے ڈانٹا۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

مجھے اس کے ساتھ گھٹن ہوتی ہے میں نے اس کا وحشی پن دیکھا ہے اس کی نظر میں انسان کی زندگی کی کوئی اہمیت نہیں ہے وہ زمینی خدا بنا ہوا ہے اسے کوئی ڈر و خوف نہیں ہیں آغا جان نے اس لئے مجھے اس کے ساتھ نہیں بھیجا۔۔۔۔۔

آغا جان نے کچھ اور سوچا ہوا ہے تم اگر اپنے باپ کو راضی کرنا چاہتی ہو تو چلی جاو شمروز کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

منزہ بیگم دو ٹوک کہتیں چلتی بنی۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

ماضی۔۔۔

قدرت کا ایسا خوبصورت اور حسین منظر انسانی آنکھ کو خیرہ کر گیا تھا۔۔۔۔ پھول پودے درخت جھوم جھوم کر خدا کی شان میں ثناء خوانی کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ لوگ اس دلفریب جگہ کا گھوم پھر کر چپہ چپہ دیکھنے کی خواہش لئے سویرے سویرے وہاں چلے آئے تھے حویلی کے تمام فرد بچوں کی خوشی کو دوبالا کرتے ہوئے ان کے ساتھ گھوم پھر رہے تھے سوائے شمروز کے۔۔۔۔

کہ وہ پاکستان میں موجود نہ تھا لیکن سات سمندر پار بیٹھا کیمرے کی انکھ سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Copyright by New Era Magazine

گل موبائل ہاتھ میں تھامے ویڈیو کال پر بولتی بھی جا رہی تھی۔۔۔

منزہ خانم اور دونوں بھابھیاں اب ایک جگہ بیٹھ چکیں تھیں جب کہ مرد حضرات گفتگو میں اپنا اپنا حصہ ڈالنا نہ بھولتے۔۔۔۔۔

درخشاں دور سے نظر آتے ان پہاڑوں کو حسرت سے دیکھ رہی تھی کہ عمیمہ نے اسے ٹھونکا دیا۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو رخشی کہیں خوابوں کا شہزادہ تو نہیں دکھ رہا۔۔؟؟؟؟ .

وہ انکھیں گھماتی معنی خیزی سے بولی۔۔۔

خوابوں کے شہزادے کا عکس لمحہ کہ ہزارویں حصّے میں انکھوں کے سامنے لہرایا۔۔۔

لبوں پر مچلتی مسکراہٹ کو بمشکل روکتی وہ اسے گھورنے لگی۔۔۔

بکواس شروع ہو گئی تمہاری۔۔۔۔۔۔!!!!

عمیمہ اور درخشاں ہم عمر تھیں اس لئے دوستی بھی جلد ہو گئی۔۔۔۔۔۔

"ابھی کہاں۔۔۔ویسے یار پہاڑ پر چڑھنے کا بھی اپنا مزہ ہے۔۔۔۔"

لیکن یار کوئی جانے نہیں دے گا۔۔۔۔۔"

عمیمہ کی بات پر درخشاں افسردگی سے بولی۔۔۔

ایک آئیڈیا ہے۔۔۔۔؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

عمیمہ چمک کر بولی تو وہ اشتیاق سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"اگر میں لالا کو کہوں تو وہ شاید مان جائیں۔۔۔۔"

درخشاں نے چمکتی انکھوں سے بغور اسے دیکھا جو امتیاز کے ساتھ کھڑا کنکر کو پانی میں اچھال رہا تھا۔۔۔۔

کھلی ہوئی رنگت مزید کھل گئی تھی۔۔۔ دونوں ہاتھوں کو پینٹ کی جیب میں پھنسائے وہ کچھ کہنے کیلیئے امتیاز کی جانب مڑا جب نگاہوں کا ارتکاز ان انکھوں سے جا ٹکرایا۔۔۔

درخشاں نے گڑبڑا کر انکھوں کا زاویہ بدلا۔۔۔۔

"ٹرائے کر کے دیکھ لو۔۔۔۔"

وہ بے نیازی کا مظاہرہ کرتی اگے بڑھ گئی۔۔۔

دل کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

درخشاں نے دوبارہ اسے مڑ کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔

گل آپا وہ دیکھیں۔۔۔۔

چہکتی آواز کیمرے کے اس پار بیٹھے شمروز نے بخوبی سنی تھی۔۔۔۔

واو پلوشہ کتنا حسین لگ رہی ہے۔۔۔۔

یہ تو بگلیں ہیں۔۔۔۔؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

بانو نے اپنی سمجھ کے مطابق کہا:

نہیں آپا یہ بطخ نہیں یہاں۔۔ان ہی کی قسم میں سے ہیں بگلوں کی گردنیں لمبی ہوتی ہیں

اور ان کے پر بھی بڑے ہوتے ہیں بابا نے بتایا تھا۔۔۔۔

گل کو وضاحت دیتی وہ معصوم اور کم سن لگی۔۔۔۔

پلوشہ لالا کچھ کہہ رہے ہیں تم سے۔۔۔؟؟

وہ موبائل اس کی جانب کرتی بولی۔۔۔۔

"مجھے غلط بیانی کرنے والے لوگ اچھے نہیں لگتے اور ویران ہی میں سے ایک ہیں

۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بے رخی سے کہنے لگی۔۔۔

"اف بھئی پورا ایک ماہ ہونے کو آیا ہے اب تو بھولا دو بات کو۔۔۔۔"

گل بانو اسٹیشن والی بات کو یاد کر کے ہنس دیں۔۔۔۔

آغا جان اسٹیشن سے رات گئے تک لوٹے۔۔تو منزہ بیگم کا بوکھلایا چہرہ ان کے حواس

باختہ کر گیا۔۔۔۔

پوری حویلی چھان ماری لیکن پلوشہ نہ ملی شک گزرا کے گھر نہ چلی گئی ہو ضدی تو تھی ہی

۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ابراہیم خان پورچ میں کھڑی گاڑی میں بیٹھے تو پتا چلا وہ پچھلی سیٹ پر بے خبر سوئی پڑی تھی۔۔۔

نید سے بیدار ہونے کے بعد بھی اپنی ضد پر قائم رہی اسی وقت منزہ بیگم اور ابراہیم خان شرمندہ سے گھر کو لوٹ آئے۔۔۔

ضد تو آج بھی قائم تھی۔۔۔آج تک وہ حویلی نہ گئی آغا جان نے کئی بار بلایا لیکن نہ بھی۔۔۔۔۔

یہ ساری باتیں شمروز کو گل بانو سے پتا چلیں تو ہنس دیا۔۔۔۔۔۔

آج جب اپنے لئے اس کے منہ سے فرمودات سنے تو ایک بار پھر ہنسی کا دورہ پڑا تھا۔۔۔

گل بانو اور شمروز اس کی ناسمجھی کو یاد کر کے خوب ہنس رہے تھے جب کہ وہ ان سب سے بے نیاز ایک اونچے ٹیلے پہ جا بیٹھی۔۔۔۔۔

عمیمہ کے ساتھ شاہ زین کو آتے دیکھ سانسوں میں رفتاری در آئی۔۔۔۔۔

جب سے اس کے منہ سے اپنے لئے اقرار سنا تھا بات کرنا تو دور دیکھنا بھی محال ہونے لگا

۔۔۔۔۔

شاہ زین کی بولتی نگاہیں اسے چکرا دیتیں وہ زیادہ تر اپنے پورشن میں چھپی رہتی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

'تم دونوں ساتھ ہو جاو اور پہاڑ کے آس پاس سے گھوم کر آئیں گے آغا جان نے کہا

ہے۔۔۔۔۔۔"

جی لالا۔۔۔۔"

عمیمہ تابعداری سے بولتی رخشی کا ہاتھ پکڑ گئی۔۔۔

شاہ زین نے درخشاں کو دیکھا جو سر جھکائے زمین میں نجانے کیا کھوج رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

"اپنی سینڈل اتار دو پہاڑ کے قریب پسھلن زدہ پتھر ہیں۔۔۔۔۔"

سفید پاوں کو نازک سی سینڈل میں مقید دیکھ کر نرم گرم لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

تو کیا ننگے پاوں جاوں گی وہاں۔۔۔؟؟

وہ اچھنبے سے بولی تو شاہ زین نے لاپرواہی سے کندھے اچکا دیئے۔۔۔۔۔۔

شوق پورا کرنے کیلیئے تو کرنا ہی ہو گا۔۔۔کچھ چیزیں یوں ہی نہیں مل جاتیں۔۔۔۔"

وہ جھک کر اس کے کان میں معنی خیزی سے کہتا آگے بڑھ گیا جب کہ وہ چونک کر اسے

جاتا دیکھے گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

حال:-

Copyright by New Era Magazine

"بات کو سمجھنے کی کوشش کرو جذباتی فیصلوں کا انجام جذباتیت پر ہی ختم ہوتا ہے

---"

کل رات سے وہ شمروز کے ساتھ اس کے فارم ہاوس میں ٹھہرے ہوئے تھے۔۔۔

اور اسے سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کر چکے تھے۔۔۔ایک جگہ آغا جان کا ناروا

سلوک تھا اور دوسری جگہ ان کا بھتیجا جوان کے دکھ سکھ میں ان کے ساتھ برابر کا

شریک۔۔۔۔۔۔۔

اب بھی وہ قائل کرنے کی ہر ممکن کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ کسی طرح وہ حویلی

لوٹ جائے لیکن شمروز اڑیل گھوڑے کی مانند آڑا ہوا ان کا ضبط آزمارہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چاچو آپ اسے میرا جذباتی پن سمجھیں یا خودسری۔۔۔

جب تک آپ اس نکاح کیلئے راضی نہیں ہو جاتے میں حویلی میں قدم نہیں رکھوں گا

---"

"آپ کے دباو میں آکر میں نے پلوشہ کو شریک حیات بنالیا اور اسے نبھا بھی رہا ہوں

---"

وہ مضبوط لہجے میں بول رہا تھا محراب کو اس کی باتیں کسی حد ٹھیک بھی لگیں۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اسے نبھانا کہہ رہے ہو؟؟؟

پلوشہ کو آپا کے یہاں چھوڑا ہوا ہے تم نے!!!!....

"وہ اپنی مرضی سے وہاں رکی ہوئی ہے میں تو گیا تھا اسے لینے لیکن زبردستی کر کے یہاں نہیں لا سکا۔۔۔۔۔۔"

ہممممم !!!!

تم مورے اور آغا جان سے بات کر لو ان کی رضامندی کے بغیر میں نکاح نہیں کروا سکتا۔۔۔۔

کھردرے لہجے میں کہتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

چاچو آپ کہاں جا رہے ہیں؟؟؟

وہ ان کو کافی رنگ کی واس کوٹ پہنتا دیکھ پہلو بدلتا بے چینی سے بولا۔۔۔۔۔۔

بلتیستان جا رہا ہوں۔۔!!!!!!

سر پر اونی ٹوپی جماتے وہ موبائل فون واسکوٹ کی جیب میں رکھ کر مڑے۔

-

"لیکن سرد ہواوں نے زور پکڑ لیا ہے کچھ بھروسہ نہیں کہ بارش شروع ہو جائے۔۔۔۔آپ صبح چلے جائیے گا۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

وہ بیٹھے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ان بڑھی ہڈیوں میں ابھی بہت طاقت ہے شمروز۔۔۔۔۔

آغا جان سے صلح ہو جائے تو موت کی پرواہ نہیں۔۔۔

اپنے بیٹے کی دلی کیفیت سے اگاہ ہوں۔۔پختہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں وہ گھر کی عورتوں سے نقب زنی نہیں کر سکتا۔۔۔جن ہاتھوں سے تمہاری تربیت کی ہے ان ہی ہاتھوں سے اسے بھی تربیت یافتہ بنایا ہے۔۔۔

شمروز کا سر جھکتا چلا گیا وہ وثوق سے کہہ سکتا تھا محراب خان کی انکھیں جھیل کے پانی کا عکس دکھا رہی ہوں گی۔۔۔۔۔

آنکھوں میں تیرتے پانی میں ڈوب جانے کا مقام تھا شمروز خان کیلئے۔

چاچو!!!!!!!

میں یہاں ہوتا تو کبھی اس فیصلے میں آغا جان کا ساتھ نہیں دیتا۔۔۔۔۔

"آپ نے بھی اتنے سالوں میں بھنک تک پڑنے نہ دی۔۔۔

میں آپ کو بلیم نہیں کر رہا کہ کر ہی نہیں سکتا۔۔۔"

لیکن اگر آغا جان راضی نہ ہوئے تو میں پاکستان چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے چلا جاوں گا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

کیوں کہ مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ رخشی کی شکوہ کناں نگاہیں اور زین کا جھکا ہوا سر دیکھ سکوں۔۔۔

رہی بات پلوشہ کی وہ چاہے کی تو اسے اس رشتے سے آزاد کر دوں گا۔۔۔۔۔۔

محراب خان اس وقت اسے تھپڑ مار دیتے لیکن وہاں موجود مجید کو دیکھ کر فارم ہاوس سے نکلتے چلے گئے۔۔۔۔

حال:-

رات کا اندھیرا چھٹا تو سورج فلک پر پوری آب و تاب کے ساتھ چمکتا پوری دنیا کو روشنی بخش رہا تھا۔۔۔

اپنے اپنے مدار میں موجود سورج چاند، ستارے اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتے دنیا کو فیض یاب کر رہے تھے۔۔۔

نئے آنا والا دن انسانوں کیلئے نئی امیدیں ساتھ لاتا ہے جینے کے اسباب مہیا کرتا ہے ۔۔۔۔

"تم کمرے میں گھسی انکھیں میچ کر بیٹھی رہو گی تو اس میں نقصان تمہارا ہے۔۔۔۔"

مورے اور بابا بس تمھیں سمجھا ہی سکتے ہیں!!!!

ڈائجسٹ گود میں رکھے وہ پلوشہ سے بولی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہ خیال بھی مورے کا ہی تھا کہ پلوشہ کو صرف پریشے ہی قائل کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔

"پریشے مجھے بیزاریت سی ہو گئی ہے اس دنیا سے یہاں لوگ دوہرے چہرے لئے پھرتے ہیں۔۔۔"

'تم یہ سمجھتی ہو کہ میں غلط ہوں اور وہ سہی۔۔۔۔ لیکن تم ابھی یہ سمجھنے سے قاصر ہو کہ ایک خول چڑھا انسان جب اپنے خول سے باہر آتا ہے تو وہ روپ کتنا بھیانک ہوتا ہے ۔۔۔

آپ کو اس سے نہیں بلکہ اپنے آپ سے نفرت ہو جاتی ہے کہ آپ کنویں کے مینڈک بنے اسی ایک جگہ انکھیں بند کئے گھومے چلے جا رہے تھے۔۔۔ جس طرح وہ آپ کو گھومانا چاہتا تھا۔۔۔

شمروز کو اگر میری ذات کی پرواہ ہوتی تو وہ میری مانتا۔۔۔۔ نا کہ مجھے یہ کہتا کہ تمھیں انکھیں بند کر کے رہنا پڑے گا۔۔۔

وہ مجھے بیوی تسلم کرتا ہے یہ بات ٹھیک ہے عزت دیتا ہے یہ بھی مانتی ہوں لیکن وہ میری دل کی کیفیت کیوں نہیں سمجھتا۔۔۔

تم میری بہن ہو تمھیں تو میرا ساتھ دینا چاہیے۔۔۔۔'

پریشے خاموشی سے اس کی بات سننے لگی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تمھیں پتا ہے پریشے میں شادی کے ایک ماہ میں ہی اپنے آپ کو وہ واحد لڑکی سمجھتی تھی جسے دنیا کی ہر شئہ مل گئی ہو۔۔۔

میں اس سے کہتی میرے لئے چاند تارے توڑ لائے تو وہ یہ بات بھی مان لیتا۔۔۔۔

بے شک یہ شادی دونوں کی طرف سے حیرت انگیز تھی لیکن وہ خوش اسلوبی سے نبھا رہا تھا۔۔۔۔۔

پلوشہ کی انکھوں میں چمکتے موتی پر وہ چپ توڑ کر گویا ہوئی۔۔۔۔

"ہم جیسا پلین کرتے ہیں سب کچھ ویسا نہیں ہوتا آپی۔۔۔۔وقت اپنی کایا پلٹ سے سارے بنے بنائے پلین پر بے دردی سے پانی پھیر تا دیتا ہے۔۔۔۔۔"

پریشے کی نکھوں میں الگ ہی دکھ رقم تھا۔۔۔۔۔۔۔

پلوشہ کو اچنھبا ہوا۔۔۔۔

بظاہر ہشاش بشاش دکھنے والی وہ کون سا طوفان دل میں سموئے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔

"میں اپنے آپ کو وہ قیدی محسوس کر رہی ہوں جس کے اگے سارے راستے ختم ہیں مستقبل سوالیہ نشان بنا میری انکھوں کے اگے لہرا رہا ہے۔۔۔۔اور حال میری بے بسی پر قہقہے لگا رہا ہے کیا کوئی مجھ سا قیدی بھی ہو گا اس دنیا میں۔۔۔۔!!!!!!!!

Copyright by New Era Magazine

تم مان لو آپی تمھیں لالا سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔میں نے سنا تھا نکاح میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ اجنبیوں کے درمیان حائل دیوار کو پاش پاش کر دیتی ہے۔۔۔

مگر۔۔۔۔!!

آج دیکھ بھی رہی ہوں۔۔۔

وہ جذبہ جو اس دن شمروز لالا کی آنکھوں میں جگمگا رہا تھا، وہ آج تمہاری آنکھوں میں چمک رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

رہی بات راستوں کی تو۔۔۔۔۔

"اللہ تو ان دروازوں کو بھی کھول دیتا ہے جن پر ہم دستک نہیں دیتے!

تو پھر وہ کیسے ان دروازوں کو نہیں کھولے گا جن پر تمہاری دعاوں کا مسلسل پہرہ ہے۔۔

وہ تو ہر لمحہ تمہارے لئے کہیں نہ کہیں سے راستہ نکالتا رہتا ہے۔۔۔

پھر تم نے کیسے سوچ لیا کہ وہ تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں نکالے گا۔۔۔

پریشے سانس لینے کو رکی۔۔۔۔۔۔

تم پکارو تو سہی کیا پتا تمہاری تقدیر تمہارے پکارنے کی منتظر ہو۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ دھیمے اور میٹھے لہجے میں محو گفتگو پلوشہ کی سوچوں کو نیا رخ دے گئی شاید اب فیصلہ کرنا اس کیلئے آسان ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

گل آپا مجھے یہ منگنی نہیں کرنی بتا دیں آغا جان کو اگر انہوں نے زبردستی کرنے کی کوشش کی تو میں خودکشی کر لوں گی۔۔۔"

کل رات اسے خبر ملی تھی کہ مورے اور آغا جان نے اویس سے اسکی منگنی طے کر دی ۔۔۔

اویس خالہ ذات تھا۔۔ قابل شکل و صورت کا تعلیم یافتہ تھا لیکن وہ اپنے اس دل کا کیا کرتی جو صرف شاہ زین کے نام سے ڈھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ شاہ زین کا ہجر برداشت کر رہی تھی یہ ہی اس کی جان پر عذاب تھا کجا کہ زندگی بھر کی دوری کیسے اختیار کر لیتی۔۔۔۔

کل رات آگ پر بسر ہوئی تو صبح گل بانو کے روم میں چلی آئی۔۔۔۔

شاید بڑی بیٹی ہونے کے ناطے ان کی سن لی جائے۔۔۔۔۔

آغا جان نہیں مانیں گے۔۔۔ یہ بات پہلے بھی ہو چکی تھی۔۔۔ بھول گئی ہو یا یاد دلاوں۔۔۔؟؟؟؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

میں کچھ نہیں جانتی اگر آپ بھی میری مدد نہیں کریں گی تو مجھے باغی ہونے سے بھی کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔۔

وہ گل بانو کی انکھوں میں انکھیں ڈال کر نڈر انداز میں بولی۔۔۔۔۔۔

گل بانو سکتے کے عالم اس کا انداز دیکھنے لگی۔۔۔۔ آغا جان کے سب سے زیادہ قریب رہنے والی درخشاں ان سے کھلے دھڑکے سے بغاوت کا اعلان کر رہی تھی۔۔۔۔

تم آغا جان سے بغاوت کرو گی۔۔۔؟؟؟

ہاں کروں گی۔۔۔

وہ دوبدو ہو کر بولی۔۔۔۔

انکھیں اپنی ستم ظرفی پر سرخی مائل ہو رہیں تھیں بال الجھے بکھرے کمر پر کھلے۔ ہوئے تھے۔۔۔ کپڑے ملگجے سے تھے ابتر حلیہ اس پر گزرنے والی کہانی بیان کر رہا تھا۔۔۔۔

خانوں کے خاندان کی بیٹی ہو تم اس بات سے بخوبی واقف ہو کہ آغا جان کو تمہارے باغی پن کی خبر لگی تو وہ تمھیں زندہ درگور کر دیں گے۔۔۔۔۔

گل بانو کا چہرہ آنے والے لمحات کو یاد کر کے زرد پڑتا جا رہا تھا۔۔۔

"حویلی کی روایات پر آغا جان اپنی جان تک دینے کو تیار ہو جائیں گے تم نے صرف ان کا لاڈ دیکھا ہے رخشی تم جذباتی ہو رہی ہو یہ خود سری تمھیں برباد کر دے گی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہ جنون جو تمہارے سر چڑھ کر بول رہا ہے اس کائر کیلئے جس نے پلٹ کر تمہاری خبر تک نہ لی تم اپنے باپ سے بغاوت کرنے چلی ہو اس بزدل کے پیچھے۔۔۔۔"

۔۔۔ تمھیں مورے کے سفید بالوں کا بھی خیال نہیں رہا تم ایسی تو نہ تھیں۔۔۔۔۔۔!!!!

"مورے نے میرے احساسات کا خیال کیا؟؟؟ انھیں صرف اپنی بہن عزیز ہے یہ جائیداد عزیز ہے انھیں مجھ سے ءآپ سے یا لالا سے کوئی غرض نہیں ہے۔۔۔۔۔"

درخشاں ناگن کی طرح پھنکاری دروازے پر ایستادہ مورے کو اس ناگن کا زہر نیلوں نیل کر گیا۔۔۔

گل بانو اس کا جنونی انداز دیکھ کر الگ ہول رہی تھی شکر تھا کہ حویلی کا کوئی مرد گھر میں نہ تھا ورنہ آج اس کی قبر پکی ہو جانی تھی۔۔۔۔

مورے اپنے بے جان ہوتے پاؤں کو زمین پر جما کر کمرے کے اندر آئیں اور دروازے کو بند کیا۔۔۔۔

ان سے کہہ دو یہاں سے چلی جائیں اس سے پہلے میں سارے آداب بلائے طاق رکھ کر کوئی گستاخی کر بیٹھوں۔۔۔۔

وہ حزیانی انداز میں مورے کو دیکھ کر چیخی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

بکواس بند کر بے غیرت ڈھیل جو ملی ہوئی ہے ناجائز فائدہ مت اٹھا۔۔۔

کس بل نکالنا بہت اچھے سے جانتی ہوں میں۔۔۔۔"

جتنا چیخنا چلانا ہے کر لو دو دن بعد اب نکاح ہے۔۔۔۔۔"

گل سائے کے ساتھ رہنا اس کے ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔!!..

وہ گل بانو کو باور کرواتی قہر برساتی نگاہیں درخشاں پر ڈال کر اپنا فیصلہ سنا کر چلی گئیں۔۔۔

درخشاں کی چیخیں کمرے کے در و دیوار میں کہیں دب گئیں۔۔۔

اس کی قسمت کی طرح!!!!!

oooooooooo^ooooooooooo

رات کا سناٹہ ہر سو پھیلا ہوا تھا۔۔۔ بھیڑیئے کے رونے کی آواز اس کا مسلسل دھیان بٹا رہی تھی وقت صرف کچھ گھنٹوں کا تھا کام سیکنڈوں میں کرنا تھا گزرتا ہوا لمحہ اس کے جینے کی وجہ بن رہا تھا جبکہ آنے والا لمحہ موت کے قریب کر رہا تھا۔۔۔۔۔

انڈیکیٹر مسلسل لال رنگ کی بتی یعنی (خطرے کا سگنل) دے رہا تھا۔۔۔ کان میں لگے وائرلیس بلوتوتھ میں سانس کے چلنے کی رفتار واضح سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اگر یہاں اس کے جسم کے چیتھڑے بھی اڑ جاتے تو دو، تین دن تک کسی کو پتا نہ چلنا تھا۔۔۔۔۔

خطروں میں کھیلنے والا وہ باشندہ تھا جسے اپنی موت کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

میجر آر یو لسننگ؟؟؟؟؟؟

خاموشی طول پکڑنے لگی تو قریب سے آتی آواز اسے پل بھر کو ساکت کر گئی۔۔۔۔

وائرلیس سے ابھرتی آواز پر ذرا سا چونک کر گردن سیدھی کی۔۔۔۔

دوسری جانب موجود وجود کو شاید کوئی خدشہ لاحق ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ تبھی پوچھے بنا نہ رہ سکا۔۔۔۔۔۔

ہمممم سر!!!!!!

ہموار سانسوں کے بیچ میں ہنکارا ابھرا گیا۔

"اوکے ناولیو دس ہاوس۔۔۔"

دوسری جانب سے ملتے حکم پر وہ برق رفتاری سے کھڑا ہوا سیکنڈ ضائع کئے بنا بیرونی حصہ کی جانب بڑھا ابایاں قدم باہر رکھا تھا کہ زوردار دھماکے کے ساتھ وہ دور جا کر گرا۔۔۔

لکڑی سے بنا گھر آگ کے شعلوں کی زد میں تھا۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

کان میں لگا وائرلیس دور جا گرا اور گرتے ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔۔۔

دھماکے کی خوف زدہ آواز لوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

اسے لگا جسم کئی حصوں میں تقسیم ہو گیا۔۔۔۔

درد کی اٹھتی ٹیسیں پہلو سے نکلتا سرخی مائل لہو زمین پر بکھرتا جا رہا تھا۔۔۔

منظر دھندلایا آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔۔۔۔

افغانستان

شہر: کنداہر

ہیڈ کوارٹر کنڑول روم

"سر دوسری جانب سے سگنل نہیں مل رہے۔۔۔"

ہیڈ فون کانوں سے اتارتے وہ ساتھ کھڑے سوٹ بوٹ میں ملبوس کرنل سعید سے بولا۔۔۔

جھری زدہ چہرے پر ریشانی کے اثار واضح ہوئے۔۔۔۔

کوشش جاری رکھو۔۔۔ !!!!

وہ سنجیدگی سے اسے حکم دیتے کنڑول روم سے نکل آئے۔۔۔

سر ہمیں وہاں جانا چاہیئے میجر خطرے میں ہیں۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

وہ اپنے ذاتی روم میں داخل ہوئے ان کے پیچھے سعد پریشانی سے بولا۔۔۔

ہم پھنس چکے ہیں سعد اگر ہم اپنے ساتھی کو بچائیں گے تو افغانستان کو دہشت گردوں سے نہیں بچا پائیں گے۔۔۔ ہر لمحہ چوکنا رہنا ہے میجر حیات ہوا تو اپنی مدد آپ پہنچ جائے گا اسے اللہ کی امان میں دیا۔۔۔

"تم سیکورٹی فورسز کو اطلاع کر دو کے دشمن اپنی چال چلنے کے لئے تیار ہے۔۔۔"

ہمیں اپنی چال چلنی ہے۔۔۔۔۔!!!!!!

"سر میں ایسے بہادر کو جانتا ہوں جو ہمارا کام بھی کر دے گا اور راز بھی نہیں پوچھے گا۔۔۔"

کرنل اچنبھے سے مڑے۔۔۔

رسک لینے کا وقت نہیں ہے یہ بات جانتے ہو تم جوان۔۔۔۔ !!!!

ابرو اچکا کر باور کروایا۔۔۔۔

"سر مجھے اللہ پر بھروسہ ہے اس کے علاؤہ کسی کی وہاں تک پہنچ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

کون۔۔۔؟؟؟

شمروز خان سر۔۔۔۔

وہ ڈان ہماری مدد کرے گا۔۔۔؟؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

کرنل کے تیور لمحوں میں بگڑے۔۔۔۔

ہمارے لئے وہ ڈان نہیں ہے سر۔۔۔۔"

میں اس پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

میجر کو بھروسہ ہے اس پر سر۔۔۔۔"

سیکیورٹی فورس کو اطلاع دے دو نو آرگیومینٹس۔۔۔۔

کرنل اس کی دی گئی تجویز رد کرتے کرسی پہ جا بیٹھے۔۔۔۔۔۔۔

○○

حویلی کو برقی قمقموں سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔

منزہ بیگم اور قریبی رشتے داروں کو جلد بازی میں بلوالیا گیا تھا سوال تو سب کے ہی ذہن میں تھے لیکن جواب کسی کے پاس نہ تھا۔۔۔۔،

اور جس کیلئے حویلی کو سجایا جارہا تھا وہ تو سوگ کی حالت میں تھی۔۔۔۔

بنا مہندی ء ہلدی لگے ہاتھ پاوں کی وہ۔۔۔ وہ دلہن تھی جس کے جذبات ء احساسات کو روایت کی بھینٹ چڑھا کر ان چاہے رشتے میں باندھا جارہا تھا۔۔۔۔

دعوت نامہ تو محراب خان کو بھی دیا گیا تھا اسی منہ سے جس منہ سے اسے حویلی سے در بدر کر دیا گیا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"یہ دنیا ہے یہاں اپنے لئے ہر چیز جائز اور دوسروں کیلیئے جائز بھی ناجائز بنادی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

منزہ بیگم صبح ہی ابراہیم خان کے ساتھ حویلی پہنچ گئیں تھیں۔۔۔۔۔۔

شمروز خان کا کسی کو نہیں پتا تھا کہ وہ آئے گا بھی یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

گل بانو درخشاں کے ساتھ ساتھ تھیں۔۔۔۔۔۔

درخشاں نجانے کون سے معجزے کے انتظار میں گھری خاموشی سے بے جان مورت کی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کہ شاید شاہ زین کی سوئی محبت جاگ جائے اور وہ اس کیلیئے اسٹینڈ لے سکے۔۔۔۔۔۔

پور پور سوگ میں ڈوبی وہ موم کی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔ گل بانو کی انکھیں اس کے اداس حسن پر بہہ رہی تھیں۔۔۔

گل بانو بڑی بہن ہو کر بھی کچھ نہ کر سکیں تھیں اس کیلیئے۔۔۔۔۔۔

اگلے ہفتے انھیں رخصت کیا جانا تھا۔۔۔۔۔

آپی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں؟؟؟

پرشے گلابی رنگ کے غرارے میں ملبوس نک سک تیار حیرانگی سے اسے گھریلو حلیے میں دیکھتی بولی۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ نہیں آیا نہ۔۔۔؟؟

اپنی بہن کی شادی میں بھی نہیں آیا۔۔۔۔

لہجہ حد درجہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔۔

تم چلی جانا آپی لالا تو آئے تھے لینے تم جاو گی تو نکالیں گے نہیں۔وہ تمھیں۔۔۔۔

خفا تو ہوں گے نہ۔۔۔؟؟؟

اتنا بھی حق نہیں ان کا۔۔۔؟

پریشے کے دوبدو سوال پر وہ لاجواب سی ہینگ کئے کپڑے اٹھاتی واش روم میں جا گھسی۔۔۔۔۔

کس کی نظر تھی جو حویلی کے مکینوں کی خوشیاں نگل گئی تھی۔۔۔

ایک فرد بھی خوش نہیں تھا۔۔۔

جھوٹی مسکراہٹ سجائے ایک دوسرے کو دھوکا دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

اصولاً تو آغا جان اور مورے کو بھی خوش ہونا چاہیئے تھا کہ ان کی اپنی بات بھی مقدم رہی اور ناراضگی بھی چھٹ گئی۔۔۔

لیکن!!!!

سینے میں چھپے گوشت کے لوتھڑے میں جو چبھن ہے وہ بھولنے نہیں دیتی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

محراب خان اعلیٰ ظرف واقع ہوئے تھے آغا جان کو یہ بات سلو پوائزنگ کی طرح اندر ہی اندر مار رہی تھی کہ وہ زیادتی کر گئے۔۔۔

اپنے بھائی کے ساتھ

اپنے بیٹے کے ساتھ

اور شاید اپنی اولاد کے ساتھ بھی۔۔۔۔۔

قاضی صاحب آغا جان اور ابراہیم خان کی معیت میں زنان خانے میں داخل ہوئے۔۔۔

درخشاں کی بندھی تمام آس و امید کرچی کرچی ہو کر بکھر گئیں۔۔

سکتے کے عالم میں بیٹھی وہ قاضی صاحب کی آواز نہ سن سکی۔۔۔

ساکت وجود کو دیکھ کر مورے بوکھلا کر بولیں۔۔۔

"رخشی جواب دو بچے۔۔۔۔"

مورے کی آواز تلخ حقیقت میں کھینچ لائی۔۔۔

انکھیں میچ کر ایک ہی سانس میں وہ نجانے کتنی دفعہ اقرار کرتی چلی گئی۔۔۔

روح تو صدمے میں تھی شدید صدمے۔۔۔۔۔۔

ہم تھے، تُم تھے، کچھ جزبات بھی تو تھے

Copyright by New Era Magazine

ارے چھوڑو! کچھ نہیں، الفاظ ہی تو تھے!!!!!!!

شمروز کی غیر موجودگی کا الگ گھاو تھا کسی پر توالزام رکھتی۔۔۔

کسی کو تو ذمہ دار ٹھہراتی

شاہ کی طرح ویر بھی بودا نکلا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی رخصتی ہو گئی تھی سوائے گل بانو اور منزہ بیگم کے وہ کسی کے گلے نہ لگی۔۔۔

آغا جان کی چہیتی ان سے ملے بنا ہی حویلی چھوڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں محراب خان سے دعا ضرور لی تھی کہ وہ ہمدرد تھے۔۔۔

سگا باپ انھیں نہیں سمجھ سکا تھا لیکن محراب خان جان گئے تھے۔۔۔۔

مورے رخ موڑے محراب خان اور مہرین سے اپنی ناراضگی واضح کر رہیں تھیں۔۔۔

مہرین کا ضبط جواب دے گیا تو وہ جلد ہی محراب خان کے ہمراہ بارات سے نکل آئیں۔۔۔

عمیمہ بھائی کے غم میں برابر کی شریک تھی اس لئے آنا ضروری نا سمجھا۔۔۔۔

اویس اسے رخصت کروا کر شہر لے آیا۔۔۔۔

وہ اس کی عدم توجہی پر الجھ کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اویس کو کوئی خاص قسم کا عشق نہ تھا لیکن والدین کے کہنے پر وہ راضی ہو گیا یوں بھی تو کسی اور سے کرنی ہی تھی۔۔۔۔

دو گھنٹے بعد ان دونوں کی خلاصی ہوئی۔۔۔۔

درخشاں اویس کا سامنا کرنا نہیں چاہتی تھی اس لئے کمرے میں آتے ساتھ ہی ڈریسنگ رومیں جا گھسی۔۔۔

اویس حیران پریشان سا کمرے میں تنہا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کا لوک گھما کر گھٹنوں کے بل بیٹھتی سسک اٹھی۔۔۔۔

اتنی دیر سے جو ضبط کے پہرے بٹھائے ہوئے تھے سب ٹوٹ گئے۔۔۔

آواز زور پکڑنے لگی جس کا اسے خیال تک نہ رہا احساس تھا تو اتنا کہ محبت اپنی موت آپ مر رہی تھی۔۔۔۔

وہ بے شک محبت کا دعویدار نہیں تھا لیکن انکھوں سے تو اظہار جھلکتا تھا۔۔

آج اس کی کم ہمتی پر وہ خون کے آنسو بہا رہی تھی۔۔

دل میں چھپے سارے جذبات انکھوں کے ذریعے نکال دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

آواز میں شدت آئی تو دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ ٹس سے مس نہ ہوئی اسے آنے والے حالات کا اندازہ ہوتا تو اس غم کو اپنے اندر ہی

اتار دیتی۔۔۔۔۔

امتیاز ویر بات سنو۔؟؟؟

منزہ بیگم رکی ہوئیں تھیں جبکہ ابراہیم خان واپس چلے گئے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ فارمل ڈریس میں ملبوس بارات کا جوڑا تبدیل کر چکی تھی۔۔۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔۔"

ہاتھ میں چائے کے خالی کپوں کی ٹرے پکڑے وہ کچن کی جانب جا رہا تھا کہ پلوشہ کی پکار

پر رکا۔۔۔۔۔

خان کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

پتا نہیں بھابھی وہ اس دن سے حویلی نہیں لوٹے۔۔۔۔"

یہ انکشاف اس کے قدموں کو جکڑ گیا۔۔۔۔۔

امتیاز کچن کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔۔

سارے فہم غلط ثابت ہو گئے تھے۔۔۔۔

اس دن وہ صرف اس کیلئے ہی آیا تھا۔۔۔۔

پلوشہ امڈتی سسکی کو منہ پہ ہاتھ رکھ کر دباتی راہداری عبور کرتی لان میں نکل آئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

خان!!!!!!

کیپٹن سعد ملاقات کرنا چاہ رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟؟

وہ سگریٹ کے دھویں کو ہوا میں تحلیل کرتا اندھیرے کے ساتھ ڈوبتا جا رہا تھا کہ مجید کی آواز اسے گہرے کنویں سے نکال لائی۔۔۔۔۔

مقصد۔۔۔؟؟؟؟

رحمان سے پچھلے پانچ گھنٹوں سے رابطہ منقطع ہے۔۔۔۔

ٹانگیں جو مسلسل ہل رہیں تھیں ساکت ہوئیں۔۔۔

یہ بات تمھیں کب پتا چلی۔۔۔۔؟؟؟

"ابھی کچھ سیکنڈ پہلے۔۔۔۔"

حویلی کی کوئی خاص خبر۔۔۔

وہ ادھی سے زیادہ سگریٹ ایش ٹرے میں مسل کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

جسم کی حرکت اندرونی بے چینی کو ظاہر کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا تم وہاں جا رہے ہو خان؟؟

"تم یہ جانتے ہو پھر سوال کیسا۔۔۔۔"

میگزین کو بلیٹ سے بھرتا وہ گن کے پچھلے حصے سے جوڑ گیا۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"تم جانتے ہو اب تک تو رحمان ان کے ہاتھ لگ گیا ہوگا۔ تمہارا جانا موت کو گلے لگانا ہے۔۔۔"

رحمان کا بھروسہ توڑ دوں۔۔۔؟؟؟

سرخ انگارہ ہوتی نگاہیں مجید کے چہرے پر گاڑ کر برہمی سے بولا۔۔۔۔

تم جانتے ہو خان صبح بھابھی فارم ہاوس میں آجائیں گی میرا خیال ہے تمھیں ان کا سوچنا چاہیئے۔۔۔

'یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

کھردرے لہجے میں بولتا وہ ضروری سامان جیکٹ میں رکھتا طائرانہ نگاہ ایش ٹرے پہ ڈال کر کمرے سے نکلا۔۔۔۔۔

میں۔ بھی چلوں گا۔۔۔"

وہ بھاگ کر اس تک آیا جو گاڑی ریورس کر رہا تھا۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔!!!

اونچی آواز میں کہتا گاڑی نکال لے گیا۔۔۔۔۔۔

اللہ تمہارا نگہبان۔۔۔"

وہ اسے دور جاتا دیکھ کر صدق دل سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
Copyright by New Era Magazine

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

روتے روتے نجانے کب آنکھ لگی اور وہ کارپیٹ پر گھٹنوں سر رکھے سو دی۔۔۔۔۔۔

آہٹ پر انکھ کھلی تو رات بیت جانے کا احساس ہوا۔۔۔۔

اپنے حلیے پر نگاہ ڈالی عروسی لباس میں زمین پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

رات کا منظر انکھوں کے آگے چلنے لگا۔۔۔۔

بکھرے حلیے کو سنبھالتی وہ اٹھنے لگی تو چکرا گئی در و دیوار آنکھوں کے سامنے گھومتے محسوس ہوئے۔۔۔۔۔

کل صبح کا ناشتہ کیا ہوا تھا کمزوری تو ہونا تھی۔۔۔اسے حیرت ہوئی اویس کی خاموشی پر۔۔۔

دروازے کا ناب گھوما کر باہر آئی تو وہ آئینے کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔۔۔

درخشاں اسے نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

رات گئے تک کس کا ماتم منا رہی تھی۔۔۔۔؟؟؟

اویس کی کرخت زدہ آواز پر وہ رکی لیکن مڑی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

زور سے انکھیں میچھ کر آنے والے وقت کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

کسی کا نہیں۔۔۔"

وہ مختصر کہہ کر قدم آگے ہی بڑھانے لگی تھی کہ اپنے آپ کو پیچھے کی جانب کھنچتا محسوس کیا۔۔۔

اویس غصہ کے عالم میں اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچتا غصے سے دھاڑا۔۔

رونے کی آواز تمہاری کمرے سے باہر آرہی تھی اور کہہ رہی ہو کسی کا نہیں۔۔۔

الو کا پٹھا سمجھا ہوا ہے مجھے۔۔۔"

وہ جارہانہ چیختا درخشاں کو خوفزدہ کر گیا۔۔۔

مممجھے ححویلی کی یاد آرہی تھی۔۔۔"

جھوٹ بولنا بہتر لگا۔۔۔لیکن شاید سامنے والا بھی گنوں کا پکا تھا

استہزائیہ انداز میں قہقہہ لگاتا دور ہٹا۔۔۔۔۔

واہ درخشاں بی بی رات بھر اپنے عشق کی ناکامی کا سوگ منا کر میرے سامنے کھڑی ہو کر مہارت سے جھوٹ بولو گی اور میں مان جاوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

طنزیہ اندز میں وہ اس کی سرخ اور سوجی انکھوں کو دیکھتا لفظ چباتے ہوئے بولا

درخشان نگاہیں چراتی مڑی۔۔۔

کہنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

مجھے چیلنج کرنا ہے۔۔"

وہ کہتے ساتھ ہی واش روم میں جا گھسی۔۔۔۔۔

اویس نے خونخوار نگاہوں سے بند دروازے کو دیکھا جو اس کے منہ پہ مار گئی۔۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○^○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

اسے فارم ہاوس میں ٹھہرے چوبیس گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

امتیاز ویر کے بعد محراب خان ہی تھے جو شمروز کی خبر رکھے ہوئے تھے۔۔۔

اور وہ ہی اس کے ٹھکانے کا بھی بتا سکتے تھے۔۔۔

پلوشہ کی کال ان کے آدھے مسائل کو حل کر گئی۔۔۔۔

اب شمروز کو وہ باآسانی اپنی بات میں قائل کر لیں گے۔۔۔۔۔۔

اسی سوچ پر عمل کرتے انہوں نے پلوشہ کے ساتھ صبح فارم ہاوس چلے آئے۔۔۔۔

لیکن شمروز کی چوبیس گھنٹے کی غیر موجودگی انھیں طیش میں مبتلا کر گئی۔۔۔۔

ماموں!!!!!

وہ چوکھٹ پہ کھڑی انھیں مخاطب کرتے ہوئے بولی۔۔۔

آو بچے کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

"ہو سکتا ہے ماموں اسے پتا چل گیا ہو کہ آپ مجھے یہاں لے آئے اس لئے وہ یہاں نہیں آیا۔۔۔"

"اسے پتا ہے کہ آپ آنے والی ہو لیکن اس کے نہ آنے کی وجہ کچھ اور ہے۔۔۔"

کیا وجہ ماموں...؟؟؟؟

یہ تو وہ ہی بتا سکتا ہے آج نہیں آیا تو کل آجائے گا۔۔۔پریشان نہ ہو جب تک وہ نہیں آجاتا میں ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔"

وہ شفقت سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر گویا ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زین ویرا اور رخشی کی شادی ہو جاتی تو حویلی کی تمام تلخیاں ختم ہو جاتیں۔۔۔۔"

پلوشہ کو بھی دکھ تھا سب ہی جانتے تھے زین اور درخشاں کی خاص واقفیت سے سب ہی آگاہ تھے۔۔۔۔

اللہ کو جو منظور بچے۔۔۔

وہ گلاسس انکھوں سے ہٹا کر انگوٹھے سے انکھیں رگڑنے لگے۔۔

وہ رنگ بہار جیسی

چنچل ہوا جیسی

مکھ گلاب جیسی

Copyright by New Era Magazine

وہ حسنِ کنول جیسی

زمانے کے بدلتے رنگوں سے

مرجھا گئی کھلکھلاتی ہنسی

سارا دن آفس میں گزار کر شام ڈھلے وہ تھکے باسی کی طرح اپنے ٹھکانے لوٹ آیا۔۔۔۔۔

مہرین بیگم نے اسے دیکھا۔۔

تھکن انگ انگ سے عیاں تھی۔۔۔ جسے وہ سارا دن کرنے والے کام کی تھکن سمجھ بیٹھیں۔۔۔

یہ تھکن تو اس مسافر کی سی تھی جس نے طویل راہوں میں جوتیاں گھسی اس منزل کی خواہش میں جس کے خواب اس نے جاگتی انکھوں سے بنے تھے۔۔۔۔

زندگی بے معنی سی ہو گئی تھی۔۔۔

سفر بھی روز کا ہے

اور جانا بھی کہیں نہیں

اس کے برعکس مہرین بیگم اس کی ذہنی اذیت سمجھنے کی بجائے کچھ اور ہی سوچ بیٹھی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

کھانا لگادوں۔۔۔؟؟؟

مہرین ہشاش بشاش لہجے میں بولیں تو زین انھیں دیکھ کر رہ گیا۔۔۔اپنی منوا کر وہ خوش تھیں بہت خوش۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھوک نہیں ہے۔۔۔"

کف کے بٹن کھولتا وہ بےزاریت بھرے لہجے میں بول کر اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔۔۔

شاہ!!!!!

کمرے میں قدم رکھتے ہی سریلی آواز اسے ماضی میں کھینچ لائی۔۔۔۔۔

ہمممم!!!!

"حویلی کی عورتیں اپنے شوہروں کو خان کہہ کر پکارتی ہیں میں یہ نہیں کہوں گی۔۔۔"

زین نے مسکراتے ہوئے پوچھا:

کیا کہو گی پھر۔۔۔؟؟؟؟

شاہ کہوں گی۔۔۔"

لاڈ سے بولتی وہ پوری کی پوری شاہ زین کی انکھوں کے راستے دل میں اترتی چلی گئی۔۔

۔

Copyright by New Era Magazine

خوبصورت یاد نے انکھوں میں نمی بھر دی۔۔۔

تبھی مہرین کو آتا دیکھ وہ نا محسوس انداز میں انکھیں صاف کر گیا۔

صبح بھی برائے نام کھایا تھا۔۔۔اب بھی منع کر کے چلے آئے۔۔۔۔؟؟

مورے موڈ نہیں ہے کھانے کا۔۔آپ یہ دودھ لائیں ہیں وہ ہی پی لوں گا۔۔۔"

وہ ان کے ہاتھ سے گلاس لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر بولا۔۔۔

بابا جان آ گئے۔؟؟؟

نہیں ابھی تک نہیں آئے۔۔۔"

مہرین کا موڈ یک دم بدلا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر چینج کرنے چلا گیا جبکہ مہرین بیگم اس کا انتظار کرتیں الفاظوں کو ترتیب دینے لگیں۔۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

نگہت مومینہ کی چھوٹی بہن تھیں ان کا ایک بیٹا اور بڑی بیٹی نورین تھی۔۔۔۔

نگہت نے شروع سے ہی درخشاں کو اویس کیلیئے سوچا ہوا تھا یہ بات صرف مومینہ اور نگہت کے بیچ میں ہی طے پائی تھی۔۔۔

وقت آنے پر مومینہ بیگم نے آغا جان کو پریشرائیز کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

دو دن کی دلہن ہو لیکن تمہارے چہرے سے لگ ہی نہیں رہا۔۔۔۔کوئی بات ہے
۔۔۔؟؟؟

نورین اپنے ایک سالہ بیٹے کو سریلیک کھلاتی ہوئی بولی۔۔۔

اویس نگہت کے پاس بیٹھا نجانے کون سے راز و نیاز میں مصروف تھا۔۔۔

درخشاں کی زخمی نگاہیں ہاتھ کی لکیروں پر جم گئیں۔۔۔زخم تازہ تھا آئے دن کے لگنے
والے گھاو سے لہو رسنے لگتا۔۔۔

ایسی بات نہیں نورین آپا۔۔۔"

وہ آنسووں کا گولا حلق میں اتارتی پھیکی ہنسی ہنس دی۔۔۔

"ہونی بھی نہیں چاہیئے تمہیں ہم بڑے ارمانوں سے اپنی اویس کے لئے بیاہ کر لائے
ہیں میرے بھائی کو کانٹا بھی چبھنے نہ دینا۔۔۔۔۔۔۔۔."

درخشاں ان کے سپاٹ چہرے کو دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

لحاظ مروت سب بلائے طاق رکھ کر بے دھڑک بول اٹھیں۔۔۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

کیا باتیں ہو رہیں ہے نندء بھابھی میں۔؟؟

نورین اٹھ کلی چنچل دوشیزہ کو دیکھ کر باچھیں کھلیں۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

آؤ بشری۔۔۔

"درخشاں یہ پھپھو کی بیٹی ہے۔۔"

نورین نے درخشاں سے اس کا تعارف کروایا۔۔۔

نوری دوسرا تعارف نہیں کرواو گی۔۔۔۔؟؟؟؟؟

انکھیں گھماتی معنی خیزی سے بولی۔۔۔۔

کیوں نہیں کسی زمانے میں اویس پر مر مٹی تھی یہ پاگل۔۔۔۔"

درخشاں اپنی نند کی بات پر یک ٹک دیکھے چلی گئی۔۔۔

تھی نہیں اب بھی ہوں لیکن مامی ظالم سماج کی طرح ہمارے بیچ چلی آئیں۔۔۔۔"

اویس کا زوردار قہقہہ گنجا تو درخشاں غائب دماغی سے وہاں بیٹھے افرد کو دیکھے گئی۔۔۔

نگہت کا گھر شہر میں ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کا آنا جانا نہیں تھا۔۔

نہ ہی وہ لوگ آتے تھے اور نہ ہی یہ لوگ جاتے تھے مومینہ بیگم آغا جان کے ساتھ مل آتیں تھیں۔۔۔۔۔

نوری خیال کرنا کہیں نئی نویلی دلہن کو برا نہ لگ جائے۔۔۔۔۔؟؟

مصنوئی انداز اختیار کرتی لگاوٹ سے بولی۔۔

کچھ لوگ اتنے گھنے ہوتے ہیں ماضی میں گل چھرے اڑا کر معصوم بن جاتے ہیں۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تم فکر نہ کرو یہاں جس کو جو محسوس کرنا ہے کرتا ہے ہم لوگوں کی طرح منافق نہیں ہیں دل میں کسی اور کو رکھتے ہیں اور نکاح کسی اور کے ساتھ کر لیتے ہیں۔۔۔

اویس کے منہ سے نکلنے والا زہر درخشاں کو نیلو نیل کر گیا۔۔۔۔۔

اویس کی بات پر سناٹہ چھا گیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد نورین کی آواز نے ماحول میں چھائے سکوت کو توڑا۔۔۔

"ارے بھئی ابھی سے گلے شکوے شروع ہو گئے ابھی تو زندگی شروع ہوئی ہے۔۔۔۔"

اویس کی بات درخشاں کو برچھی کی طرح لگی تھی۔۔۔

وہ غلطی اس کی زندگی کی سزا بن جائے گی اسے معلوم ہوتا تو آنکھوں کو صحرا کر لیتی۔

۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

شمروز میجر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن اسے یہاں سے نکالنا اب مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جگہ جگہ لوہے کی تاریں بچھی ہوئیں تھیں۔کچھ معلوم نہ تھا کہاں بم فکس ہے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ایک غلط قدم دونوں کی سانسیں روک سکتا تھا۔۔اسے اپنی جان کی پرواہ تو کبھی رہی نہیں تھی لیکن میجر کی جان افغانستان کیلیئے قیمتی متاع تھی۔۔۔۔۔۔

بے ہوش وجود کو وہ بمشکل سنبھالتا تاروں سے گزار کر لے جانے کی کوشش کر رہا تھا

۔۔۔کہ گولی چلنے کی آواز آئی اور گن سے نکلا لوہا اس کے بازو میں جا گھسا۔۔۔

درد بھری چیخ صحرا میں گونج گئی۔۔۔۔۔۔

میجر کا وجود زمین پر گر پڑا۔۔۔

ایک گولی کیا چلی ہر طرف اندھا دھند فائرنگ شروع ہو گئی۔۔۔

وہ اس سیچوئشن کیلیئے ہر گز تیار نہ تھا جبھی جلدی جلدی ریت میں گڑھے کرتا میجر اور اپنے وجود کو ریت کی آڑ میں چھپانے لگا۔۔۔۔

"خان صاحب یہ سب فورس ہماری ہے آپ میجر کو لے کر نکلو میں آپ کو کور دوں گا۔۔۔۔"

گاڑھی پنجابی زبان میں فر فر بولتا وہ شمروز کے آگے دیوار کی مانند کھڑا ہوا۔۔۔

شمروز عام حالت میں ہوتا تو کبھی اعتبار نہ کرتا لیکن سیچوئشن ایسی تھی کہ میجر کی جان گنوا دیتا یا اس پر بھروسہ کر لیتا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وردی سے وہ پولیس والا تھا۔۔۔ شمروز کو اچھنبا ہوا۔۔ لیکن تمام سوالات پرے رکھے وہ جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔۔۔

ہر سو دھواں دھواں سامنے کے منظر کو دھندلا گیا تھا۔۔۔

بازو سے نکلتا خون شمروز کی شرٹ کو سرخ کر رہا تھا۔۔۔۔

شمروز وقفے وقفے سے اس کی رگ پر ہاتھ رکھ کر اس کی سانسیں جانچ رہا تھا۔۔۔

رک رک کر آتی سانس اس کے قدموں میں تیزی لے آئے تھی۔۔۔

وہ دونوں فارم ہاوس کے لاونج میں موجود تھے۔۔۔۔

پورا فارم ہاوس ملازموں کے رحم و کرم پر چھوڑا ہوا تھا۔۔۔۔

جس وقت وہ فارم ہاوس میں داخل ہوا اپنے سامنے محراب خان کو دیکھ کر ٹھٹک گیا

۔۔۔۔

اسے دیکھ کر بھی ان دیکھا کر تا وہ سرد سانس خارج کرتا آگے بڑھا۔۔۔

تبھی محراب خان کی دھاڑ نے اس کے قدم منجمد کر دیئے۔۔۔۔۔

وہیں رک جاو شمروز!!!!!

محراب خان کی گرج دار آواز پر ساتھ کھڑی پلوشہ بھی چونک کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

شمروز لب بھینچ کر پلوشہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

پورے دو دن بعد تم آئے ہو کہاں غائب تھے ؟؟؟

کس سے چھپ رہے تھے تم مجھ سے۔۔۔۔؟؟؟؟

محراب خان نے اب کہ بمشکل آواز کو بلند ہونے سے روکا۔۔۔

کیوں کہ ان کہ چیخنے پر ملازم متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔

اپنے آپ سے۔۔۔۔"

مختصر الفاظوں کا چناو کرتا گویا ہوا۔۔۔۔

"بہت مان لی ہم نے تمہاری اور بہت کر لی تم نے من مانی۔۔۔اب پلوشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔۔"

مجھے مایوس نہیں کرو گے تم شمروز!!!!

وہ حکمیہ لہجے میں بولے۔۔۔۔

آغا جان سے اجازت مل گئی اسے۔۔۔۔!!!!!!

طنزیہ انداز میں پلوشہ سے بولا۔۔۔۔۔

"ضد چھوڑ دو شمروز تمھیں اندازہ نہیں ہے کہ تم اپنا اور اس کا کتنا نقصان کر رہے ہو۔۔"

Copyright by New Era Magazine

محراب خان کی بات پر ابرو اچکاتا انھیں۔۔۔ پھر پلوشہ کو دیکھا:

خوش فہمی ہے یہ آپ کی چاچو!!!!

یہاں ہر انسان اپنا مفاد دیکھ کر آگے قدم بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔۔ "

مسلسل وہ پلوشہ پر طنز کر رہا تھا۔۔۔

" گزری باتوں کو ختم کرو اور چلو میرے ساتھ حویلی۔۔۔۔"

اس بار محراب خان کا لہجہ مفاہمت لئے ہوا تھا۔۔۔۔۔

"میں حویلی کبھی نہیں جاوں گا اب وہاں کوئی نہیں ہے میرا۔۔۔

نہ آپ ءنہ رخشی۔۔۔۔"

تازہ تازہ ٹانکے لگوا کر وہ سیدھا فارم ہاوس آیا تھا۔۔۔

بازو پر بندھی سفید پٹی کو جیکٹ نے چھپایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اب بازو میں درد بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ جسے ضبط کرتا وہ بمشکل وہاں کھڑا تھا۔۔۔

طبعیت ٹھیک ہے تمہاری چہرہ کیوں سرخ ہوئے جا رہا ہے۔۔۔۔؟؟

محراب خان چہرے کی بدلتی رنگت پر فکر مند ہوئے۔۔۔۔۔

میں کچھ دیر آرام کروں گا۔۔۔"

وہ نگاہوں کا زاویہ بدلتا اپنے مخصوص بیڈروم کی جانب چل دیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

محراب نے برابر میں کھڑی پلوشہ کو دیکھا تو مسکرائے۔۔۔۔

آپ بھی جاو بیٹا۔۔۔۔"

جی ماموں۔۔۔"

وہ تابعداری کا مظاہرہ کرتی بیڈروم سے ملحق دوسرے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

کمرے میں آکر وہ صوفے پہ ڈھے گیا۔۔۔

درد رفتہ رفتہ بڑھتا جا رہا تھا ڈاکٹر نے اسے پین کلر لینے کی تاکید کی تھی۔۔۔۔۔اس وقت تو اس نے منع کر دیا تھا لیکن اب اسے ضرورت تھی۔۔۔۔

ہلکی ہلکی نمی کا احساس ہوا تو جیکٹ کو جسم سے الگ کرکے بازو پہ لگے زخم کو دیکھنے لگا

۔۔۔۔

کھچاو کی وجہ سے ہلکا ہلکا خون بہہ رہا تھا۔۔

اٹھ کر بیڈ کے کنارے آ بیٹھا سائیڈ ٹیبل کی دراز سے فرسٹ ایڈ چکور نما ڈبہ نکال کر روئی سے بازو کی۔صفائی کرنے لگا۔۔۔۔۔

تبھی کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا۔۔۔

پلوشہ کھانے کی ٹرے لئیے اندر داخل ہوئی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

پچھلے دو دن سے وہ آج اس کمرے میں آئی تھی شادی کے بعد پہلی مرتبہ شمروز خان اسے کچھ۔ گھنٹوں کیلئے یہاں لایا تھا۔۔۔۔۔۔

تب کہ بعد اب وہ اس فارم ہاوس میں آئی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ کمرے کے وسط میں ہی رکی۔۔۔۔

شمروز سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ پلوشہ کی نگاہیں اس کے بازو پر لگی پٹی کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں آئی ہو؟؟؟؟؟؟

سپاٹ نگاہیں اس کے وجود پر ڈال کر بولا۔۔۔۔

وہ چلتی اس کے قریب آر کی ٹرے میز پہ دھر کر سیدھی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

اسی لئے حویلی نہیں آتے تم۔۔تاکہ تمہارے کارنامے مورے اور آغا جان تک دیکھ لیں۔۔۔"

شمروز نے قینچی سے چلتی زبان کو ناگواری سے دیکھا:

بکواس بند رکھو اپنی جاو یہاں سے۔۔۔۔"

وہ برا ملا بے پرواہی کا اظہار کرتا دبے لہجے میں بولا کہ محراب خان تک آواز نہ چلی جائے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

Copyright by New Era Magazine

"میں چلی جاوں تاکہ تم اپنے وحشی پن کو ہوا دو۔۔۔۔۔"

پلوشہ نے چیختے ہوئے کہا:

شمروز پاس رکھا ڈبہ ہوا میں اچھالتا ایک جست میں اس تک آیا۔۔۔

تمھیں پتا ہے وحشی پن ہوتا کیا ہے؟؟؟

انکھوں میں معنی خیز چمک لئے وہ اس کے نہایت قریب اکھڑا ہوا۔۔۔

پلوشہ ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔

ہمممم بولو!!!بتاو۔۔۔!!!

"آپ نے صرف شمروز خان کی محبت دیکھی ہے وحشی پن برداشت نہیں کر سکیں گی ۔۔۔

اس لئے بولنا وہ ہی جس کا نتیجہ سہہ سکو۔۔۔۔۔"

اس کا بازو نرم انداز میں پکڑے وہ کانوں کی طرف جھک کر سنسناتی آواز میں بولا۔۔۔

پلوشہ کی سانس رک گیا۔۔۔

وہ پتھر کی مورت کی طرح جم گئی۔۔۔۔۔۔۔

لینے گیا تھا نہ آپ کو۔۔۔۔تب تو بڑے کروفر سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

اب آ کر کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو؟؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

وہ کیسے بھول سکتا تھا محبت کی توہین۔۔۔۔

تب مجھے پتا نہیں تھا۔۔۔۔

شمروز کا سرسراتا لمس اسے کاپنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

کیا!!!!!

بہکتی آواز پر پلوشہ کے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔۔

آتی جاتی سانسوں کا زیر و بم اس کا چہرہ جھلسا گیا۔۔۔

خاااان۔۔۔۔۔۔

پلوشہ کی خوف میں ڈوبی آواز پر شمروز کی نگاہیں اس کے پنکھڑی لبوں پہ آٹھہریں۔۔۔۔۔۔

شمروز نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پہ جمایا۔۔۔۔

مت بولو نہیں سنوں گا تمہاری۔۔۔۔۔۔"

وہ یک دم ہی اس کے وجود سے دور ہٹا۔۔۔۔

اس کے دور ہٹتے ہی پلوشہ نے ماتھے پہ آئی نمی کو صاف کیا۔۔۔۔

وہ اس کے سحر میں جکڑ چکی تھی۔۔۔

ماحول میں چھایا طلسم چھناکے سے ٹوٹ گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ پلٹ کر واپس بیڈ پہ جا بیٹھا۔۔۔۔۔۔

جاو یہاں سے اپنی مرضی سے آئی ہو اس لئے میرے سامنے مت آنا۔۔۔۔۔۔"

وہ انگوٹھا ماتھے پہ رگڑتا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اپنی مرضی سے ہی سہی لیکن تمہارے لئے ہی تو آئی ہوں۔۔۔۔"

وہ ہمت کر کے بیڈ پر اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔

شمروز نے گھور کر اسے دیکھا:

وہ اس کی گھوری نظر انداز کر کے فرسٹ ایڈ باکس سمیٹ کر بندھی پٹی کھولنے لگی۔۔

شمروز اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑا لینا چاہتا تھا لیکن وہ ایسا نہ کر سکا۔۔

کیوں کہ وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ پھر سے اس کے قریب تھی نازک انگلیوں کا لمس بازو پر محسوس ہو رہا تھا جو اسے لمحہ بہ لمحہ سکون بخشنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

جب میں یہاں آئی تھی تو آغا جان کو کیا مورے اور بابا کو بھی نہیں پتا تھا۔۔۔۔

یہاں آنا میرا اپنا فیصلہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمے لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔۔

اس کی گہری تپش زدہ نگاہیں اس کے چہرے کا حصار لئے ہوئے تھیں۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"بارات والے دن۔۔۔۔۔۔۔

تم نہیں آئے رخشی کو انتظار تھا تمہارا۔۔

نکاح کے وقت اس کی نگاہیں دروازے پر لگیں تھیں کہ تم آجاوگے اس نکاح کو رکوادو گے۔۔۔۔

لیکن تم نہیں آئے۔۔۔۔۔۔

اوران چاہے مرد کے ساتھ وہ رخصت کر دی گئی۔۔۔۔۔۔"

پلوشہ کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی۔۔۔

"جیسے تمھیں رخصت کر دیا گیا تھا میرے ساتھ۔۔۔۔"

شمروز کے برجستہ کہنے پر اس کے چلتے ہاتھ رکے۔۔۔۔

ان چاہا تو نہیں تھا اچانک فیصلہ تھا بس جسے قبول کرنے میں وقت لگا تھا۔۔۔۔

ان چاہا نہیں تو چاہت بھرا تھا۔۔۔۔۔؟؟؟؟

وہ اس کی کلائی پکڑ کر قریب کرتا پوچھنے لگا۔۔۔۔

تم جانتے ہو شمروز تم میرے آئیڈیل تھے لیکن وہ روپ دیکھ کر تم اتر گئے میرے دل سے۔۔۔۔

وہ کہنا نہیں چاہتی تھی پھر بھی کہہ گئی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"میری زندگی کا حصہ ہے وہ۔۔۔"

شمروز دور نہیں ہوا تھا لیکن پھر بھی اسے کوسوں دور لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور میں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

"تم زندگی ہو۔۔"

زندگی کہتے ہو زندگی کی مانتے نہیں ہو یہ دوہرا پن کیوں.....؟؟؟؟؟

وہ آج ٹھان کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔کہ اسے واپس لے آئے گی۔۔۔

"میں نہیں چھوڑ سکتا کچھ بھی نہ تمھیں نہ اس کام کو۔۔۔۔"

وہ اسے ساتھ لئے بیڈ کی کراون سے ٹیک لگا گیا۔۔۔۔۔۔

پلوشہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا:

تم جانتے ہو یہ کام تمہیں سکون کی زندگی نصیب نہیں ہونے دے گا۔۔۔"

تم سکون میں نہیں رہو گے تو مجھ سے کیسے توقع رکھ سکتے ہو سکون کی؟؟؟؟

اللہ تعالی نے روئے زمین پر حضرت آدم علیہ السّلام کو کیوں بھیجا تھا؟؟؟؟؟

شمروز کے غیر متوقعہ سوال پر وہ حیرانگی سے سر اونچا کر کے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

شمروز کے دیکھنے پر وہ الجھ گئی۔۔

Copyright by New Era Magazine

تاکہ وہ اپنے رب کی طرف سے دی گئی سزا کی مدت کو پورا کر سکیں اور سر زد ہو جانے والی لغزش کا کفارہ ادا کر سکیں۔۔۔۔۔۔

جانتی ہو وہ کفارہ کیا تھا؟؟؟؟

روئے زمین پر ایک مدت تک ٹھہرنا اور مشکل حالات کا سامنا کرنا ہے۔۔۔

انسان کو زمین پر خواہشات کی تکمیل کیلئے نہیں بھیجا گیا۔۔۔اور نہ ہی سکون پانے کیلئے۔

انسان یہاں سزا کے طور پر بھیجا گیا ہے اور جہاں سزا ہو وہاں سکون پانا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔۔

ہاں ہم آدی ہو جاتے ہی ان آتی جاتی مشکلات کے۔۔۔۔

اور جب ہمیں کسی چیز کی عادت ہو جائے پھر وہ چیز سزا نہیں لگتی۔۔۔۔۔۔۔

شمروز نے گہری خاموشی پر سر نیچے کر کے دیکھا۔۔۔

پلوشہ گہری نیند سو چکی تھی۔۔۔۔

معصوم چہرے پر پلکیں جھکیں ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے نہیں معلوم تھا کتنی بات وہ سن چکی ہے۔۔۔

شمروز مسکرا کر آنکھیں بند کر گیا۔۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

Copyright by New Era Magazine

"آغا جان آپ آئے یہ ہی بہت ہے۔۔۔

آپ چائے لیں نہ۔۔۔۔"

منزہ نے آغا جان کی خاطر مدارت میں میز کو ہر قسم کی انواع اقسام سے بھر دی۔۔۔۔۔

"بھابھی بھی آ جاتیں تو اچھا تھا۔۔۔۔۔"

"سردیوں کے موسم میں اس کے گھٹنیں درد پکڑ لیتے ہیں جانتی تو ہو۔۔۔۔"

پاوں پہ پاوں رکھے وہ شہانہ انداز میں بیٹھے روب ودبدبہ ان کی شخصیت سے عیاں تھا

۔۔۔

منزہ بیگم تو بھائی کی آمد پر صدقے واری جا رہیں تھیں۔۔۔۔

ابراہیم کب تک فیکٹری میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

گھنی سفید مونچھوں کو تاو دیتے وہ سنجیدگی سے بولے۔۔۔۔۔

بس اب تو آنے والے ہی ہیں۔۔۔۔"

وہ گھڑی کو دیکھ کر بولیں۔۔۔

منزہ میں یہاں جو بات کرنے آیا ہوں اسے سمجھنے کی کوشش کرنا۔۔۔۔

تم تو جانتی ہو شمروز کو حویلی میں بلوانے کیلئے محراب کتنی کوشش کر رہا ہے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

میں نے پلوشہ کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے شمروز کے ساتھ بھیج دو ایسے تو وہ کبھی حویلی نہیں آئے گا۔۔۔۔۔

لیکن تم نے کیا کیا میرے علم میں لائے بغیر اسے شمروز کے ساتھ بھیج دیا۔۔۔۔

آنکھوں میں خفگی کا عنصر لئے وہ اکھڑے لہجے میں بولے۔۔۔۔۔

منزہ بیگم گڑبڑا کر سیدھی ہو بیٹھیں۔۔۔۔

"آغا جان شمروز تو شادی سے پہلے آیا تھا لینے تب تو پلوشہ خود راضی نہ تھی۔۔۔ "

"یہ تو اب محراب ویر ساتھ حویلی سے ہی فارم ہاوس چلی گئی۔۔۔۔

خان کو بھی بعد میں علم ہوا۔۔۔۔۔۔۔"

منزہ بیگم نے ابراہیم خان کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھا:

آغا جان نے خاموشی سے انھیں دیکھا۔۔۔

"اوہ تو یہ سب محراب کی پشت پناہی کا نتیجہ ہے جو ہمارے بچے ہم سے باغی ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔"

آغا جان کو بدگمان ہونے میں ایک لمحہ لگا تھا بس۔۔۔۔

ء مومینہ ٹھیک۔ہی کہتی ہے کچھ فیصلے وقت پہ نہ ہوں تو دنیا تماشہ دیکھتی ہے۔۔۔۔۔"

ایسی بات نہیں آغا جان محراب ویر تو خود چاہتا ہے کہ شمروز حویلی آجائے۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

منزہ بیگم نے محراب کی پوزیشن صاف کرنا بے حد ضروری سمجھا۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتیں تھیں کہ آغا جان کے دل میں محراب خان کیلئے قطرہ قطرہ زہر انڈیلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ کیسے مان سکتے تھے بہن کی بات۔۔۔۔۔۔

چلو۔میں چلتا ہوں ابھی نکلوں گا تو رات تک پہنچوں گا۔۔۔

خدا حافظ۔۔۔۔۔

وہ ہی اکھڑ انداز اپناتے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

آغا جان تو ڑی دیر اور رک جاتے خان آنے والے ہوں گے۔۔۔۔۔"

وہ پر زور لہجے میں بولیں۔۔۔۔۔

پھر کبھی مل لوں گا۔۔۔۔"

وہ بہن کے سر پہ ہاتھ رکھ کر داخلی دروازہ عبور کر گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کو آتا دیکھ ڈرائیور نے گاڑی کا انجن اسٹارٹ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

'حویلی سے کئی بار فون آرہے ہیں سنتی کیوں نہیں ہو۔۔۔کس بات کی سزا دے رہی ہو خالہ جان کو۔۔۔۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

سر لپیٹے وہ بلینکٹ میں گھسی ہوئی تھی سوگواریت اس کے ہر ہر انگ سے عیاں تھی۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔۔۔،"

بھاری زکام زدہ آواز پر اویس نے غصہ سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

کیوں کون مر گیا ہے تمہارا؟؟؟؟

وہ بلینکٹ اس کے وجود پر سے کھینچتا چیخا:

اویس کی اس حرکت پر وہ کڑھ کر رہ گئی۔۔۔۔

جواباً خاموش رہی کہ ایک ہی بات کو بار بار دہرانے کی اس کی عادت نہیں تھی۔۔۔۔۔

'اپنے یہ طور طریقے اپنے گھر چھوڑ کر آتیں۔۔۔میرے گھر میں سب تمہاری بدلحاظی دیکھ رہے ہیں۔۔۔اس آشنا کا سوگ منانا بند کرو اب۔۔۔۔۔"

وہ اس کا بازو آہنی گرفت میں جکڑے اپنے روبرو کرتا چیخ کر بولا۔۔۔۔،۔۔۔۔

اتنی ہی پسند تھی وہ تو مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔۔؟؟؟؟؟

ہاتھ اس کے شکنجے سے چھڑاتی دوبدو بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ اس دن کا غبار تھا جو اب نکل رہا تھا۔۔۔۔

اویس نے اس کی سرخ ہوتے پپوٹوں کو بغور دیکھا:

Copyright by New Era Magazine

"مت ماری گئی تھی میری۔۔۔جو تمھیں اپنے پلے باندھ کر لے آیا۔۔۔۔۔"

وہ کوفت بھرے انداز میں اندر کا انتشار نکالنے کیلئے کبھی بالوں میں ہاتھ چلاتا کبھی مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے منہ بھر بھر کر طعنے دینے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لو۔۔۔تم خود کتنے پاک دامن ہو۔۔۔۔"

وہ زخمی شیرنی کے مانند اس پر چڑھ دوڑی۔۔۔۔

بکواس بند کرو۔۔۔۔

اس وقت تم اپنی حیثیت کا تعین کرلو۔۔۔

اپنی زبان کو قابو میں رکھنا سیکھ لو ورنہ کاٹ کر پھینک دوں گا۔۔۔۔"

وہ اسے ایک طرف دھکیل کر تن فن کرتا ٹھوکر کی زد میں آتی شئہ کو اڑا کر چلتا بنا۔۔۔۔۔

ان دونوں کی چیخ و پکار کمرے سے باہر موجود تمام افراد نے بخوبی سنی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ کیا تم دونوں نے آئے روز کے تماشے لگائے ہوئے ہیں...؟؟؟؟

نگہت اس کے راستے میں حائل ہوتی قدرے غصے سے بولیں۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہ اپنی ہونے والی بہو سے پوچھیں نجانے کس کس کے غم منا رہی ہے پوچھ لینا تھا نہ خالہ جان سے کہیں آپ کی بیٹی نے کسی سے راز و نیاز تو نہیں کر رکھے۔۔۔۔"

جس حساب سے وہ بھڑکا تھا اسی حساب سے بولتا چلا گیا۔۔۔

"منہ بند رکھو ایسا کچھ نہیں ہے اس کی عادت نہیں ہے گھلنے ملنے کی تھوڑا ٹائم دو اسے۔۔۔۔"

اویس ماں سے بدلحاظی نہیں کرنا چاہ رہا تھا اس لئے جواب دیئے بغیر ہی دہلیز پار کر گیا۔۔۔

جبکہ وہ پریشانی کے عالم میں کمرے کے چوپٹ دروازے کو دیکھ کر اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے لگیں۔۔۔۔۔

ooooo^ooooooooooooooooooooooooooooooo

موبائل فون کی رنگ پر سکون ماحول میں ارتعاش پیدا کر گئی۔۔۔

مندی مندی انکھوں سے ہاتھ بڑھا کر موبائل۔ کا گلہ گھونٹا۔۔ بائیں بازو پر دباو محسوس ہوا تو گردن ترچھی کر کے رگ جاں کو اپنے نزدیک پایا۔۔۔

طمانت بخش احساس رگوں میں اترتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے خبر دائیں طرف کروٹ لئے گہری نیند میں ڈوبی تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

موبائل فون ایک بار پھر بجنے لگا اس بار پلوشہ نے رخ موڑ کر جلتی روشنی کو نا گواریت سے دیکھا۔۔۔۔

اسے نیند میں خلل ذرا نہ بھایا۔۔۔۔۔۔

اٹھالو نہ کال۔۔۔۔

چڑ چڑے انداز میں کہتی وہ پھر سے رخ موڑ گئی۔۔۔

شمروز نے بلنک ہوتے نام کو دیکھا تو تیوری چڑھائی۔۔۔۔

کیا ہے؟؟؟

موبائل کان سے لگا کر پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

ہاں تو۔۔۔۔؟؟

بے زاریت سے پوچھا:

اس سے کہہ دو میں نہیں ملنا چاہتا...؟؟؟

وہ میجر کا بال بانکا نہیں کر سکتا شمروز مرا نہیں ہے ابھی۔۔۔۔

وہیں نیم دراز وہ آہستگی سے بولا۔۔۔۔

اس سے کہو بیس منٹ میں پہنچ جائے آرہا ہوں۔۔۔۔

شمروز نے کہتے ساتھ لائن ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ جو کان لگائے اس کی ساری باتیں سن رہی تھی آخری بات پر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

سلکی ریشمی بال آدھے کندھے اور کمر پر لہرائے۔

کہاں۔۔۔۔؟؟؟

ابرو اچکائے پوچھا گیا۔۔۔

کام ہے۔۔۔۔"

وہ ٹانگوں پر سے لحاف ہٹاتا بولا۔۔۔۔۔

آدھی راتوں میں ہونے والے کاموں کی نوعیت کچھ سہی نہیں ہوتی۔۔۔۔"

وہ بالوں کو بندھ میں لپیٹ کر طنزیہ بولی۔۔۔

میں آپ کی بات سے ذرا اتفاق نہیں کرتا آدھی راتوں میں ہونے والی عبادتیں اللہ کی لاڈلی عبادتیں ہیں۔۔۔۔۔

وہ اس کو لاجواب کر دیتا تھا ہمیشہ۔۔۔۔

کب آو گے۔۔۔۔؟؟؟؟

صبح۔۔۔۔

شمروز ہاتھ بڑھا کر بالوں کو کھولتا مسکراہٹ اچھالتا بیڈ سے اتر گیا۔۔۔۔

ارد گرد لٹوں کے حصار میں اس کا الجھا چہرہ ہنوز الجھا ہی رہا۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

شاہ زین!!!!!!!

محراب خان نے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر دستک دیتے ساتھ پکارا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے گرد فائلوں کا انبار لگائے پوری طرح کام میں محو تھا کہ ان کی پکار پر اٹھ کھڑا ہوا

۔۔۔۔۔۔۔۔

جی بابا آیئے نا۔۔۔"

وہ انھیں چوکھٹ پر ایستادہ دیکھ کر بولا۔

۔۔۔۔۔

ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے یہ ان کی تین دن بعد ملاقات ہو رہی تھی۔۔۔

مصروف وہ ہو گیا تھا یا اس نے اپنے گرد کاموں کے گراف کو ڈبل کر دیا تھا۔۔۔۔

دل نے تو اس کی نہ پہلے سنی تھی اور نہ اب سنتا تھا۔۔۔

درخشاہ کی شادی پر بھی اسے صبر نہ آیا تھا دل میں ایک مبہم سی امید ابھی بھی قائم تھی۔۔۔

"میں غلط وقت پر آ گیا تم بے انتہا مصروف نظر آ رہے ہو۔۔۔۔"

میری آمد تمہارے لئے خلل پیدا کر گئی۔۔۔

وہ اسٹیڈی ٹیبل کی ابتر حالت پر نگاہیں ڈوراتے بولے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہ تو روز کا ہی کام ہے آپ بیٹھیں نہ۔۔۔"

وہ فائلیں سمیٹتا بولا۔۔۔۔

بات جو میں کرنے آیا ہوں اس کے پیچھے تمہاری مورے کی رضامندی زیادہ ہے۔۔ میری بھی ہے لیکن میں تمہاری دلی کیفیت سے اگاہ ہوں تم پر زور نہیں ڈالوں گا۔۔۔۔"

وہ تمہید باندھتے بولے۔۔۔۔۔

نہ کریں بابا یقیناً مورے نے شادی کا ہی کہا ہو گا آپ کو۔۔۔۔

وہ مصنوعی خفگی لئے بولا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہ !!!!!!!!

محراب خان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

"یعنی بیگم صاحبہ اپنی سی کوشش کر چکی ہیں۔ ہممممم"

جی بابا آپ سمجھائیں نہ مورے کو۔۔۔"

میں تو سمجھا دوں گا لیکن تم نے ساری زندگی تنہا ہی گزارنی ہے۔۔۔۔؟؟؟

وہ اس کا سنجیدہ چہرہ بغور دیکھ کر بولے۔۔۔

تنہا کہاں آپ سب تو ہیں۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

وہ بات کو ٹال مٹول کرتا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک وقت تک ہیں تم اپنے مائنڈ کو تیار کرلو آج کل میں ہم دیکھنے جائیں گے لڑکی

۔۔۔۔"

محراب خان کی بات پر وہ لب بھینچ کر سر جھکا گیا۔۔۔

کب تک منا کرتا وہ کبھی نہ کبھی تو کرنی تھی۔۔۔۔"

جی بابا۔۔"

ضروری نہیں شاہ زین زندگی ہمیں سب کچھ ہی من چاہا دے کچھ من چاہی چیزوں سے

ناچاہ کر بھی دستبردار ہونا پڑتا ہے۔۔۔

ہم دنیا کی ہر لڑائی لڑ سکتے ہیں لیکن اپنے نصیب سے نہیں۔۔۔

ہاں!!!!

ہم اسے بدل سکتے ہیں کوششوں سے دعا سے

۔۔۔۔

لیکن لڑ نہیں سکتے۔۔۔۔۔

بابا شاید میں نے کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔"

شاہ زین کا بکھرا لہجہ اس بات کا گواہ تھا کہ زخم ابھی تک تازہ ہے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

دل میں لگے زخم کو پالتے رہو گے تو یوں ہی اذیت میں رہو گے اس پر چڑھنے دو

کھرنٹ کو کھرنٹ نہیں چڑھے گا تو نئی کھال کیسے آئے گی۔۔

کیسے سیکھو گے زندگی جینے کا ڈھنگ۔۔۔

انسان ٹوٹتا بھی ہے ،بکھرتا بھی ہے کہ دوبارہ سے جڑے۔۔۔

بابا یہ بہت مشکل ہے میرے لئے۔۔۔۔۔؟؟

"جانتا ہوں مشکل ہوگا لیکن ناممکن تو نہیں۔۔۔۔"

چلو تم کام کرو میں چلتا ہوں۔۔۔"

اور ہاں مبارک ہو بہت تمھیں ایچ آر انڈسٹری کا مینیجر ڈاریکٹر بنا دیا گیا۔۔۔"

وہ اس سے بغلگیر ہو کر بولے۔۔۔۔

خیر مبارک بابا!!

مایوس نگاہیں لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ کا ساتھ نہ دے سکیں۔۔۔۔۔۔

محراب خان چلے گئے۔۔۔۔۔

سب کچھ مل گیا مجھے کامیابی ،دولت ،شہرت لیکن شاید دل کی دنیا کو آباد کرنے کا ہنر

صرف رخشی کے پاس تھا بابا۔۔۔

آپ نہیں سمجھ سکیں گے۔۔۔۔'

Copyright by New Era Magazine

آسودہ سی سوچ نے اس کے گرد اپنا گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

"تم میجر کی حمایت کر کے مجھ سے دشمنی لے رہے ہو باوجود اس کے کہ ہم نے ساتھ مل کر ایسوں کو خاک چھاننے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔۔"

کندھے تک کالے سیاہ گھنگرالے بال پڑے تھے۔۔آنکھوں میں تھوپ کر سرمہ ڈالا ہوا تھا ہونٹ کالے سیاہ رنگ کی مناسبت سے پھٹے سے ہو رہے تھے۔

ماتھے پر ان گنت زخموں کے نشان پڑے تھے۔۔۔

کیا تم نہیں جانتے میجر میرے لئے کیا اہمیت رکھتا ہے۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟

صوفے پہ بیٹھا وہ لمبا کش لے کر دھواں ہوا میں تحلیل کرتا ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا

۔۔۔۔

میجر کو ہمارے حوالے کر دو اس کے بدلے ایک ٹن مال میں اپنی نگرانی میں تمہارے گودام میں ڈلوا دوں گا۔۔۔۔"

ایک منٹ!!!!

کتے کو شاہی حلوہ نہ کبھی ہضم ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اس لئے اپنا مشورہ اپنے پاس رکھ۔۔۔تجھے پہلے سمجھ جانا چاہیے کہ تجھ سے ملنا کیوں نہیں چاہ رہا تھا۔۔

لیکن مجید جو ہے نہ اسے کتے کی فطرت کا پتا ابھی صحیح سے نہیں چلا چلو اچھا ہے دیکھ لیا اب اس نے۔۔۔۔

وہ سگریٹ کو بوٹوں تلے رگڑتا اونچا بولا۔۔۔۔

تم جانتے نہیں ہو یہ میجر ہمارا کتنا نقصان کرے گا اس کے ہاتھ ہمارا وہ نقشہ لگا ہے جسے بنانے میں ایک سال کا عرصہ لگا تھا۔۔۔۔

جا سکتے ہو تم!!!!

وہ موبائل کو شہادت اور انگوٹھے کے مدد سے اگے پیچھے جھلاتا لاپرواہی سے بولا۔۔۔۔

اسے باہر کا راستہ دکھاو۔۔۔۔"

وہ دائیں جانب کھڑے اصلحہ سے لیز بھاری بھر کم آدمی سے بولا۔۔۔۔۔۔

جی سر۔۔۔

آیئے۔۔۔۔

وہ بیک وقت دونوں سے بولا۔۔۔۔

میری خاموشی بہت مہنگی پڑے گی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"مجھے سستی چیزوں کا شوق نہیں۔۔۔"

وہ۔اس کے برابر سے گزرتا اس سے پہلے وہاں سے نکل گیا۔۔۔

اس کے نکلتے ہی مجید نے معنی خیز نگاہ دارن پر ڈالی۔۔۔

دارن کے چہرے پر بڑی کھلی مسکراہٹ رقصاں ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooo

بھوک پیاس سے اس کا برا حال تھا کمزوری سے کھڑا ہونے کی ہمت باقی نہ تھی۔۔۔

رات کا گیا وہ کمرے میں اکر نہ پھٹکا نہ ہی کسی نے جھانک کر دیکھا۔۔

وہ ایک بے معنی اور فضول شئے تھی ان سب کیلئے۔۔۔

کہتے ہیں غیروں کو پھر بھی رحم آجاتا ہے لیکن اپنے تو حد پار کر دیتے ہیں۔۔۔

اسے یہاں رہ کر اپنی ذات کی حیثیت کا تعین اچھے سے ہو گیا تھا۔۔۔۔

گھڑی اس وقت تین بجا رہی تھی گھر میں غیر معمولی ہل چل بھی بند ہو چکی تھی۔۔

گھر والے روزانہ کے کام نبٹا کر کمرے میں بند ہو گئے تھے

پیٹ میں اٹھتی درد کی ٹیس اسے سہارا لے کر اٹھنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

دیوار کا سہارا لے کر وہ دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ زوردار طریقے سے دروازہ کھل

کر اس کے منہ پہ لگا۔۔

Copyright by New Era Magazine

درد بھری چیخ کے ساتھ وہ زمین پہ گری۔۔۔۔

نشے میں ڈوبا وہ سرخ انکھوں اور غائب دماغی سے اسے زمین پر کراہتے دیکھتا رہا

۔۔۔۔۔۔

گھٹنہ موڑ کر اس کے پاس بیٹھا۔۔۔۔

زور سے لگی ہے۔۔۔"

متاثر جگہ کو رگڑتا بناوٹ سے بولا۔۔۔

وہ تو پہلے ہی درد سے دوہری ہو رہی تھی اس پر اس کا ظالمانہ لمس تڑپا گیا۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ چہرے سے جھٹک کر چیخ اٹھی۔۔۔

ہاتھ مت لگاو شرابی۔۔۔۔"

آنسو تواتر گالوں پر بہے چلے جارہے تھے۔۔۔۔۔

اویس تو پہلے ہی اپنے آپے میں نہیں تھا درخشاں کا جھٹکنا جلتی پر تیل کا کام کر گیا۔۔۔۔

وہ اس کو روئی کی طرح دھنکتا چلا گیا۔۔۔۔

دبی دبی چیخیں خاموش ہو گئیں۔۔۔۔

اور سکت باقی نہ تھی اس میں کہ وہ لعیم شعیم تندرست و توانا انسان کا وحشیانہ پن برداشت کرتی۔۔۔ چوبیس گھنٹوں سے بھوک پیاس کی ماری بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ان بڑے بڑے درو دیواروں کے بیچ رہنے والوں نے اپنی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں تھیں کہ میاں بیوی کا معاملہ ہے وہ ہی جانیں۔۔۔

انسانیت دم توڑ چکی تھی۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

کالی رات اپنے اندر دنیا کے تمام بھید لئے اجالے کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔۔ صبح جاگنے والوں نے محسوس ہی نہیں کیا کہ وہ رات کس کس پر قیامت بن کر ٹوٹی تھی۔۔۔

چہروں پر چڑھائے مصنوعی ہمدردی لئے بظاہر ہمدرد بنے ہوئے بے حس لوگ غم کیا بانٹتے سمجھنے سے ہی قاصر تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن نگہت نے کھلے کمرے کے اندر کا منظر بھانپنا چاہا تو چکرا کر رہ گئی۔۔۔

شاید ادھ مرے ضمیر کی آخری آواز پر وہ ناچار ادھر آئیں تھیں۔۔۔ وجہ بھی تو دینی تھی دنیا کو اور اپنی ذات کو بھی تو بے ضرر ظاہر کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ زمین پر منہ کے بل پڑی نیلو نیل تھی جبکہ اویس پورے بیڈ پر چھایا سو رہا تھا۔۔۔

سو ایسے رہا تھا جیسے دنیا کے سارے محنتی کام اس نے ہی سر انجام دیئے ہوں۔۔۔۔۔

اپنے بیٹے کا وحشی پن اس کے پتھر دل کو گرما گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ اسے سیدھا کرتی جنجھوڑتی آوازیں دینے لگی۔۔۔وہ تو نہ اٹھی البتہ اویس کی آنکھ ضرور کھل گئی۔۔۔۔

امی کیا صبح صبح چلا رہی ہیں۔۔؟؟؟

نیند کے ٹوٹنے اور نگہت کی ہتھوڑے برساتی آواز پر جھنجھلایا سا دباد با چیخا۔۔۔۔۔۔

امی کے بچے یہ کیا کیا ہے تو نے اس کے ساتھ ؟؟؟؟

وہ اس کے بکھرے بالوں کو سمیٹتی چیخی۔۔۔

ماتھے پہ بڑا سا نیل کا نشان واضح تھا۔۔

جگہ جگہ سے قمیض پھٹ گئی تھی۔۔۔۔

'میں نے نہیں کیا امی یہ یہ۔۔۔۔۔۔'

درخشاں کو زمین پر بے سودھ پڑا دیکھ سارا نشہ ہرن ہوا وہ ایک جست میں اس تک آیا۔۔

جنگلی تجھے رحم نہ آیا کیا کیا تھا اس نے...؟

"امی میں رات نشے میں تھا مجھے تو پتا بھی نہیں۔۔۔"

وہ ہوائیاں اڑاتے چہرے سے بولا۔۔۔۔

"ساری ساری رات باہر رہ کر تو یہ سب کرتا پھرتا ہے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

کیا جواب دوں گی اس کی ماں کو میں۔۔

تو نے جاہلوں کو بھی مات دے دی۔۔۔"

نگہت سر پکڑے اسے صلواتیں سنا رہیں تھیں۔۔۔

اٹھا اب اسے لے کر جا ہسپتال۔۔۔۔"

ہاں ہاں۔۔۔!!

لیکن امی اگر یہ پولیس کیس بن گیا تو...؟؟؟

چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا۔۔۔۔

"اگر تو اسے لے کر نہیں گیا تو مڈر کیس بنے گا۔۔۔"

نگہت کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے درخشاں کی سانسیں اٹک اٹک کر آ رہی تھیں۔۔۔

وہ سر پکڑے آویس کو اسے اٹھائے بیرونی دروازے کی جانب جاتے دیکھنے لگئیں۔۔۔۔۔

ان کی انکھوں کے سامنے ماضی کے منظر چلنے لگے۔۔

جگہ بدل جانے سے فطرت نہیں بدلا کرتی۔۔اس لمحے اویس میں انھیں مدثر (مرحوم شوہر) نظر آیا تھا۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

Copyright by New Era Magazine

اس کی کتھئی آنکھوں

میں ہیں جنتر منتر سب!!!

چاقو واقو چھریاں وریاں

خنجر ونجر سب!!!

جس دن سے تم روٹھیں؛

مجھ سے روٹھیں روٹھیں سے ہیں'

تکیہ واکھیہ بستر وستر

چادر وادر سب۔۔۔!!!!!

ساری رات اس کی سگریٹ پھونک کر گزری تھی کسی طور دل کو سکون نہیں تھا۔۔۔

سارے دن کی تھکاوٹ کے باوجود نیند آنکھوں سے خفا تھی۔۔۔۔

شاہ زین کو اپنا دل بھینچتا محسوس ہو رہا تھا جیسے آہستہ آہستہ کوئی اس کے دل پر اپنی گرفت کو مضبوط کر رہا ہو۔۔

انگھوٹھے اور انگلی کے درمیان پھنسے سگریٹ کو گھورے جا رہا تھا

دماغ ایک ہی بات پر اٹکا ہوا تھا کہ کہیں نہ کہیں درخشاں مشکل میں ہے اس کی رخشی ۔۔اس کی زندگی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

گھڑی کی طرف نگاہ اٹھائی تو سات بج رہے تھے

وہ اس گھٹن زدہ ماحول سے نکل جانا جاتا تھا۔۔۔ کمرے سے نکل کر راہداری عبور کرتا وہ لاونج میں آیا ہی تھا کہ عقب سے مہرین کی آواز پر قدم رکے۔۔۔۔۔

کہاں جارہے ہو سویرے؟؟؟

نیند میں ڈوبی خمار زدہ آواز پر گردن موڑ کر انھیں دیکھتا بولا۔۔۔۔

"مورے پتا نہیں کیوں کہیں نہ کہیں رخشی تکلیف میں ہے دل ساری رات سے بے کل ہے کسی طور سکون کا سانس نہیں آیا۔۔۔۔۔"

وہ سکون میں ہے یا نہیں کیا تمھیں زیب دیتا ہے کہ تم اس کیلئے فکر مند ہو؟؟؟؟

بیٹے کی بے قراری پر وہ سیخ پا ہوا ٹھیں۔۔۔۔۔

شاہ زین بتانا چاہتا تھا انھیں!!!!

یہ جو دل ہے نہ دنیا کی رسومات کے مطابق نہیں چلتا دل کے تعلق گہرے ہوتے ہیں سمندر کے پانی کی طرح سمندر میں اچھلتی گرتی لہریں بھی ان گہرائیوں کو جانچ نہیں سکتیں۔۔۔

لیکن وہ

تب نہ سمجھ سکیں تھیں اب کیا سمجھتیں۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ لب بھینچے باہر کی طرف چلا گیا۔۔۔

کب چھوٹے گا اس ناگن سے پیچھا شادی کے بعد بھی میرے بیٹے کو اپنے جال میں

پھنسایا ہوا ہے۔۔۔

وہ درخشاں کو کوستی واپس کمرے میں چلی گئیں۔۔۔۔

جو خود بستر مرگ پر پڑی سانسیں ختم ہونے کے درپہ آٹھہری۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ کمرے کے باہر کھڑا میجر کی سیکیورٹی بڑھانے کا عندیہ دے رہا تھا کہ

اندرونی حصہ میں آتے مجید پر اس کی نگاہ پڑی۔۔

مجید کے پیچھے ہی اسٹریچر کو دھکیل کر لایا جارہا تھا۔۔۔

اسٹریچر پر لیٹے وجود سفید چادر تلے دیکھ کر عجیب سی گھبراہٹ نے شمروز خان کے وجود

کو گھیرا۔۔۔

وہ سر جھٹکتا سیکیورٹی گارڈ کو سختی سے آرڈر دینے لگا۔۔

لیکن نگاہیں پھسل پھسل کر اس وجود کو دیکھ رہیں تھیں جس کا چہرہ ترچھے رخ پر

تھا۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

نرس کے پیچھے آتے وجود کو دیکھ کر شمروز کو اپنے پاوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اسٹریچر کے قریب گیا۔۔۔۔

اویس جو پہلے ہی نشے کی حالت میں کئیے گئے ظلم پر بوکھلایا ہوا تھا شمروز کو آئی سی یو کے قریب دیکھ کر سن پڑ گیا۔۔۔

لمحوں میں چہرے کی رنگت زردی مائل ہونے لگی۔۔۔۔

وہ اسٹریچر کے ساتھ قدم نہ بڑھا سکا۔۔۔

شمروز نے خوف زدہ نگاہوں سے اویس کو رکتے دیکھا۔۔۔

نگاہیں نیل زدہ چہرے پر جا رکیں۔۔۔۔

انکھوں کے گرد گھیرے ملتے ماتھے سے نکلتی سرخ لہو جم چکا تھا۔۔

نچلے ہونٹ کے کنارے سے نکلنے والا لہو گردن پر جما ہوا تھا۔۔

دائیاں گال نیلا ہو رہا تھا۔۔

پہلی نظر میں شناخت ہی نہ کر سکا۔۔۔۔۔

نرس اسٹریچر کو آئی سی یو کی دیوار سے ملحق کمرے میں لے گئی تھی جبکہ شمروز کے قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہو چکے تھے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ وہیں کھڑا بے یقینی سے اویس کو دیکھے گیا۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔رخشی۔۔۔

رخشی نہیں ہے۔۔۔

نہیں ہے نہ۔۔۔۔۔

وہ بے ربط جملوں کو بمشکل جوڑتا دھیمے لہجے میں بولا۔۔

مجید دم سادھے شمروز کو دیکھے گیا۔۔۔

اویس بے چارگی لئے بولے نہ بولے کی کیفیت میں گھرا تھا۔۔۔

وہ وہ۔۔۔شمروز۔ویر۔۔۔۔!!!

کیا ہوا ہے رخشی کو؟؟؟؟؟

چار قدموں کے فاصلے کو دو قدموں میں پاٹ کر وہ اس کا گریبان جکڑ کر دھاڑا۔۔۔

اویس کا زرد خوف زدہ چہرہ اسے ساری کہانی سمجھا گیا تھا۔۔۔

خاموش ماحول میں اس کی دھاڑ کان کے پردے پھاڑنے کے مترادف تھی۔۔۔

اویس ان شعلہ برساتی نگاہوں میں دیکھ نہ سکا۔۔۔

چہرہ خون چھلکانے کی حد تک سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

گارڈ جو کچھ دیر پہلے ہسپتال کے بیرونی دروازے پر پہرہ دے رہے تھے اس کی دھاڑ پر کوریڈور میں بھاگے چلے آئے۔ گارڈ کے پیچھے ڈاکٹروں اور نرسوں کا رش لگ گیا۔۔

مجید فوری حرکت میں آیا۔۔۔

"شمروز جو بھی معاملہ ہے ہسپتال سے باہر جا کر نبٹا یہاں تماشہ لگ جائے گا۔۔۔"

وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ جماتا دھیمے لہجے میں بولا۔۔۔

'مسٹر یہاں اور پیشنٹ ہیں آپ چیخ چلا کر ان کے آرام میں خلل پیدا کر رہے ہیں۔۔۔'

عمر رسیدہ ڈاکٹر نے تنبیہہ انداز میں کہا:

اتنے میں آئی سی یو سے پیشہ ورانہ ڈاکٹرنی نکلتی او ر شمروز کے قریب آئی۔۔۔

پیشنٹ کے ساتھ کون ہے؟؟؟

میں اس کا بڑا بھائی ہوں کیا ہوا ہے رخشی کو؟؟؟؟

شمروز جو ڈاکٹر کی بات پر مجید کا گریبان چھوڑ چکا تھا ڈاکٹرنی کے پوچھنے پر بے تابی سے بولا۔۔۔

"دیکھیے مسٹر پیشنٹ پر شدید قسم کا تشدد کیا ہے کئی گھنٹے پہلے۔۔۔

کئی کئی جگہ کی ہڈیاں شدید متاثر ہوئیں ہیں۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہ سید ھا سید ھا وائلنس کیس ہے جب تک پولیس نہیں آجاتی ہم ان کو ٹریٹمنٹ نہیں دے سکتے۔۔۔۔۔"

شمروز کا دماغ گھوم گیا وہ اویس پر بھوکے شیر کی مانند چڑھ دوڑا۔۔لاتوں گھوسوں سے اس کا براحال کر دیا ڈاکٹر اپنے عملے کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ دیا۔۔

"لاوارث سمجھ کر اس پر ہاتھ اٹھایا ہے تونے۔۔۔ تیرا یہ ہاتھ ہی نہیں رہے گا۔۔۔ ہم پٹھانوں کی بہنیں پھولوں کی طرح سینچی جاتی ہیں تونے کس گماں میں میری گڑیا کو دھتکا ہے۔۔۔۔"

مجید پوری جان لگا کر شمروز کو روکنے لگا۔۔

"شمروز دور ہٹ تو پاگل ہو گیا ہے پولیس کیس ہے یہ پولیس دیکھ لے گی۔۔۔"

وہ اس کو اویس سے پیچھے دھکیلتے زور سے بولا۔۔۔

اویس زمین پر پڑا بری طرح کھانس رہا تھا مجید اسے نہیں ہٹاتا تو شمروز اس کا کام تمام کر دیتا۔۔۔

آپ انھیں فرسٹ ایڈ دیجئے۔۔۔

مجید زمین پر پڑے اویس کو دیکھ کر ڈاکٹر سے بولا۔۔۔۔

"تیرا باپ لگتا ہے یہ اٹھا اسے لے کر چل حویلی۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

شمروز زور سے بولا جس پر ڈاکٹر عجیب سی نظروں سے انھیں دیکھنے لگے۔۔۔۔

"آپ میری بہن کو چوبیس گھنٹے ٹریٹمینٹ دیں گی۔۔۔"

وہ سرخ انکھوں سے غرایا تو ڈاکٹرنی خوفزدہ سی سر ہلاتی ائی سی یو میں جا گھسی۔۔۔۔۔۔

مجید میجر کا اور رخشی کا خیال رکھ۔۔۔

وہ مجید کو کہتا زمین پر پڑے اویس کو گھسیٹتا کوریڈور سے گزار کر پارکنگ وے میں لایا

۔۔۔

جس گاڑی میں وہ اور مجید آیا تھا اسی میں وہ اسے پیچھے سیٹ پر دھکیل کر دروازہ بند کرتا

خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا۔۔۔

oooooooooooo^oooooooooooooooooo

موبائل رنگ کی آواز نے سوئے ہوئے وجود کو ہڑبڑا کر اٹھنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

اندھیرے میں جلتی روشنی پر موندی انکھوں کو بمشکل کھولتا بائیاں ہاتھ بڑھا کر موبائل

اٹھایا۔۔۔۔۔

اوئے کون ہے؟؟؟؟

ان نون نمبر دیکھ کر مزید بگڑا۔۔۔

تیرا باپ بول رہا ہوں!!!!!

Copyright by New Era Magazine

پھاڑ کھانے والا لہجہ اسے سیدھا کر گیا۔۔

وہ گرتے پڑتے انداز میں بیس مینٹ کی جانب بھاگا۔

باو.........

وہ اس کی عین توقع کے مطابق نشے میں غرق تھا۔۔۔

موبائل تھام کر اسے جانے کا اشارہ دیا۔۔۔

اب اسے اپنے خاص الخاص مشیر پر بھی بھروسہ نہ رہا تھا۔۔

"میجر کی سیکیورٹی سخت ہے اور تجھے مشکل کام کو کرنے میں کچھ زیادہ ہی سکون ملتا ہے

لے جا اسے۔۔۔

دو ٹن مال پہنچ جانا چاہیے۔۔۔"

دوسری جانب سے زندگی کی نوید سنائی گئی تھی داران کو۔۔۔

نشے میں دھت ہونے کے باوجود عقل ٹھکانے پر تھی۔۔۔۔۔

"زندہ بچ گیا تو تین ٹن مال آئے گا تیرے پاس ورنہ انتظار کرنا بھیانک موت کا

۔۔۔۔۔"

وہ اس پر بھروسہ کر رہا تھا یہ اس کی زندگی اور موت کا سب سے بڑا رسک تھا۔

مال کیلئے غداری۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

چیچیچیچیچیچیچیچیچ۔۔۔۔

اس سے بہتر تھا شمروز تو کتا پال لیتا۔۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ رقصاں تھی کمینی سی ہنسی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ جو نیم اندھیرے گھر سے نکلا تھا اب تک گھر نہیں آیا تھا۔۔

نہ ہی کوئی اطلاع۔۔

اس کا ساتھ مشکل تھا بہت مشکل کچھ لمحوں میں بے بسی سی محسوس ہوتی تھی۔

گھر کے چکر کاٹ کر ٹانگیں شل ہو چکی تھیں۔۔

یہاں ان جان، ویران جگہ لگتا تھا اس کا دل۔۔۔

جہاں اب اسے وحشت ہونے لگی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo^^^^^^^^^^^

حویلی کے لاونج میں وہ زمین پر پڑا زخموں سے اٹھنے والی ٹیسوں پر کراہ رہا تھا۔۔

جبکہ حویلی کے تمام لوگ اس کے گرد جمع تھے۔۔۔

"کس نے مارا اسے اٹھو بیٹا۔۔۔۔"

اپنے بھانجے کو اس حالت میں دیکھ کر مورے تڑپ اٹھیں۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"میں نے مارا ہے اسے عنقریب اپنی جان سے جاتا اگر یہ مجھے نہ روکتا۔۔۔۔"

وہ ایک قہر بھری نگاہ ایک طرف کھڑے مجید پر ڈال کر بولا۔۔۔

شمروز کی حویلی آمد اس انداز میں ہونی تھی اس کا تو گماں بھی نہ تھا آغا جان کو۔۔۔

"یہ کیا تماشہ لگایا ہوا ہے جانتے بھی ہو یہ کون ہے اور کیا رشتہ ہے اس کا حویلی سے
۔۔"

نعیم اٹھا کر بٹھاو اسے صوفے پر!!!!

آغا جان نے حویلی کے دربان کو پکارتے ہوئے کہا:

اسی رشتے کو آج ختم کر دوں گا آغا جان میں۔۔!!!!!

"جو مورے کی بے حسی کی بنیاد پر بنایا گیا تھا۔۔۔"

"دیکھ لیں انجام رخشی ہسپتال میں زندگی اور موت کے بیچ کھڑی ہے۔۔۔

مارا ہے اس وحشی نے رخشی کو۔۔۔"

اس نے پوری قوت سے ٹانگ زمین پر گھٹری بنے وجود کو ماری۔۔۔۔

شمروز کا کہنا تھا کہ مورے کو اپنے سر پر حویلی کی دیواریں گرتیں محسوس ہوئیں۔۔۔

کریں حساب اس کا اب۔۔۔ !!!!

ہم نے رخشی کو بیاہ ہی تھا نہ آغا جان۔۔۔۔؟؟

Copyright by New Era Magazine

کاٹ دار لہجہ اس پر شمروز کا انکشاف ان سے گویائی لے گیا۔۔۔

"مجید طلاق کے پیپرز آج رات تک بن جانے چاہییے۔۔۔"

وہ مجید کو حکمیہ لہجے میں بولتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

محراب خان کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے جب مہرین چائے کے دو مگ لئے کمرے میں آئیں۔۔۔۔۔

بات سنیں!!!

وہ سائیڈ میز پر ٹرے رکھ کر قریب ہی بیٹھتی گویا ہوئیں۔۔۔۔۔

کیوں نہ ہم شاہ زین کیلیئے پریشے کو بیاہ لائیں۔۔۔؟؟؟

وہ کرنٹ کھا کر سیدھے ہوئے۔۔۔۔

"آپ کو توقع نہیں تھی نہ کہ میں پریشے کو اپنی بہو بنانے کا بھی سوچ سکتی ہوں۔۔۔"

توقع نہیں تھی بلکل بھی نہیں تھی۔۔۔"

صاف گو لہجے میں بولے۔۔

"باہر سے لڑکی لائیں گے ہم جب کہ منزہ کی بیٹی مجھے پسند بھی ہے۔۔۔"

وہ مہرین کو دیکھ کر رہ گئے۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"یہ بات آپ درخشاں کے بارے میں بھی سوچ لیتیں تو آج کئی لوگ سکون سے ہوتے۔۔۔۔"

خیر مجھے نہیں لگتا کہ منزہ مانے گی کیوں کہ وہ شاہ زین کی پسندیدگی سے واقف تھیں۔۔۔۔"

"درخشاں اور پریشے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولیں۔۔۔

فرق صرف آپ کی سوچ کا ہے بس!!!!

محراب خان پھر سے کتاب کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔

"رہی بات منزہ کی تو وہ میری بات کبھی نہیں ٹالے گی۔۔۔۔۔"

محرین کا لہجہ پر عزم تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

شیشوں کی دیواروں سے بنا سفید چم چم کرتا محل دور سے ہی نظر آتی انکھوں کو بھا رہا تھا۔۔۔

دودھ نما روشنیاں کوسوں تک پھیلتی ہوئی محل کا پتا دے رہیں تھیں۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

دیکھنے والی آنکھ یہ ہی سوچتی کے خوش قسمت لوگ تھے جن کی قسمت میں یہ شش محل تھا۔۔

لیکن اس میں سانس لیتی زندگی سے پوچھتے کہ یہ محل ایک گھٹن قبر تھی اس کے لئے جس سے نجات صرف موت تھی۔۔۔

"داران الھیار" کے کالے کارناموں کا ثبوت تھا وہ شش محل جس میں اس کی بیوی گھٹن زدہ زندگی گزار رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پورے ایک ماہ بعد آیا تھا وہ آخر کو خوشی کا عندیہ ملا تھا۔۔۔۔

دو دن بعد میجر کی گردن اس کے شکنجے میں ہو گی یہ سوچ اسے سرشار کئے دے رہی تھی۔۔۔

بے بہا دولت کا نشہ اس کے انگ انگ سے جھلکتا تھا۔۔۔

دروازوں میں نصب سینسر اس کی مخصوص آہٹ کو محسوس کرتے کھلتے چلے گئے

گہرا سناٹا اس کو سکون دینے لگا۔۔۔

محل کی دیواروں میں رچی خوشبو اس کے نتھنوں سے گزر کر دماغ تک جا رہی تھی

Copyright by New Era Magazine

آنکھوں کی طلب کچھ اور بڑی تو بے تاب نگاہیں اس بند کمرے کے دروازے تک جا رکیں۔۔۔۔۔۔۔

قدم خود بہ خود اس جانب چل پڑے۔۔۔۔۔۔

وسیع و عریض کمرہ اپنی مثال آپ تھا ہر شئہ اپنے قیمتی ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔۔

فانوس کے نیچے کمرے کے وسط میں بچھے گول۔ نما بیڈ پر وہ کروٹ لئے بے خبر سوئے ہوئے تھی۔۔۔۔

باوجود اس کے کہ اس کی آمد اتنی بھی پر اثر نہ تھی کہ وہ اٹھ نہ سکے۔۔۔

لمبے ریشمی سیاہ بال ابشار کی طرح بیڈ پر پھیلے ہوئے تھے

وہ قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا۔۔۔

بالوں سے اٹھتی محصور کن خوشبو اس پر انوکھا نشہ کرنے لگی۔۔۔۔

ڈرگس کے نشے سے زیادہ طاقتور نشہ عورت کا ہوتا ہے اور جب وہ عورت آپ کی پسند ہو تو چاروں شانے چت گرانے کا ہنر جانتی ہے۔۔

وہ کئی لمحے اس کے پاس بیٹھا بالوں کی نرماہٹ اپنے ہاتھ پر محسوس کرتا رہا اس دوران اس کا لمس بھی اسے محسوس ہوا لیکن!!!!!

وہ نہ چونکی، نہ اٹھی،

Copyright by New Era Magazine

جب کہ وہ تو اس کی مہک محسوس کر جایا کرتی تھی۔۔۔۔۔

اب اس ایک ماہ میں ایسا کیا ہوا تھا وہ جویوں اس کے قریب ہونے کے باوجود غافل پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ جھکتا کان کی لو کے قریب ہوا۔

مشی !!!!!!

جواب ندارد۔۔۔

ازلی بے پرواہی۔۔۔

اب کے انہونی کا احساس اس کے رگ وپہ میں دوڑتا ہوا اسے بے چین کر گیا۔۔

اس کا بازو پکڑتا چہرے کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

ایک دھچکا تھا جو اس کے وجود کو ہلا گیا۔۔۔

کانچ سی انکھوں کے نیچے سیاہ ہلقے،

پیلی زرد رنگت،

ہونٹ بے رنگ،

وہ کیا کرتی رہی تھی اپنے ساتھ ان دن ورات میں۔۔۔۔

ان دیکھا ڈر تھا تو کیا وہ۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ فوری طور پر بھاگتا ہوا محل کے عقب میں بنے سرونٹ کوارٹر کی جانب آیا۔۔۔

پہلی بار

اپنی تیس سالہ زندگی میں پہلی بار وہ خود وہاں آیا تھا۔۔۔۔

سلیم!!!!!

کہاں مرے ہوئے ہو؟؟؟

باہر نکلو؟؟؟؟

سلیم دران کی پکار پر ننگے پیر بھاگتا چلا آیا۔۔۔

"بلاؤ اپنی بیوی کو"..

سلیم اس کی سرخ انکھوں کو دیکھ کر خوف زدہ سا پکارا۔۔۔

بختو!!!!!

وہ جو پہلے ہی داران کی پکار پر چونکنا ہو چکی تھی۔۔اب خاوند کی پکار پر اپنے وجود کو چادر میں ڈھانپے چلی آئی۔۔۔۔

کون سا نشا ہے اس کے استعمال میں؟؟؟؟

لہو چھلکاتی انکھیں اس کے سانولے چہرے پر گاڑیں۔۔

"جی جی صاحب پتا نہیں"

Copyright by New Era Magazine

داران نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔۔۔

"بکواس مت کرو مجھ سے جھوٹ بولنے کا انجام تمہاری موت ہے۔۔۔۔"

اب کہ سلیم کا رنگ زرد پڑا۔۔

یقیناً کوئی نہ کوئی بات ہوئی تھی اس سے پہلے کبھی داران نے کسی قسم کے سوال وجواب نہیں کئے تھے۔۔۔۔۔

"صاحب جی مجھے معاف کردو شمائلہ بی بی کے آنسو میرا دل پگھلا گئے۔۔"

وہ اس کی دھمکی پر خوف زدہ ہوتی اس کے قدموں میں جا گری۔۔۔

اپنی اولاد کو کھلاؤ گی وہ زہر۔۔۔

بولو جواب دو۔۔۔

دو گی اپنی بیٹی کو ڈرگس۔۔

کیوں لگائی اسے عادت یہ تم نے۔۔۔۔؟؟؟؟

ارے اوو بد بخت !!! تو نے یہ کردیا۔۔ صاحب جی کے ساتھ نمک حرامی کرتے ہوئے تو نے یہ نہیں سوچا کتنے احسان ہیں ان کے مجھ پر۔۔۔۔۔۔۔

سلیم بختو کا بازو پکڑے باقاعدہ رونے لگا تھا۔۔۔

جب کہ داران پیشانی مسلتے فکر مند سا سوچنے لگا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ شئے جب وہ خود استعمال کرتا تھا تب اسے یہ فکر لاحق نہ ہوئی تھی اب جب کہ شمائلہ بھی اس نشئے میں پڑ گئی تھی تب اسے پریشانی نے آن گھیرا۔۔۔۔۔۔۔۔

"سلیم میں اس عورت کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا اپنا حساب کرو اور جاو یہاں سے آج سے تمہارا اس محل میں کوئی کام نہیں۔۔۔"

وہ اس کی بیوی کو قہر برساتی نگاہوں سے گھورتا ہوا بول کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

"تیار ہو جا بدبخت کٹھن راہوں کیلئے۔۔"

سلیم نے بیوی کو دیکھ کر کہا جو ابھی تک زمین پر پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

نگہت تنگ ماں سے تم اس لئے میری بچی جو بیاہ کر لے گئیں تھیں کہ اس کا یہ حال کرو۔۔۔۔

آغا جان کڑے تیور لئے نگہت کے سر پر کھڑے اس سے باز گشت کرنے لگے۔۔۔

"بھائی صاحب آپ غلط سمجھ رہیں ہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ اپنی بوکھلاہٹ کو دباتے ہوئے لڑکھڑاتے لہجے میں بولیں۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

آپا غلط تو واقعی ہم نے ہی سمجھا تھا ہم کیسے بھول گئے مدثر بھا کا بیٹا ان کے جیسی فطرت نہ رکھتا ہو گا۔۔۔۔

مورے کا طنز نگہت کو برچھی کی طرح لگا۔۔

زیادتی کر رہی ہو اب تم۔۔۔؟؟؟؟

وہ چیخ اٹھیں۔۔۔

"اور جو آپ کے بیٹے نے میری بیٹی کے ساتھ کیا ہے اسے کیا نام دیں گی۔۔۔۔"

"شمروز منع کرتا رہ گیا لیکن ہم نے آپ کی بات کو اہمیت دی سزا تو ملنی ہی تھی ہمیں۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آغا جان نے اویس کو گھورا۔۔۔

ان کا بس نہیں چل رہا تھا اسے اس دنیا سے دفع کر دیں۔۔۔۔

"اہمیت تو آپ نے اپنی بیٹی کی خواہش کو بھی نہیں دی۔۔

جانتے بوجھتے اسے میرے بیٹے کے ساتھ بیاہ دیا۔۔۔۔"

نگہت زور آوری کا مظاہرہ کرتی اونچی آواز میں بولی۔۔۔۔۔۔۔

ادب میں رہ کر بات کرو تم۔۔۔

اس وقت خان حویلی میں کھڑی ہو۔۔

Copyright by New Era Magazine

اور حویلی کی بیٹی کے بارے میں بکواس کر رہی ہو۔۔

آئندہ سوچ سمجھ کر الفاظ نکالنا اپنے منہ سے۔۔۔۔۔۔

درخشاں ہماری بیٹی ہے۔۔۔۔"

"بھائی صاحب آپ کو شاید علم نہ ہو یا مجبوراً چھپایا گیا ہو۔۔ خیر یہ آپ کے گھر کا مسئلہ ہے۔۔۔"

نگہت کہتی زخموں سے چور چور بیٹے کی طرف آئی۔۔۔

اس سے پہلے کہ مورے آغا جان کی سوالیہ نگاہوں کا جواب دیتیں شمروز کی آواز پر سب داخلی دروازے کی جانب دیکھنے لگے۔۔

درخشاں نے اپنا بیان دے دیا ہے۔۔۔اس خبیث نے اسے ذہنی ٹارچر کیا ہوا تھا۔۔

تو کر دستخط ان پیپر پر۔۔۔

شمروز اس کے سر کے بال جکڑ کر پین اس کے سامنے پھینکا۔۔۔

میں نہیں کروں گا کر لو جو کرنا ہے۔۔۔"

وہ کراہتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تیرا باپ بھی کرے گا نہیں رہنا چاہتی تیرے ساتھ میری بہن اگر چاہتا ہے کہ تمہاری بہنیں خوش رہیں تو دستخط کر۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

کھلے لفظوں میں دی گئی دھمکی پر نگہت جھٹ بولیں۔۔

کر دے اویس دستخط تجھے اپنی ماں کی قسم۔۔۔

بات خود کی بیٹیوں پر آئی تو نگہت بلبلا اٹھی۔۔۔۔

اور اویس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا۔۔۔

ایک باب ختم ہو چکا تھا۔۔۔

رخشی کی زندگی کا فیصلہ اس بار اس کی مرضی سے ہوا تھا۔۔

مورے آنسو بہاتی چلی گئیں۔۔۔ جبکہ نگہت اویس کو لئے چلی گئی۔۔۔۔

آغا جان نگہت کی الجھی باتوں میں الجھتے چلے گئے۔۔۔

"جا رہا ہوں میں رخشی کو اپنے ساتھ لے کر۔۔"

"آپ ہمارے والدین ضرور ہیں مگر یہ حق تو آپ کو بھی حاصل نہیں کہ ان چاہے فیصلے ہم پر مسلط کریں۔۔۔"

"جس دن رخشی ملنا چاہے گی آ جائے گی آپکے پاس۔۔۔۔"

شمروز رک جا بچے ہمیں معاف کر دے!!!!

مورے آنسوؤں سے تر چہرہ لئے امید بھری نگاہوں سے دیکھنے لگیں۔۔۔

کر دیا!!!!

Copyright by New Era Magazine

"امید ہے چاچو کو بھی ان کے ناکردہ گناہ کی سزا سے بری کر دیا جائے گا۔۔۔۔۔"

وہ آغا جان پر جتاتی نگاہ ڈال کر خان حویلی سے نکل گیا۔۔۔۔

پرائیویٹ کمرے کا اندرونی دروازہ کو کھولنے کیلئے آہستگی سے ناب گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

سامنے ہی وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر سوئے ہوئے تھی۔۔۔

سینے پہ دھرا ہاتھ جس میں ڈرپ کی سوئی لگی ہوئی تھی جس کے ذریعے قطرہ قطرہ گلوکوس اس کے جسم تک پہنچ رہا تھا۔۔۔

"بخت کے تخت سے یک لخت اتارا ہوا شخص

تو نے دیکھا ہے،

کبھی جیت کے ہارا ہوا شخص۔۔۔"

پژمردہ چہرہ۔۔۔

گھلی رنگت، نیل زدہ چہرہ اس کو ساکت کر گیا۔۔۔۔۔۔

شاہ!!!!!!

بہت قریب سے کوئل سی آواز کی بازگشت ہوئی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"

مجھے محبت کا جگنو تھما کر شمع کی مانند نہ ہو جایئے گا۔۔۔"

"بلکہ اس روشنی کی طرح ساتھ دیجئے گا جو جگنو کو راستہ دکھانے میں مدد دیتی

ہے۔۔۔"

معصوم چہرے میں قوس وقزح کے رنگ پہناں تھے۔۔۔

انکھیں امید سے چمک رہیں تھیں۔۔۔

انکھ سے نکل کر آنسو بڑی ہوئی شیو میں گم ہو گیا۔۔۔

کاش میں تمھیں لے جاتار خشی!!!!!

دنیا کے رحم وکرم پر نہ چھوڑتا!!!!

توڑ دیا وہ معصوم دل

جو دلوں کو آباد رکھتا تھا!!!

سیدہ جویریہ`

کندھے پر کسی کا بھاری لمس محسوس کر کے انکھیں آستین سے رگڑ کر گردن

گھمائی۔۔۔۔

"یہاں کیوں کھڑے ہو اندر آجاو زین۔۔ "

Copyright by New Era Magazine

شمروز کے ہاتھ میں دوائیوں کا شاپر تھا حویلی سے سیدھا یہاں آیا تھا اور اب ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ڈسپنسری سے دوائیاں بھی لے آیا تھا۔۔۔۔

"میں نہیں چاہتا وہ میری صورت دیکھ کر اور دکھی ہو۔۔۔ "

"اسے دیکھنے آیا تھا بس دیکھ لیا۔۔۔۔

اب چلوں گا۔۔ میرے لائق کوئی کام ہو تو ضرور بتایئے گا۔۔۔۔۔"

وہ لمبی سانس بھر کر گویا ہوا۔۔۔۔۔

"ہممم!!!! آج یہ ڈسچارج ہو جائے گی۔۔ میں اسے لے کر یہاں سے جا رہا ہوں حویلی یہ جانا نہیں چاہتی۔۔اور وہاں پلوشہ ہے اس کا دل لگا رہے گا۔۔۔"

شاہ زین پھیکی ہنسی ہنس دیا وہ جانتا تھا کہ شمروز لالہ اسے کیوں اتنی تفصیل بتا رہا ہے۔۔۔

اویس کا کیا ہوا لالہ ؟؟؟

زین کو اس کے نام لیتے ہوئے اشتعال اٹھا تھا لیکن کچھ حساب تھے جسے چکتے کرنے تھے۔۔۔۔۔

"جیل میں." .....

پھر دو تین بات کر کے وہ ہسپتال کی راہداری عبور کر گیا۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اس کے جاتے ہی رخشی نے بائیں ہاتھ سے گال پر آئی نمی کو نامحسوس انداز میں صاف کیا۔۔۔۔

اس کے لہجے کا ٹھہراؤ۔۔۔پہلے سے زیادہ بڑھ گیا تھا۔

اب بھی اس کے بولنے کے انداز پر دل کی رفتار غیر معمولی ہو گئی تھی۔۔۔

محبت تو ابھی بھی دونوں کے درمیان قائم تھی لیکن ساتھ کی چاہ دم توڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

گڑیا اٹھ گئیں ؟؟؟؟

اس کو دیکھ کر شمروز نے پوچھا:

جب ہوش میں آئی تھی تو لالہ کو دیکھ کر آنسوں کا سیلاب رواں ہوا تھا۔۔۔

بڑے بھائی کے ساتھ کا مان تھا

اگر مر جاتی تو پیچھے والا وہ تھا جو گریہ وزاری کرتا اس کی یاد میں۔۔۔

وہ جو اتنے ماہ سے اپنے آپ کو لاوارث سمجھ رہی تھی وہ اثر شمروز کو دیکھ کر ختم ہو گیا

۔۔۔۔۔

اور دوسرے دن جب شمروز نے اسے اس وحشی سے آزادی کا عندیہ تھمایا تو وہ رو بھی نہ سکی۔۔۔۔

خوش ہونا وہ بھول گئی تھی یا کسی خوش خبری کی امید تک اس میں نہ بچی تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

زندہ لاش بن گئی ہے وہ۔۔۔۔

زمانے کے گرم تھپیڑے اسے جھلسا گئے تھے۔

کیا ہوا گڑیا؟؟؟؟؟

شمروز اس کا ضروری سامان سمیٹتا ہوا دوبارہ بولا تو خیالات سے باہر آئی۔۔۔

کچھ نہیں بھائی ہم گھر کب جائیں گے؟؟؟

"بس ابھی چلیں گے گڑیا میں ڈسچارج سلیپ بنوا کر آتا ہوں اور نرس کو بھی بھیجتا ہوں تاکہ وہ تمھیں چینج کروا دے۔۔۔۔"

شمروز کا لاڈ کوئی نیا نہیں تھا ہاں دنوں بعد تھا یا سالوں بعد جبھی حیرت اس کی آنکھوں سے عیاں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

○○○○^○○^^^^^^^○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○^^

بارہ گھنٹے بعد اس کے ساکت وجود میں حرکت ہوئی۔۔۔وہ جو مسلسل اسے اپنی نگاہوں کے حصار میں رکھے ہوئے تھا اٹھ کر قریب آیا۔۔۔۔۔

سن دماغ سے وہ اپنے دائیں جانب دیوار کے ساتھ بنی بالکنی کو غائب دماغی سے دیکھنے چلی

۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

داران اس کی کیفیت کو سمجھتا اپنا غصہ ضبط کئے بیٹھا اس کی حرکات و سکنات کو بغور دیکھنے لگا۔۔۔۔

آہستہ آہستہ ذہن بیدار ہونا شروع ہوا تو اسے یاد آیا وہ پوڈر لینے سے پہلے اس نے کمرے کے تمام کھڑکھی، دروازے پر قفل چڑھایا تھا۔۔۔

بختو کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کی بنا اجازت کمرے میں قدم رکھے۔۔۔

جس کے پاس سارے حقوق سلب تھے تو کیا وہ آ چکا تھا۔۔۔۔

بازو کے سہارے سے اٹھ کر بیٹھی تو اس کی آواز اسے ہتھوڑے کے مانند لگی۔۔۔۔۔۔۔

اٹھ گئیں؟؟؟؟؟

پتھریلہ لہجہ اس کے عصاب جھنجھنا گیا۔۔۔

اس وقت وہ کسی تفتیش کیلئے تیار نہیں تھی نہ ہی اس شخص کا سامنا کرنا چاہتی تھی

۔۔۔۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے یوں ہی سامنے آسماں پر اڑتے پرندوں کے جھرمٹ کو دیکھنے لگی

۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

داران نے ضبط کے ساتھ اس کے انکھوں کے سرخ ڈوروں کو دیکھا جو زیادہ مقدار میں نشہ لینے کے باعث تھے۔۔۔

وہ اس کی ہستی کو جنجھوڑ دینا چاہتا تھا لیکن وہ تو خود اس وقت پورے حواس میں نہ تھی اسے کیا جواب دیتی۔۔

اس لئے وہاں سے اٹھ کر بالکنی کے راستے لان میں چلا آیا۔۔۔۔۔

نفاست سے سجے بال، فریش چہرہ۔۔۔

"میرے بغیر سکون سے رہنا سیکھ لیا تم نے داران الہیار۔۔۔۔۔۔"

وہ کمفرٹر سے نکل کر چپل دودھیا پاوں میں اڑستی اٹیچ واش روم کی جانب چلی گئی۔۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد داران کھانے کی ٹرے لئے کمرے میں آیا تو عین اسی وقت وہ واش روم سے نکلی۔۔۔۔۔

وہ سرد سانس کھینچ کر ڈریسنگ ٹیبل کی جانب آئی۔۔۔۔

داران اس کا یہ انداز دیکھ دیکھ کر کڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنے گزر جانے والے فعل کو بھی ملامت کرتا رہا۔۔۔

تبھی سائیڈ ٹیبل پر دھرا موبائل پوری جان کے ساتھ چیخ اٹھا۔۔

وہ ٹرے سینٹر ٹیبل پر رکھ کر موبائل کی جانب آیا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"نہیں ابھی رک جاو۔۔۔

برابر نظر رکھو۔۔۔۔"

کون کون ملنے آتا ہے اس میجر سے؟؟؟

ہمممم!!!!

شمائلہ نے گردن گھما کر اسے دیکھا جس کی نگاہیں اسی کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔

وہ نگاہوں کا زاویہ بدل کر پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔۔۔۔۔۔

داران نے اس کی بے رنگ آنکھوں کو دیکھا۔۔۔۔

جس میں کسی قسم کی امنگ باقی نہ تھی۔۔۔

وہ صوفے پر جا کر بیٹھتی فریش جوس کا گلاس لبوں سے لگا گئی۔۔۔۔

کمرے میں سناٹا چھایا ہوا تھا جیسے وہاں کوئی بھی موجود نہ ہو۔۔۔۔۔

کب سے ڈرگس لے رہی ہو؟؟؟؟؟

وہ قریب بیٹھ کر اس کا ہاتھ ہولے سے تھامتا نرمی سے بولا۔۔۔۔۔

یہ تو وہ جانتی تھی کہ وہ جان جائے گا لیکن اس کے نرم گوئی سے امید نہ تھی۔۔۔

"جب آپنے آپ کو بے ریا شئے سمجھا تھا۔۔۔۔"

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے؟؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

اس کا ہاتھ ابھی تک اس کی گرفت میں تھا۔۔۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے اب تو ہو گئی عادت۔۔۔۔۔"

وہ ادھ بچا مشروب ایک گھونٹ میں پیتے ہوئے بیزاریت سے بولی۔۔۔۔

آپ کیوں آئے ہیں؟؟؟؟؟

داران لب حیرت سے اسے دیکھا:

اس سے پہلے اس کے سوالات کیوں اتنی دیر سے آئے، ساری رات کہاں تھے، مجھے اکیلا کیوں چھوڑ گئے تھے۔۔اس طرح کے ہوتے تھے اب تو وہ بظاہر اس سے بے زاریت کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔

تمھیں میرے آنے سے کوئی فرق نہیں پڑا؟؟؟؟

"پڑا ہے نہ، آپ کی ذات مجھے ڈپریشن میں مبتلا کر رہی ہے۔۔۔۔"

کیا یہ فرق بہت نہیں ہے؟؟؟

تم میری مصروفیت کا غلط تعین کر رہی ہو مشی؟؟؟؟

وہ اب صفائی دے رہا تھا۔۔۔جب اسے ضرورت ہی باقی نہ رہی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے کوئی دلچسبی نہیں رہی آپکی ذات میں۔۔۔

میں نے تنہائی کو اپنا ساتھی بنالیا ہے۔"

Copyright by New Era Magazine

وہ ان ماہ و سال میں بہت بڑی ہو گئی تھی ذہن سے بھی اور رویوں سے بھی۔۔۔۔

میرے لئے یہ ہی سزا بہت ہے کہ تم نشہ میں دھت رہتی ہو اب۔۔۔

سزا!!!!

سزا کا مطلب پتا ہے آپ کو؟؟؟

وہ اس کی بات بیچ میں اچک کر بولی۔۔۔۔۔

جانتے ہیں سزا کیا ہے؟؟

وہ جو آپ نے مجھے دی۔۔۔۔

اس قید کا قیدی بنا دیا

اندھیرا، خاموشی، حبس، گھٹن۔۔

یہ سب تحفتاً سزا کے طور پر آپ نے دیا۔۔۔

آپ کا حصول تھا میری ذات کو تسخیر کرنا۔۔۔

"جس میں آپ کامیاب ٹھہرے داران الھیار۔۔۔"

"میرے پاس آپ کو دینے کیلئے لمحے بھی نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔"

تمھیں میرا گھر قید لگتا ہے؟؟؟

ہاں!!!

Copyright by New Era Magazine

جھٹ سے جواب دیا گیا۔۔سوچنے کے دور سے وہ نکل چکی تھی۔۔۔۔۔۔

داران لب بھینچے دیکھے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

اس کے پہلو میں بیٹھی وہ کوسوں دور جا چکی تھی اس سے۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

شاہ زین ہسپتال سے سیدھا گھر آیا تو منزہ اور ابراہیم کو دیکھ کر لاونج میں چلا آیا۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم!!!!

وہ بلند آواز سے سلام کرتا ہوا ابراہیم صاحب کے بغلگیر ہوا۔۔۔۔۔

"و علیکم سلام کیسے ہو شہزادے۔۔۔"

ابراہیم صاحب نے خیریت دریافت کی۔۔۔

"شہزادے تو ہیں زین۔۔لیکن اس شہزادے کی چاہت میں نہیں ہوں۔۔"

پریشے نے بھرپور نگاہوں سے اسے دیکھا:

بلاشبہ شاہ زین اس کی خاموش محبت تھا جس کا شبہ سوائے پلوشہ کے کسی کو نہ تھا۔۔

اور گڑیا کیسی ہو؟؟؟؟

شاہ زین کے لہجے میں بہنوں والی محبت محسوس کر کے سینے میں دبی سانس بمشکل خارج کر کے جبراً مسکرائی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر ہی وہ ابراہیم صاحب کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔

"منزہ آپا آپ کو اور ابراہیم بھا کو بلانے کا مقصد کچھ اور ہے۔۔۔۔"

مہرین کی بات پر شاہ زین چونک اٹھا۔۔۔جب کہ منزہ حیرت سے دیکھنے لگیں۔۔۔

کیا مقصد بھابھی میں کچھ سمجھی نہیں؟؟؟

دراصل خان اور میں نے شاہ زین کیلئے پریشے کو پسند کیا ہے۔۔۔۔

جہاں پریشے ساکت ہوئی تھی وہیں شاہ ہق دق سا اپنے ماں باپ کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

محراب خان نے اشاروں میں اسے خاموش رہنے کا کہا:

جس پر وہ خفگی کا اظہار کرتا بنا بولے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔

اس کا جانا پریشے کی آنکھوں کو دھندلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ تو ہمارے لئے بڑے نصیبوں کی بات ہو گی۔۔۔۔"

ابراہیم صاحب کی بات پر منزہ نے حامی بھری۔۔۔

"پھر سوچ لیں آپ کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔۔"

مہرین نے مسکراتے ہوئے کہا:

Copyright by New Era Magazine

"بھا بھی سوچا وہاں جاتا ہے جہاں شک وشبہ ہو شمروز کی طرح شاہ زین بھی گودوں کا پلا

بچا ہے۔۔۔۔

ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔"

مہرین منزہ کے فوری جواب پر نہال ہوا ٹھیں۔۔۔

جبکہ محراب خان نے پلوشہ کے سر

پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد وہ مہرین کے پاس چلا آیا۔۔۔۔

مورے آپ مجھے بتا تو دیتیں اس بارے میں ؟؟؟؟؟

وہ شدید ناراضگی کا اظہار کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

کیا بتاتی تمھیں پتا تو تھا بس یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ لڑکی پلوشہ ہو گی۔۔۔۔

لیکن پریشہ بہت چھوٹی اور بہنوں جیسی ہے۔۔۔۔۔

میں اسے اس رشتے کے علاوہ کسی اور رشتے کا درجہ نہیں دے سکتا۔۔۔

وہ اکھڑ پن سے بولا۔۔۔

تو تم بھی رسوا کرواو گے ہمیں ؟؟؟

مہرین نے غصہ سے کہا:

Copyright by New Era Magazine

میں یہ نہیں چاہتا آپ کسی اور سے کروادیں لیکن پریشے نہیں مورے نونیور۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات کہتا رکا نہیں جبکہ مہرین پریشان سی اسے روکتی رہ گئیں۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

شمروز کے ہمراہ درخشاں کو آتے دیکھ وہ پریشان سی ان کے جانب لپکی۔۔۔۔

رخشی یہ کیا ہوا ہے تمھیں؟؟؟؟

درخشاں ہونٹوں کو پھیلا کر رہ گئی ہنسی کے نام پہ۔۔۔۔۔

"چلو آو روم میں ہی چلو وہیں آرام کر لینا۔۔۔"

شمروز اسے سہارہ دے کر کمرے میں لے آیا۔۔۔

پلوشہ جلدی جلدی گیسٹ روم کو کھول کر چادر وغیرہ ٹھیک کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

کوئی بھی کسی قسم کی ضرورت ہو مجھ سے کہنا۔۔یہاں کوئی تمھیں ڈسٹرب نہیں کرے گا۔۔۔۔

جی لالہ۔۔۔

اس سارے عرصے میں پلوشہ خاموشی سے ان لوگوں کی گفت وشنید سنتی رہی۔۔۔۔۔

کھانے کا خیال آتے ہی اٹھ کر کچن میں چلی آئی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

شمروز تھوڑی دیر بعد کچن میں آیا تو پلوشہ اس کا رخ فریج کی جانب دیکھ کر اسٹینڈ سے
گلاس لے کر اس کے قریب آئی۔۔۔۔

"آپ بتا ہی دیتے میں ذہنی طور پر تیار رہتی۔۔"

پھولا پھولا منہ اس موڈ آف کی گواہی تھا۔۔۔۔

بتادوں گا فلحال تو میرے سکوں کا ساماں تلاشو۔۔۔۔۔

شمروز کے معنی خیزی سے کہنے پر پلوشہ گھور کر رہ گئی۔۔۔۔

بنا رہی ہوں چائے!!!!

وہ منہ بسور کر بولی تو شمروز مسکرایا۔۔۔۔۔

"بابا جان کا فون آیا تھا محراب ماموں نے زین کیلئے پریشے کو مانگا ہے۔۔۔۔"

جانتا ہوں!!!!!

شمروز کی بات پر وہ حیران ہوا ٹھی۔۔۔

آپ جانتے ہیں یقیناً محراب ماموں نے آپ کو بتایا ہو گا۔۔۔۔

آپ نے منع کیوں نہیں کیا؟؟؟؟

پلوشہ چائے کا پانی چڑھا کر بولی۔۔۔

کیا میرا منع کرنا بنتا ہے؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

الٹا اسی سے سوال کیا۔۔۔

ہاں کیوں کہ آپ زین کی دلی کیفیت سے واقف ہیں۔۔۔۔

آپ بھی تو واقف ہیں پریشے کے دل کی حالت سے۔۔۔۔

وہ تو ہر بات جانتا تھا۔۔۔ کیا تھا وہ دور رہتے ہوئے بھی سب کے حالات سے باخبر

۔۔۔۔

زین مجبوراً ہی حامی بھرے گا"

اسے منالیں گے آپ کو کیوں اعتراض ہو رہا ہے؟؟؟؟

شمروز اس کا بازو پکڑ کر قریب کرتا ہوا بولا۔۔۔

جس انسان کے دل میں پہلے سے کوئی اور ہو اس کیلئے کسی اور کا گمان ہی سوہان روح ہوتا

ہے۔۔۔

وقت کے ساتھ ساتھ سارے زخم بھر جاتے ہیں محبت کے بھی۔۔۔

شمروز کی بات پر وہ خاموشی سے دیکھنے لگی۔۔۔

"جو ہو رہا ہے ہونے دو۔۔۔۔"

وہ جھک کر پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کرتا ہوا کچن سے چلا گیا۔۔۔

چائے کی مہک نے پورے کچن کو حصار میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ ابلتی چائے کی جانب متوجہ ہو گئ۔۔۔۔

ooooo^oooooooooooooo

اسے کمرے کے چکر بے چینی سے کاٹتے دیکھ رہا تھا اے سی کی خنکی میں بھی ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں تھیں۔۔۔۔۔

یہ جاتا کیوں نہیں ہے!!!!

وہ ماتھے پہ ان گنت بل لئے اسے تیکھے چتونوں سے مسلسل گھورے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔

تنگ آ کر وہ بول آٹھی۔۔۔۔

"آپ آخر یہاں کیوں بیٹھے ہیں جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

وہ اس کے قریب اکر چیخی۔۔۔۔

داران اس کے چیخنے پر ماتھے پہ بل ڈالے بنا کھڑا رہا۔۔۔

کیوں جاوں؟؟؟؟

نرم لہجہ کسی بھی سختی سے عاری تھا۔۔۔۔

"مجھے نفرت ہے آپ کے اس چہرے سے۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

اب کے اس کی طلب زور پکڑتی جا رہی تھی جس وجہ سے آواز دہیمی نکلی۔۔۔۔۔

لیکن میں پھر بھی نہیں جاوں گا۔۔۔"

وہ اس کا بازو تھام کر سہارا دیتے بولا۔۔۔

بختو کو بلا دیں۔۔۔۔

وہ اس کے گھرے میں ہی زمین پر بیٹھتی چلی گئ۔

وہ جا چکی ہے یہاں سے۔۔۔۔

"کہاں گئ وہ اسے بلا دیں اس کے پاس میری ایک چیز ہے وہ چاہیئے مجھے پلیز۔۔"

جس چیز کی طلب تمھیں تڑپا رہی ہے وہ اب کبھی تمھیں نہیں ملے گی۔

مکار ہو تم!!!!

ہٹو دور جاہل

لا کر دو مجھے

میں مر رہی ہوں

مجھے وہ چاہیے

تمھیں سمجھ نہیں آ رہی

وہ اس کے بازو کے ہلقے میں آب بن مچھلی کی مانند مچل رہی تھی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہاں دیکھو مجھے۔۔

وہ اس کا چہرہ اپنی گرفت میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"دیکھوں گی ہاں میں مانوں گی تمہاری بات۔

تم جو بولو گے وہ ہی کروں گی۔۔ تمھیں خدا کا واسطہ ہے لا دو تمھیں مجھ سے محبت ہے

نا۔۔۔"

محبت ہے مشی جبھی تمھیں سمجھا رہا ہوں وہ چیز اچھی نہیں ہے۔۔۔

مت سمجھاو مجھے وہ بہت اچھی ہے اسے لے کر مجھے لگتا ہے میں آسمانوں میں ہوں۔

سکون ہوتا ہے ایک

اس گھر کی وحشت۔۔ تمہارے کئی کئی دن کی جدائی کچھ محسوس نہیں ہوتا مجھے لگتا ہے

میں اس دنیا میں نہیں ہوں اس گھر

میں نہیں ہوں تمہاری قید میں نہیں ہوں اس گھٹن زدہ قبر میں نہیں ہوں۔۔۔۔

مجھے وہ چاہیئے داران تمہارے پاوں پکڑ کر کہتی ہوں تم تو جانتے ہو نہ میری کیفیت

۔۔۔

ہاں تم تو خود کرتے ہو نشہ تمہارے پاس ہو گا۔۔۔

میں ڈھونڈتی ہوں۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ اس کا حصار توڑ کر نشئی بنی نشے کی تلاش میں پاگلوں کی طرح درازیں نکال نکال کر پھینک رہی تھی۔۔۔۔

پھر اس کی الماری کا بھی یہ ہی حال کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑے اسے پورے کمرے میں طوفان مچاتے دیکھنے لگا۔۔۔

اور وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔۔۔

نجانے کتنے لوگ اس کے فروخت کردہ نشے کو خرید کر اس کی لت لگوا کر زندگی ہار جاتے تھے۔۔

ان ہی لوگوں کی طرح وہ بھی اس لت میں مبتلا ہو گئی تھی اور نجانے کتنے دنوں سے سلو پوائزن اپنے جسم میں اتار رہی تھی۔۔۔

وہ کمرے سے نکل کر بھاگی تو دار ان لمحے ضائع کئے بنا اس کے پیچھے لپکا۔۔۔۔۔۔

وہ ان دھادھند بھاگتی مین گیٹ کی جانب آئی۔۔اس وقت گھر میں گیٹ کیپر اور ان دونوں کے علاوہ کوئی نہ تھا۔۔۔۔

شمائلہ کو بھاگم بھاگ آتے دیکھ وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

چست قمیض اور فلیپر میں اپنے حسن سے بے پرواہ وہ اس ایک چیز کی تلاش میں دنیا کھنگھال دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

داران کے قدموں میں اس کا ڈوپٹہ آیا جسے جھک کر اٹھاتے وہ اس کے پیچھے گیٹ تک پہنچا۔۔۔

کھولواسے۔۔۔۔

مری ہوئی آواز اس کے حلق سے نکلی۔۔۔

گیٹ کیپر حیران پریشان کرے کیا نہ کرے کی کیفیت میں گہرا سر جھکا تھا۔۔۔

یہ اس کی وفاداری اور ایمانداری تھی جو کئی سالوں سے وہ داران کے ساتھ نبھا رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وفادار تو سلیم بھی تھا لیکن عورت ذات کی جذباتی اور ہمدردی نے اسے اس کے صاحب کے سامنے شرمندہ کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

داران کے محل میں گنتی کے لوگ ہی ہمیشہ سے رہے تھے بھیڑ بھاڑ اسے خود نہ پسند تھی۔۔ جبر امزاج اس کا اسے اس مقام پر لے آیا تھا جہاں زندگی کی رمق بہت کم اور موت کا سایہ واضح تھا۔۔۔

وہ خود اسی گڑھے میں منہ کے بل گرا تھا جو دوسرے لوگوں کیلئے تیار کرتا تھا۔۔

کسی ماں کی بددعا لگ گئی تھی۔۔۔

داران نے لپک کر اس کے بے قرار وجود کو قابو میں لیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

داران کو آتا دیکھ گیٹ کیپر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑ و جانا ہے مجھے۔۔۔

اندر چلو شمی آدھی رات کا وقت ہے۔۔۔۔

وہ اس کے شکنجے سے نکلنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔

کہیں سے بھی لادو بس آج لادو تھوڑا سا لادو تمھارے پاس تو ہو گا نہ تم اپنی شمی کے

بات نہیں مان سکتے وہ مر جائے گی۔۔۔

داران اس کے گرد دوپٹہ لپیٹنے لگا جسے وہ بار بار دور پھینک رہی تھی۔۔۔

داران کا صبر بس یہیں تک تھا اس نے پوری قوت سے تھپڑ اس کے رخسار پر مارا تھا

۔۔۔

داران نے گر اس کے بازو کو نہ پکڑا ہوتا تو وہ منہ کے زمین پر گرتی۔۔۔۔۔

تھپڑ اتنا شدید تھا کہ ساکت سی اسے دیکھے چلی گئی۔۔۔۔

"بس بہت تماشہ ہو گیا چلو اندر۔۔۔"

داران نے دھاڑتے ہوئے اس کے وجود کو ڈوپٹہ سے کور کیا۔۔

اس بار وہ کوئی حرکت نہ کر سکی۔۔۔

آنسو لہو رنگ آنکھوں سے بہتے چلے گئے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ اس کا بازو پکڑے گھر کے اندر لے گیا۔۔۔

اور بس ایک ہی حل نظر یا تھا اسے اس سمے۔۔۔۔

وہ اسے بیڈ پر بٹھا کر کمرے میں بنے ایک وارڈروب کے نچلے حصے کو کھولتا اس میں سے انجیکشن نکال لایا۔۔۔

گہری نیند لانے کا وہ انجیکشن کبھی خود بھی لے چکا تھا۔۔۔۔

سرنج کے اندر سے محلول انجیکشن میں منتقل کرتے وہ اس کی جانب آیا۔۔۔

شائلہ کو خوف زدہ نگاہیں اس پر گئیں تو اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔

میں یہ نہیں لگواوں گی۔۔۔

وہ نجانے کی تصور کرنے لگی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے بھاگ جاتی داران نے اگے بڑھ کر اس کا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

نہیں نہیں مجھے نہیں لگوانا۔۔۔

وہ گڑگڑاتے ہوئے سر دائیں بائیں گھمانے لگی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

داران نے وقت ضائع کئے بنا انجیکشن اس کے کونی کے اوپری حصے میں رکھ کر دبایا

سارا محلول اس کے بازو میں جا چکا تھا۔۔۔

جس قدر شدید ڈوس والا وہ محلول تھا جاتے ہی اپنا اثر دکھایا۔۔

انکھیں بند ہونے کے ساتھ وہ خود بھی اس کے حصار میں ڈھے گی۔۔۔۔

داران نے انجیکشن فرش پر پھینک کر اسے سنبھالتے ہوئے بیڈ پر لٹایا۔۔۔

"

شمی تمہارے اس حال کا ذمہ دار میں ہوں۔۔۔۔"

وہ اس کے قریب بیٹھ گیا آج اسے اپنے آپ سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooo

انسان کو اپنی زندگی کے کسی حصہ میں ایک ٹھہراو سے گزرنا پڑتا ہے یہ وہ سکوت ہوتا ہے

جب انسان اپنے اندر گہرا سکون محسوس کرتا ہے اور یہ لمحہ ہر خواہش اور محبتوں کو

آزمانے کے بعد میسر ہوتا ہے۔۔۔

وہ دیکھ چکا ہوتا ہے دنیاوی محبت کو۔۔چاہ کر چکا ہوتا ہے چمکتی چیزوں کی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

جو حاصل ہو جائیں تو تلاش کسی دوری راہ کی ہوتی ہے اور نہ حاصل ہو تو وقتی چڑ چڑاہٹ اور بے چینی سے گزر کر اس عمر کے ٹھہراو تک پہنچتا ہے جہاں انسان محسوس کرتا ہے کہ اگر مل جاتی تو ٹھیک تھا۔۔۔ ورنہ نہ ملی تو نہ سہی۔۔

وہ لمحہ ایک مدت گزارنے کے بعد انسان کے اندر جنم لیتا ہے جہاں انسان کو پھر کسی چیز کی چاہ نہیں رہتی۔۔۔

اور نہ اس کی وقعت باقی رہتی ہے ذہنی سطح ایسے نیلے گہرے پانی کی طرح دھیرے دھیرے ایک لہر سے دوسری لہر میں تبدیل ہوتی ہے جس سے دیکھنے والے اور محسوس کرنے والے کو سکون بخش احساس ہوتا ہے۔۔۔

گل درخشاں خان حویلی میں کھلنے والا وہ مہکتا پھول تھا جس کی خوشبو نہ صرف آغا جان کے باغیچے میں مہکتی تھی بلکہ محراب خان کے آنگن کو بھی معطر کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آغا جان کی اولادوں میں سب سے خوش مزاج بچہ گل درخشاں تھی۔۔۔۔

لیکن اب وہ اس مرجھائے پھول کی مانند تھی جس کے وجود سے نہ مہک آتی تھی نہ کوئی بو۔۔۔

کیا محبت کرنے کا قصور صرف گل کا ہی تھا

Copyright by New Era Magazine

گروہ باغیچے کا پھول تھی تو اسے پروان چڑھانے والا تروتازہ رکھنے والا آب شاہ زین کے علاوہ کوئی دوسرا نہ تھا۔۔۔۔

تو پھر ساری سزائیں اس کے حصے میں کیوں؟؟؟؟

اسے گلہ تھا آغا جان سے، مورے سے، شمروز لالہ سے، اور سب سے بڑھ کر اس ستمگر سے جس کی ستمگری نے اس سے جینے کی امنگ کو پاش پاش کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کھڑکی کے پاس بیٹھی کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھی۔۔اس نے جینا سیکھ لیا تھا ان سب کے بغیر۔۔۔اب اسے کسی کی بھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔

اب ختم کر دو اپنی یہ ناراضگی۔۔۔۔؟؟؟

پچھلے دو دن سے وہ اس کا پھولا ہوا منہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اب بھی وہ اسی کا لیپ ٹاپ اپنے اگے رکھے نجانے کون سے اہم کام انجام دے رہی تھی۔۔۔۔

پلوشہ ان سنی کرتے گردن جھکائے کی بورڈ پر انگلیاں چلانے لگی۔۔۔۔۔

یااللہ کس عذاب میں پھنس گیا!!!!

وہ دھیمے انداز میں دہائی دیتا اس تک آیا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے؟؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

پلوشہ کی تھوڑی انگھوٹھے اور شہادت کی مدد سے اونچا کرتے مصنوعی سنجیدگی سے

بولا۔۔۔۔۔

کیوں بتاوں؟؟؟

کیا شان بے نیازی تھی کہاں تو وہ اس سے ہر بات سوچ سمجھ کر کیا کرتی تھی اور اب

سارے جواب بنا سوچے سمجھے اس کی زبان پر تیار رہتے تھے۔۔۔۔۔

"یار اس دن میں خود بہت ڈسٹرب تھا اگر کچھ کہہ دیا تو معاف کر دو نہ۔۔۔۔"

شمروز خان پلوشہ سے معذرت کر رہا تھا۔۔۔

تو اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ آپ کسی اور کی فرسٹریشن اپنی بیوی پر

نکالیں۔۔۔۔

پلوشہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

بلکل ٹھیک کہا ہے آپ نے مجھے اپنی بیوی کو غصہ نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔

پلوشہ نے اسے دیکھنے پر اکتفا کیا۔۔۔

او پیاری سی وشہ !!!!!

شمروز نے مسکراہٹ کے ساتھ اسے پکارا۔۔۔

راہداری سے گزرتی درخشاں نے شمروز کی آواز سن لی تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"چلو کوئی تو خوش ہے۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر سوچتی گزرتی چلی گئی۔

"مکھن نہ لگائیں۔۔۔"

"کیوں نہ لگاوں مکھن، جیم، کیچپ سب لگاوں گا وشہ ہونا میری۔۔۔۔"

"نہیں ہوں میں"..

"چلو آو واوٹنگ چلتے ہیں۔۔۔۔"

اس کے اگے سے لیپ ٹاپ کی اسکرین نیچے کرتے بولا۔۔۔۔۔

"رخشی بھی ہے گھر میں۔۔۔۔"

ناراضگی سے کہا گیا۔۔۔

"پوچھ لو۔۔وہ نہیں جائے گی۔۔۔"

شمروز نے اطمینان سے کہا:

"اچھا میں پوچھ کر آتی ہوں۔۔۔۔"

پلوشہ کمرے میں آئی تو اسے وہاں نہ پا کر کچن کا خیال کرتی وہاں چلی آئی لیکن وہ وہاں بھی نہ ملی تو چونک گئی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا اسے وہاں آئے اس کی خاموشی اور اپنے کام سے کام رکھنے والی عادت پلوشہ کو زور دیتی کے وہ اس کے اندر کی ساری گھٹن نکال دے۔۔۔

وہ اندازہ کرتی لان کی جانب آئی تو وہ کتاب لئے ہاتھ میں چائے کا مگ پکڑے آسمان پر آتے جاتے پرندوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

رخشی یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟؟

وہ اس کے پاس آتے ہوئے بولی۔۔۔

"کچھ نہیں بھابی بس ایسے ہی۔۔۔ اجائیں چائے پیئیں۔۔۔"

"وہ بھی پی لیں گے لیکن یہاں نہیں۔۔ خان اوٹنگ کیلئے لے جا رہے ہیں چلو ریڈی ہو جاؤ۔۔۔"

"سوری بھابی میرا تو بلکل موڈ نہیں ہے اور میں ایک بیسٹ کپل کے بیچ بلکل اچھی نہیں لگوں گی آپ اور لالہ انجوئے کریں۔۔۔"

اسے میں کیا سمجھوں رخشی۔۔؟؟؟

ایسا ویسا کچھ نہیں سمجھیں گی آپ بس آپ اور لالہ جائیں ہاں میرے لئے آئس کریم لے آیئے گا۔

وہ پلوشہ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

خان نے کہا تھا تم نہیں جاو گی۔۔۔مجھے پسند آئی آپ لوگوں کے درمیان حائل انڈر اسٹینڈ نگ۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر کہتی ہوئی واپس کمرے میں چلی آئی۔۔۔۔۔۔۔

اس کے کمرے میں آتے ہی شمروز کا موبائل بج اٹھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ کال ریسیو کرتا پلوشہ کو دیکھنے لگا جو کندھے اچکا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

خان صاحب میجر کی انجری پکی ہے داران الھیار کے کارندے ان دو چار گھنٹوں میں ہسپتال سے نکال لیں گے۔۔۔۔

یہ خبر مجھے۔۔۔

گھبراہٹ زدہ آواز گولی کی ٹھاہ کے ساتھ بند ہو چکی تھی۔۔۔

آواز اتنے قریب سے تھی کہ شمروز کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔۔

پلوشہ کا رخ اس کی جانب نہ تھا ورنہ شمروز کے بدلتے رنگ دیکھ کر زور کھٹک جاتی۔۔۔۔۔۔۔

وہ موبائل سامنے کرتا کال لگانے لگا۔۔۔۔

"ہاں مجید ہسپتال پہنچو آ رہا ہوں میں۔۔"

کیوں خیریت اس وقت۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔"

شمروز کے گھر کنے پر پلوشہ نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

موبائل جیب میں اڑسنے کے بعد وہ اس کے قریب آیا۔۔۔

ابھی ایسا کرو میں آپ کو خانم کے گھر چھوڑتا ہوا ایمرجنسی میں مجھے جانا پڑھ رہا ہے۔۔۔۔

وہ اس کو وضاحت دیتا بولا۔۔۔

پلوشہ نے شکوہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ اپنا پورا موڈ بنا چکی تھی اور اب شمروز کی بات نے اس کا موڈ آف کر دیا تھا۔۔۔

غصہ میں ہاتھ لبوں تک گیا ارادہ اس کا لپ اسٹک صاف کرنے کا تھا جو اس نے جانے کے خیال سے لگائی تھی لیکن بروقت شمروز نے اس کے ہاتھ ہوا میں ہی روک دیا۔۔۔

"وشہ یار میں رات کو لے کر جاوں گا آپ کو تب مجھے یہ اسی طرح ملنی چاہیے آپ کے لبوں پر۔۔۔"

اس کے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ وہ وشہ کو منا سکے۔۔۔

اس کے ماتھے پہ لب رکھتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

جب کہ وہ خراب موڈ کے ساتھ اسے جاتا دیکھے گئی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شاہ زین گھر آیا تو محرین اس کے سر ہو گئیں۔۔۔۔۔۔

کہاں تھے اتنے دن تم؟؟؟؟؟

زین کو دیکھ کر ان کو اس کی کہی پچھلی باتیں ذہن کے دریچے میں از بر ہوئیں۔۔۔۔

"سکون حاصل کرنے گیا تھا لیکن یہ میرے نصیب میں کہاں"....

وہ شکوہ کناں لہجے میں بولا۔۔۔۔

"جو ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں وہ اسی طرح پریشان رہتے ہیں۔۔۔"

محرین کی بات پر اس کے ماتھے پہ آئے بلوں میں اضافہ ہوا۔۔۔

بلکل مورے آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں اپنی خواہش سے دستبردار ہو کر میں نے آپ کی نافرمانی تو کی ہے۔۔۔۔

وہ ضبط کرتے گویا ہوا۔۔۔۔

"اپنی مورے کی بات کا برا نہ مانو شاہ غصہ میں کہہ گئیں ہیں وہ۔۔۔۔"

محراب خان ابھی گھر لوٹے تھے ان دونوں کی گفت وشنید پر اسے سمجھاتے ہوئے ہوئے بولے۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"نہیں بابا غلط کیا جوان کے ساتھ چلا آیا میں اسی وقت آپ سب کے بارے میں سوچے بغیر اپنے دل کی مانتے نکاح کر لیتا تو یوں آج پچھتاوے کی نظر نہیں ہوتا۔۔۔"

محراب خان نے برہمی سے نصف بہتر کو دیکھا جو جوان اولاد کو بغاوت پر اکسانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہیں تھیں۔۔۔

"بتا دیں خان اسے میں منزہ آپا کو انکار نہیں کروں گی دوسری صورت میں یہ میری شکل دیکھنے کو ترس جائے گا۔۔۔"

ایپموشنل بلیک میلنگ تو محرین کا دایاں ہاتھ کا کھیل تھا جو وہ ابھی بھی کھیل رہیں تھیں

۔۔۔۔۔۔

"مورے زندگی بھر کے معاملات ہیں یہ آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں پریشے بہت زیادہ چھوٹی اور امیچیور ہے آپ زمین، آسمان کو ملانے کی ناکام کوشش کر رہی ہیں۔۔۔"

میں اپنے دل کی سنوں کا بابا جان۔۔۔۔۔!!!!

قدرت کا یہ موقع ہرگز نہیں گواوں گا آپ جانتے ہیں رخشی اس وقت لالہ کے ساتھ رہ رہی ہے اسے کئی ماہ ہو چکے ہیں اب لالہ کی رضامندی کے بعد میں اس سے نکاح کروں گا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اگر آپ دونوں کو میری خوشی عزیز ہے تو آجایئے گا ورنہ میں اسے لے کر اسلام آباد چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔

وہ محرین کے سپید چہرے پر نگاہ ڈالتا اپنا فیصلہ سناتا اپنے کمرے کی جانب جاتی سیڑھیوں پر چڑھ گیا۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔کیا کہہ کر گیا ہے خان!!!!!

محرین کو شاہ زین کا باغیانہ لہجہ سکتے میں ڈال گیا۔۔۔۔

"وہ جو کہہ کر گیا ہے وہ ہی کرے گا ہر بار آپ کی نہیں مانے گا یہ بات میں پہلے بھی باور کروا چکا تھا آپ کو۔۔۔

جتنا جلدی ہو سکے اپنے ذہن کو منالیں ورنہ آپ خود بیٹے کی صورت کو ترس جائیں گی۔۔۔"

اور آپ سے بھی معذرت کر ہی لیں یہ نہ ہو اپنی بہن سے بھی ہاتھ دھونا پڑے مجھے اس بار میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔۔"

محراب نے غصہ سے بیوی کو آنے والے وقت کا بتایا۔۔۔۔۔

تو آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں بھابھی سے بگاڑ میری وجہ سے ہوا تھا۔۔۔۔؟؟؟

"جو میں نے کہنا تھا کہہ دیا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اگے کے بگڑے حالات کو آپ پھر اکیلے ہی درست کرنا۔"

محرین محراب کو دیکھ کر رہ گئیں بلا آخر وہ واضح کر چکے تھے کہ وہ شاہ زین کے اس فعل میں برابر کے شریک ہوں گے۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

ماضی

میں کہتا ہوں ایسی کون سی قیامت آ رہی تو جو بیچ اپنا سیمسٹر چھوڑ کر پاکستان چلے آئے۔۔۔۔؟؟؟؟؟

آغا جان کو اس کا سب کچھ وائنڈ اپ کر کے آنا اشتعال میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لاونج میں موجود تمام افراد کی نگاہیں ان دونوں پر تھیں۔۔۔۔وقفے وقفے سے مورے شمروز کے حق میں کچھ نہ کچھ بولتے ہوئے آغا جان کا غصہ کم کرنے کی نادیدہ سی کوشش کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

اب بھی شمروز کے پاس بولنے کو بہت کچھ تھا لیکن وہ بولنا نہیں چاہتا تھا اس لئے خاموشی سے آغا جان کو دیکھ رہا تھا۔۔

Copyright by New Era Magazine

پہلے تو آپ ہی انکاری تھے اس کے جانے پر اب وہ آگیا ہے تو خوامخواہ سیخ پا ہو رہے ہیں۔۔۔نہ اسے آرام کرنے دیا نہ میرے بچے نے کچھ کھایا پیا اس کی شکل دیکھ کر ہی عدالت لگا بیٹھے۔۔۔۔۔۔

آغا جان نے برہمی نگاہوں سے مورے کو دیکھا تو وہ رخ موڑ گئیں۔۔۔۔

آغا جان مورے ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں یہاں پڑھ لے گا باقی بھی ویسے بھی سننے میں آیا ہے کہ وہاں کے حالات کچھ سازگار نہیں رہے پہلے کی نسبت۔۔۔۔۔

امتیاز خان نے باپ کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے اس سے کہہ دوا بھی جا کر آرام کرے رات میں اس سے ضرور پوچھوں گا۔۔۔۔"

آغا جان کہتے ہوئے باہر چلے گئے۔۔۔

"مورے میں آتا ہوں ابھی مان چاچو سے مل کر۔۔۔۔"

وہ کہہ کر اٹھا ہی تھا کہ امتیاز کی بات پر رکا۔۔۔۔۔

"وہ لوگ یہاں سے شفٹ کر گئے۔۔۔۔"

امتیاز کی بات پر وہ بے یقینی سے اسے، مورے کو اور گل بانو کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"امتیاز حواسوں میں تو ہو کیا کہہ رہے ہو وہ یہاں سے شفٹ کیوں کریں گے بھلا۔۔۔"

یقین کرتا بھی کیسے۔۔۔۔

باپ دادا اپنی اپنی زندگیوں میں اولادوں کے حصے کی وراثت ان کے سپرد کر کے چلے گئے تھے رہائش کا مسئلہ تو تھا ہی نہیں نہ ہی ایسی کوئی بات کسی کے بھی ذہنوں میں نہ تھی ۔۔۔۔۔۔

" صحیح کہہ رہے ہیں آپ لالہ حویلی کے لوگوں پر دولت کا نشہ سوار ہے اس لئے کوئی بھی اپنے حواسوں میں نہیں ہے۔۔۔"

درخشاں جو کہ اس کی آمد پر بھی باہر نہیں آئی تھی اب آغا جان کے بعد وہ ان کے سامنے آتے ہی بول اٹھی تو سب نے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"اندر جاو رخشی پہلے ہی بہت کم تماشے نہیں کئے ہیں تم نے۔۔۔۔"

امتیاز خان نے شعلہ برساتی نگاہوں سے اسے دیکھا:

ہو کیا رہا ہے حویلی میں مان چاچو اپنی فیملی کو لے کر چلے گئے رخی کا کون سا تماشہ۔۔۔

اور آغا جان !!!!

انہوں نے جانے دیا۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کون سا سرا پکڑ کر سلجھائے تمام سرے بری طرح الجھے ہوئے تھے۔۔۔۔

مورے آپ بتائیں کیا ہوا ہے رخشی ایسے کیوں کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔؟؟

شمروزان کی جانب اکران کا ہاتھ تھام کر بولا۔۔۔۔

محراب وہ آستین کا سانپ واقع ہوا ہے جسے تمہارے آغا جان دودھ پلاتے تھے۔۔۔۔۔

مورے کے منہ سے نکلنے والے الفاظ شمروز کو کھائی میں پھینکتے چلے گئے۔۔۔

گرفت ڈھیلی پڑی اور ہاتھ چھوٹ گیا۔۔۔۔۔۔

مان چاچو کے بارے میں اس طرح کے الفاظ۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

وہ بے یقینی سے اپنی جان سے پیاری مورے کو دیکھتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زہریلے وہ نہیں زہریلی آپ ہیں مورے۔۔۔۔"

درخشاں پوری قوت سے چیخی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنی حد میں رہو یہ بات کس طرح کر رہی ہو تم!!!!!!

امتیاز خان اس کے سر پہ پہنچ کر دھاڑا۔۔۔

"اچھا بات ختم کرو سب اکھاڑا بنا دیا گھر کو۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

جاو سب اپنے کمرے میں۔۔۔"

شمروز کو اندازہ ہو چکا تھا کہ اس کے پیچھے سے وہ سب ہو گیا ہے جو ہونا نہیں چاہیے تھا

۔۔۔اور وہ پتا لگا ہی لے گا۔۔۔

شمروز کی سنجیدگی پر سب اپنے اپنے کمروں کی جانب چل دیئے۔۔

"بانو تم آو میرے روم میں۔۔۔"

وہ اسے کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

بانو سب بتانے کی کوئی ضرورت نہیں نہیں وہ ہی بتانا جتنا کہا ہے۔۔۔

لیکن مورے !!!!!

جو کہا ہے وہ ہی کرو۔۔۔۔"

وہ کر ختگی سے گھرک کر کچن کی جانب چل دیں۔۔ خانسامہ ان کے ہی انتظار میں تھا کہ

وہ آج کے کھانے کا مینیو بتا تیں۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@

ماضی

مجھے ایک ایک بتاو گل میرے پیچھے حویلی میں ایسا کیا ہوا ہے جو آغا جان نے مان چاچو کو

یوں جانے دیا۔۔۔اور رخشی کا کیا مسئلہ ہے۔۔ سب ایک ایک بات بتاو۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

گل ایک ماہ کیلئے حویلی رہنے آئے ہوئے تھی۔۔۔

وہ لالہ شاہ زین اور رخشی آپس میں محبت کرتے ہیں۔۔۔ یہ بات خود رخشی نے مورے کو بتائی تھی اس دن جب حویلی کے مرد دوسرے گاوں گئے ہوئے تھے جرگے پر۔۔۔۔

بات اگر مورے اور رخشی تک رہتی تو ٹھیک تھی لیکن!!!!!!

بدبختی تھی ہماری کہ رخشی کی بات محرین چچی نے سن لی۔۔۔۔

کیا کہا ہے تم نے زرا پھر سے کہنا؛

وہ دروازے کی اوٹ سے نکل کر اندر چلی آئیں۔۔۔۔۔

کچھ نہیں محرین بچی ہے جانے دو آو بیٹھو۔۔۔۔۔

مورے نے بات بدلتے ہوئے محرین کو دیکھا:

اپنی بیٹی کے کرتوت نہ چھپائیں بھابھی۔۔ زرا مجھے بھی تو پتا چلے جسے حویلی کے فریقین اب تک بچی سمجھتے آئے ہیں وہ تو اندر سے پوری عورت ہے۔۔۔۔۔"

محرین خوامخواہ کی بات بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اپنا خنس میری بیٹی پر نہ نکالو۔۔۔۔

جو اصل بات ہے وہ بتاو۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

مورے کو محرین کی بدلحاظی برداشت نہ ہوئی۔۔

آغا جان اوران کا سکہ چلتا آیا ہے اب تک وہ یہ کیسے برداشت کر لیتیں کہ ان کی اولاد کو نشانا بنا کر کوئی ان پر الزام تراشی کرے۔۔۔۔۔

یہ ہی اصل بات ہے بھابی اور تم گل درخشاں میں اپنے بیٹے کی پسند سے واقف ہوں وہ تمھیں اپنی بہن سمجھتا ہے اپنا یہ گند اپنے تک ہی رکھو تو بہتر ہے اور دور رہو میرے بیٹے سے۔۔۔۔۔

ظاہر کرو کے آغا جان اور بھابھی کو صرف دوسروں پر حکمرانی ہی کرنی نہیں آتی بلکہ تربیت اولاد کی بھی اعلی کی ہے۔۔۔۔

اپنے وجود کا زہر وہ ان دونوں میں اتار کر چلتی بنی۔۔۔

مورے جامد و ساکت اس کے زہر میں ڈوبے الفاظوں سے نیل و نیل ہوتی چلی گئیں۔۔۔

مورررے!!!!

رخشی خوفزدہ سی پکاری۔۔۔۔۔

اسے بھی اندازہ نہ تھا کہ بے ارادہ کی گئ بات کا نتیجہ یہ نکلے گا۔۔۔۔

چٹاخ!!!!!

Copyright by New Era Magazine

مورے کا ہاتھ اٹھا تھا اور زوردار آواز کے ساتھ اس کے چہرے پر پڑا۔۔۔

رخشی گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے دیکھتی چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مومنہ آپ نے رخشی پر ہاتھ اٹھایا ہے۔۔۔۔؟؟

آغا جان ابھی حویلی میں آئے تھے تھکاوٹ کی وجہ سے آرام کرنے کا ارادہ کرتے سیدھے کمرے میں چلے آئے۔۔۔۔۔

وہ آغا جان کی آواز سنتی ان کے سینے سے لگ رونے لگی۔۔۔

مورے اسے تیز نگاہوں سے گھورتی کمرے سے نکل گئیں۔۔۔۔۔

"چپ ہو جا بچے تمہاری مورے آج کل چڑچڑی سی رہنے لگی ہیں شمروز سے بات نہیں ہو پاتی نہ۔۔۔۔"

وہ اسے سینے سے لگائے چپ کروانے لگے۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیا کہہ رہی تمہارے ماں زین...؟؟؟؟

محرین نے یہاں بھی تماشہ لگا لیا۔۔۔وہ اس بار بازی ہاتھ سے جانے دینا نہیں چاہتی تھیں۔۔

کیا ہوا بابا۔۔۔؟؟؟

Copyright by New Era Magazine

وہ حیران ہو کر بولا۔۔۔۔۔۔

رخشی اور تمہارے بیچ کیا چل رہا ہے؟؟؟

وہ غضب ناکی سے پوچھنے لگے۔۔۔۔۔

آغا جان کو مورے محرین کے لگائے الزام کا بتا چکی تھیں۔۔۔وہ غصہ کے اندر یہ بھی بھول گئے کہ محراب ان کے اولاد کی طرح تھے۔۔۔

میں اسے پسند کرتا ہوں بابا۔۔اس کا کوئی قصور نہیں ہے اس میں۔۔۔۔

تم جانتے ہو کیا کہہ رہے ہو؟؟؟؟

محراب خان اسے مارنے کیلئے آگے بڑھے۔۔۔۔۔

آپ مارنا چاہتے ہیں ماریں!!!

میں نے کوئی گناہ نہیں کیا پسند کرنا کوئی گناہ تو نہیں ہے۔۔۔

بلکل گناہ نہیں ہے لیکن دھوکا دینا تو گناہ ہے۔۔۔۔

آغا جان کی دھاڑ پر محراب کے پسینے چمکنے لگے۔۔۔

کسی کو دھوکا نہیں دیا آغا جان پوچھ لیں رخشی سے"

اس سے پوچھ لیا ہے میں نے جو پوچھنا تھا۔۔۔

وہ نادان ہے اور تم عاقل ہو کر بھی نادانی کر رہے ہو۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

حویلی کی چھت کے نیچے پلنے والے بچوں کی محبت گر جرگے تک پہنچیں گی تو کتنی باتیں بنائیں گے جاگیر دار۔۔۔

"ہمیں دوسروں سے کوئی لینا دینا نہیں آپ کی اور بابا کی مرضی چاہیئے بس۔"

محراب سمجھاو اپنے دیوانے بیٹے کو تماشہ بنائے گا خانوں کا۔۔۔۔

"مجھے ابھی اور اسی وقت رخشی سے نکاح کرنا ہے۔۔۔۔"

زین کی اگلی بات پر آغا جان اس کی جانب آئے اس سے پہلے وہ گدی سے اس کی زبان کھینچ لیتے محرین میں حائل ہوئیں جن کی وجہ سے انھیں رکنا پڑا۔۔۔

مرد ہے بہک جاتا ہے آغا جان۔۔

لیکن اسے بہکانے والی آپ کی اپنی بیٹی ہے۔۔۔

محرین کے الفاظوں کا طمانچہ زور سے ان کے منہ پہ لگا۔۔۔

محرین زبان کو لگام دو۔۔۔۔۔

محراب نے محرین کو آنکھیں دکھائیں۔۔۔۔

"دوں گا لگام اسے بھی لیکن تم لوگ اپنی شکلیں لے کر دفعہ ہو جاو یہاں سے۔۔"

آغا جان پوری جان لگا کر دھاڑے۔۔۔۔

ان کے برابر میں کھڑیں مورے نے مضبوطی سے ان کا کندھا تھاما ہوا تھا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

چلیں۔۔۔!!!

وہ انھیں لئے وہاں سے چلیں گئیں۔۔۔۔

آپ نے اگر سن بھی لیا تو کیا ضرورت تھی واویلا مچانے کی۔۔اب بھگتیں دربدری کو۔۔۔

شاہ زین محرین پر غصہ ہوا۔۔۔۔۔

ہمارا حق ہے یہ ہم کیوں جائیں۔۔۔؟؟؟

وہ ابھی تک اپنی بات پر اڑی ہوئیں تھیں۔۔۔

محراب ان دم سادھے سے کھڑے سالوں پرانی محبت کو پانی میں بہتا دیکھ رہے تھے۔۔

بابا!!!!

جاو یہاں سے...

لرزتی آواز کرچی ہوئے دل کی غماز تھی۔۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooo

گل بانو سے ملنے والی خبر پر درخشاں نے شاہ زین سے ملنے کا تہیہ کیا اور ملاقات کا وقت آدھی رات کا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

حویلی کے مکین سبھی سو چکے تھے وہ چادر میں اپنے وجود ڈھانپے دوسرے پورشن کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔

سامنے زین کے کمرے کی لائٹ جلی دیکھی۔۔۔

دروازے کا ناب گھمایا تو وہ کھل گیا۔۔۔

وہ لمحہ ضائع کئے بنا زین کے کمرے میں گھس گئی۔۔۔

زین واش روم سے نکلا تو رخشی کو اس پہر اپنے کمرے میں دیکھ کر فکر مند ہوا۔۔۔۔

رخشی تم یہاں اس وقت کیوں آئی ہو پاگل لڑکی۔۔۔؟؟

حویلی میں پہلے ہی تناو پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔۔

مجھ پر بے جا فیصلے مسلط کئے جا رہے ہیں میری چاہ پوچھے بغیر۔۔آپ کی چاہ معلوم کرنے آئی ہوں اگلے اقدام میں دیں گے میرا ساتھ؟؟؟

درخشاں کا دائیاں گال سرخ تھا لیکن انکھوں میں پتھریلے تاثرات شاہ زین کو بہت کچھ سمجھا گئے تھے۔۔۔۔۔۔

کیسا اقدام چاہتی ہو مجھ سے؟

دوسری طرف شاہ زین نے اس کے ساتھ ہونے عندیہ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

حال:-

شمروز مجید سے پہلے ہی ہسپتال پہنچ چکا تھا اور آنن فانن میجر کو وہاں سے نکال لے گیا تھا مجید کو خالی ہسپتال اپنی ہار لگی تھی۔۔۔

اس پر داران کی دی گئی دھمکی اس کی سوچ کو مفلوج کر گئی۔

تو گویا میدی بغاوت کی ہوا شمروز تک پہنچ گئی۔۔۔۔

وہ ان ہی سوچوں میں تھا کہ شمروز کی کال نے اسے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔۔۔

وہ کال ریسیو کرتا موبائل کان سے لگا گیا۔۔۔

تمہاری سستی کا علاج بعد میں کروں گا فلحال میجر کو وہاں سے لے آیا ہوں میں۔۔۔

فلیٹ میں اس سے بہتر جگہ مجھے ملی نہیں ہے آج رات میں میجر کی زندگی کی اطلاع دینے جا رہا ہوں۔۔ میرا بارڈر جانا بہت اہم ہے موبائل میرا فلیٹ میں ہی ہوگا۔۔۔

میجر کی نگرانی تم کروگے پہنچو فورا۔۔۔

وہ اسے تفصیل سے اگاہ کرتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔۔

یہ وہ غلطی تھی جس نے شمروز کی دنیا کو تہہ و بالا کر دینا تھا۔۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

Copyright by New Era Magazine

شاہ تمھیں یہاں کا کیسے پتا؟؟؟

پلوشہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی۔۔ کیوں کہ اس جگہ کا پتا تو حویلی والوں کو بھی نہ تھا۔۔

"جی بھابھی لالہ نے ہی دیا تھا ہسپتال میں۔۔۔"

"اوا چھا بیٹھو میں آتی ہوں۔۔۔"

بھابھی میں رخشی سے ملنے چاہتا ہوں اس سے پہلے آپ سے بھی کچھ بات کرنی ہے

۔۔۔؟

ہاں بولو۔۔۔"

وہ دوسرے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

میری ہم آہنگی سے سب ہی واقفیت ہیں اور پھر یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ پریشے کو نہ پتا ہو

۔۔۔

ایسے میں کیا اسکے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی...؟؟؟

پلوشہ نے گہرا سانس لیا۔۔۔

میں تو خود اس رشتے کے حق میں نہیں ہوں زین۔۔

تمھاری الفت بھی دیکھ رکھی ہے اور رخشی کی حالت سے بھی بے خبر نہیں۔۔۔

میں بھی تم سے یہ ہی کہنا چاہوں گی کہ اب وہ فیصلہ کرنا جو تمھارا دل کہے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

کیوں کہ اس جبرا فیصلے میں دو لوگوں کی زندگیاں تباہ ہو گئیں۔۔۔ایک کی تو ہو ہی چکی ہے تمہاری نااہلی سے۔۔۔

پلوشہ تلخ نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن نجانے کیوں کڑواہٹ آ ہی گئی۔۔۔

یہ ہی پچھتاوہ ہے بھابی مجھے جو زندگی کے اس مقام پر بھی اپنے وجود کو تنہا محسوس کرتا ہوں۔۔۔

تمہارے پاس موقع ہے ذین منالو اسے۔۔

پلوشہ کی بات پر وہ دل سے ان کا اسیر ہو گیا۔۔۔۔

شمروز خان کی بیوی بننے کے سارے گر موجود تھے۔۔۔جیسے وہ خود تھے۔۔۔۔۔

اندھیر کمرا اس کے دل کا عکاسی تھا۔۔۔زین نے بھاری سانس خارج کرتے ہوئے نوک کیا۔۔۔۔

یہ آہٹ وہ اب بھی نہیں بھولی تھی۔۔۔

وہ اب بھی اسی طرح مہتا تھا جس طرح پہلے مہکا کرتا تھا۔۔۔۔

وہ اسے ایک بار پھر پتھر کرنے چلا آیا تھا۔۔۔

رخشی!!!!!!

اس لہجے پر تو اس نے اپنی عزت وار دی تھی اپنے آغا جان کا مان وارا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ شہد لہجہ اسے دیوانہ بناتا تھا وہ سنتی تو اسی کی ہو جاتی۔۔اور طلب بڑھتی سننے کی۔۔۔

وہ بولتا رہے بولتا رہے!!!

دل پھر اسی لے میں دھڑک اٹھا تھا۔۔

کان پھر متلاشی ہوئے اسے سننے کو۔۔

اتنا سب ہونے کے بعد بھی وہ زین کی دار الفت سے نکل نہ پائی تھی۔۔۔۔۔

کیسی ہو رخشی۔۔۔؟؟

زین نے آگے بڑھ کر کمرے کو روشن کیا۔۔

وہ رخ موڑے کھڑی اس کا ضبط آزما رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"کہو مت سن لو"۔۔۔

وہ آج بھی اس کی ان کہی باتیں پڑھ لیتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ بھی تو یہ ہی چاہتی تھی بن بولے سب کہہ دے۔۔۔۔۔

میں آج بھی تمہارا ہی طلبگار ہوں۔۔۔

تمھیں بھی قسمت نے ایک بار پھر میرے لئے چنا ہے۔۔۔

اس بار کسی کی نہیں چلے گی بس ہماری چلے گی۔۔۔ہماری مانی جائے گی۔۔۔"

جیسے پہلے مانی گئی تھی۔۔۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

درخشاں کی آواز گونجی تو زین کو اپنی سانسیں مہکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔

تمہاری ہی تو خواہش کا احترام کیا تھا جانتا تھا کہ غلط ہے لیکن میری رخشی کی خواہش تھی

میں نہ مانتا۔۔۔؟؟

آجاتے پھر ایک بار پھر لڑ جاتی سب سے۔۔۔۔

وہ پلٹ کر بے خوف ہو کر بولی۔۔۔۔

آگیا ہوں رخشی کبھی نہ جانے کیلئے۔۔"

دروازے پر دستک ہوئی تو دونوں خاموش ہوئے۔۔۔

وہ میں خان کے ساتھ جا رہی ہوں وہ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔تب تک تم یہیں رہنا ہم

ابھی اجائیں گے۔۔۔۔

وہ رخشی اور زین کو کہتی چلی گئی۔۔۔۔

چائے کی طلب ہو رہی ہے۔۔؟؟

ماضی کی وہ ہی خواہش تھی زین کو حال میں بھی۔۔۔۔

سب ہی تو یاد ہے آپ کو۔۔۔"

وہ کھوئے لہجے میں بولی۔۔۔۔

ہاں تمھیں بھی تو ابھی تک میری آمد پر چونکنا نہیں بھولا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

زین کی بات پر وہ روتی انکھوں سے ہنس دی۔۔۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooo

پلوشہ کو موبائل پر شمروز کا میسج موصول ہوا۔۔ حالانکہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ شمروز نے اسے کہیں بلایا ہو۔۔

یہ سب سوچے بنا وہ چلی گئی۔۔۔۔

انکھوں پر پردہ پڑھ چکا تھا صرف ایک عکس تھا موت کا فلیٹ کا دروازہ کھولتے ہی بم بلاسٹ ہوا۔۔۔۔

انکھیں بند ہونے سے پہلے وہ اپنے وجود کو کسی سخت پتھر پر محسوس کیا۔۔ یکے بعد دوسرا بم بلاسٹ اسے وجود کو ریزہ ریزہ کر گیا۔۔۔۔

~~~~`~``````````````` ¢~~~~

نااہل تو تم پہلے بھی قرار دے دیئے گئے تھے شمروز خان لیکن آج ثابت ہوا تم غدار بھی ہو۔۔۔ میجر کو اتنے دن اپنے پاس محفوظ رکھ کر بھی تم اس کی حفاظت نہ کر سکے۔۔۔۔

ایل ای ڈی پر چلتے گری ہوئی بلڈنگ کے مناظر اس کے سامنے تھے۔۔

یہ وہ ہی بلڈنگ تھی جو کچھ دیر پہلے شمروز خان کو میجر کیلیۓ محفوظ پناہ گاہ لگتی تھی۔۔۔

کیپٹن اس کے جھکے سر کو ہی دیکھ سکا۔۔

Copyright by New Era Magazine
~~~~

اندر جلتے بھانبڑ اور موٹے موٹے آنسو نکل کالر میں جذب ہوتے نہ دیکھ سکے۔۔۔۔۔

غدار وہ نہیں تھا وہ تو پہلے بھی اپنے زور بازو سے بارڈر کی حفاظت کرتا آرہا تھا۔۔تب بھی کیپٹن نے اسے سمجھنے کی بجائے نااہل کا ٹھپہ لگا کر اسے بر طرف کر دیا تھا۔۔

اور آج بھی وہ غدار ٹھہرایا جارہا تھا۔۔۔

شاید وہ واقعی نااہل تھا سوچ سے۔۔۔۔۔۔

اس کے جیب میں موبائل تھرتھرایا۔۔۔۔

سامنے کیا تو داران الہیار کا لنگ جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔

"اسپیکر پر لگاو کال۔۔۔"

کیپٹن کے حکم کی تعمیل کی گی۔۔۔

خان دکھ تو بہت ہوا کہ تمہارا اپنا ہی آدمی غدار نکلا۔۔۔۔

اسپیکر سے ابھرتی آواز نے اس کی رگیں ابھار دیں۔۔۔

وہ اندازہ کر چکا تھا کہ وہ کون تھا۔۔۔

بڑی بڑی باتیں کرتے تھے تم خان کے میرے اشارے پر تمہارے سو کالڈ وفادار میرا نام و نشان مٹا دیں گے۔۔۔

افسوس صد افسوس!!!

Copyright by New Era Magazine

دکھ تو میجر کی موت کا بہت ہوا ہو گا۔۔۔

اب تو سرٹیفکٹ تھمایا جائے گا تمھیں وطن سے غداری کا اور!!!

وہ ہسنے کو بیچ میں رکا۔۔۔۔۔

اپنے سامنے میرے منشیات سے بھرے ٹرکس آتے جاتے دیکھو گے لیکن تم کچھ نہیں کر سکو گے۔۔۔۔

مٹھیاں اس قدر بھینچ لیں تھیں اسے زندہ دفن کر دینے کا فیصلہ اس نے اسی وقت اسی لمحے کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجید کی فکر نہ کرو ایسے دو پیسے پر بکنے والوں کی میرے پاس کوئی جگہ نہیں ہے انتقام کیلئے اس کی ڈیڈ باڈی تم تک پہنچا دی جائے گی۔۔۔

ہاں لیکن تمہاری بیوی!!!!!

پلوشہ!!!

پلوشہ شمروز خان!!!!!

اب کہ اس کا دماغ ماووف ہوا اتنی معلومات اس تک پہنچا دی تھی۔۔۔۔

اس کی ڈیڈ باڈی میں تمھیں نہیں دے سکوں گا ہاں اس کے نشانات اس کچرے کے ڈھیر سے تمھیں ضرور مل جائیں گے۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

داران!!!!!!؛

تجھے وہ موت دوں گا جس کی لمحہ لمحہ چاہت میں تو زندگی سے نفرت کرے گا۔۔۔

شمروز کی دھاڑ پر کیپٹن کو دھکا سا لگا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ الٹے قدموں بھاگا تھا کسی ہوا کے مانند۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

ماضی:-

درخشاں اور شاہ زین رات کے اندھیرے میں تہائی پہر کے وقت حویلی کا مین گیٹ عبور کر گئے۔۔۔۔۔۔۔

لیکن برا ہوا امتیاز خان ڈیرے پر سے اسی وقت آ رہا تھا۔۔

رنگے ہاتھوں ان دونوں کو فرار ہوتے دیکھا تو زین کی گدی سے پکڑ کر اسے حویلی کے لاونج میں لا پھینکا۔۔۔۔

آغا جان!!!!!!!

اس کی غیرت نے للکارا تو عقل سلب ہو گئی۔

ایک زوردار تھپڑ درخشاں کے منہ پہ دے مارا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

امتیاز خان کی چیخ وپکار پر مورے گھبرائی بوکھلائی سی آغاجان کے پیچھے چلی آئیں۔۔۔۔۔۔

یہ گھر کی عزت پر نقب لگانے کو تھا۔۔۔

نکلتا آج جنازہ ہماری عزت کا۔۔۔

مورے ہقہ بقہ درخشاں کو دیکھے گئیں جو امتیاز کے تھپڑ سے گر پڑی تھی۔۔۔

مورے نہیں پلیز اس کا کوئی قصور نہیں ہے سب میری ایما پر انجام دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

مورے اسے مارنے کو آگے بڑھیں تو زین چلایا۔۔۔۔۔۔

آغاجان شعلہ جوالہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

امتیاز بلاؤ اس کے۔باپ کو اور اس کی ماں کو۔۔۔۔

جو دن دھاڑے ہماری تربیت کا طعنہ ماد کر گئی تھی۔۔۔

آغاجان کے حکم پر وہ بھاگتا ہوا دوسرے پورشن میں گیا۔۔۔۔۔۔

واہ محراب واہ!!!؟

اسے آتے دیکھ آغاجان طنزیہ بولے۔۔

محراب خان نے درخشاں کو زمین پہ پڑا دیکھا:

حویلی کی بیٹی کو بھگا رہا تھا تمہارا لاڈلا سپوت۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اسے بس یہ ہی سکھایا ہے تم نے ہم نے نہیں مانی تو یہ راستہ نکالا ہے اس نے۔۔۔؟؟؟؟

اور کوئی راستہ چھوڑا گیا تھا کیا میرے لئے؟؟؟؟؟؟!

آپ سب کی رضامندی مانگی تھی لیکن نام نہاد عزت کو سینے سے لگائے ہم سے جینے کی امید چھین رہے تھے۔۔۔

آغا جان کا جلال اور بڑھا جسے محراب خان بھانپ چکے تھے آپنی اولاد کو کسی اور سے مار کھاتا دیکھنے کی سکت اب نہ بچی تھی اس لئے خود آگے بڑھ کر پوری قوت سے زین کو طمانچہ دے مارا۔۔۔۔۔۔

تم لوگوں کا اب اس حویلی میں دانہ پانی بند ہو چکا ہے۔۔راتوں رات حویلی سے نکل جاو ۔۔۔

آغا جان کے حکم پر تڑپ کر درخشاں نے زین کو دیکھا۔۔۔

جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آنسووں سے تر چہرہ اسے حسرت سے دیکھتا رہ گیا۔۔

اور وہ چلا گیا تھا

آغا جان کا حکم تھا اور محراب خان نے سر جھکا دیا تھا۔۔۔

اسی رات وہ محرین کو لئے وہاں سے چلے گئے تھے۔۔

Copyright by New Era Magazine

رخشی کے رونے پیٹنے پر بھی کسی نے اس کی نہ سنی تھی۔۔

لالہ ہم سب سے زیادہ لاڈا سے ہی دیا گیا تھا زندگی کا فیصلہ اس کے حق میں کر دیتے تو

کوئی بڑی بات نہ تھی سب کی اناوں نے مل کر اسے توڑ دیا۔۔۔

اور پھر نہ شمروز کی ضد چلی اور نہ ہی درخشاں کی محبت اسے باندھ دیا گیا اویس کے پلے

----

oooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

شمروز کی واپسی ایک الگ مسئلہ بنی ہوئی تھی اس پر آغا جان نے ایک نیا شوشہ اور چھوڑا

تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلوشہ سے شادی کا۔۔۔"

انکار کی کوئی گنجائش ہی چھوڑی نہ گئی۔۔پلوشہ کے نا نا کرنے کہ باوجود اس کا نکاح

شمروز خان سے پڑھا دیا گیا تھا۔۔۔

ساتھ رہنے لگے تو محبت کا پھول کھلنے لگا۔۔۔

زندگی نے تو جینا شروع کیا ہی تھا کہ وہ اسے راہ میں چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

ناقابل یقین موت نے نا صرف حویلی میں قیامت برپا کی تھی بلکہ ابراہیم مینشن میں

بھی سوگواریت چھا گئی تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

پینٹ شرٹ میں ملبوس فٹ پاتھ پر تن تنہا بیٹھا سر ہاتھوں میں دیئے بے حس و حرکت اپنی سانسیں رکنے کے انتظار میں تھا۔۔۔

زندگی کو نہ سہی موت کو اس پر رحم آجائے۔۔۔۔۔!!!!!

آج اسے گئے ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا لیکن دل کو ابھی تک اس کے جانے کا یقین نہ ہوا تھا وہ ساتھ تھی تب سر پہ لٹکی ہمہ وقت موت کی تلوار بھی اسے اپنے ارادے سے ایک انچ ہٹنے نہ دیتی اور اب جب وہ اسے چھوڑ کر جاچکی ہے تو بھری دنیا بھی اس کی اپنی نہیں۔۔۔۔

وہ کیا تھی۔۔۔؟

ایک ہوا کا جھونکا

لمحوں کا سنگم

اس کے دل کی دنیا

یا اس کے جینے کی وجہ۔۔۔؟؟؟؟

وہ سب کچھ تھی لیکن اب وہ ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

"تم کھڑے کھڑے جیتے جاگتے انسان کو موت کے گھاٹ اتار دیتے ہو تمھیں رحم نہیں آتا۔۔ لیکن!!!!

Copyright by New Era Magazine

یاد رکھنا میری موت کی اہمیت تمھارے لئے یہ ہو گی کہ تم اپنے لئے موت مانگو گے

"-----

بھیگا مگر مضبوط لہجہ اس کے ساکت وجود میں ہنگامہ برپا کر گیا۔۔۔

سینے میں بڑھتے درد نے شدت اختیار کی تو وہ جنونی انداز میں وپوری جان سے چیخا کہ

گلے کی رگوں میں زبردست کھینچاو ہوا۔۔۔۔۔

اگر لوگ سڑک پر موجود ہوتے تو دہل کر اسے ضرور دیکھتے لیکن سب اپنے اپنے

گھروں میں محصور رضائیوں اور کمبلوں میں گھسے میوہ جات سے لطف اندوز ہو رہے

تھے۔۔۔۔۔۔

اب اسے صرف ایک ہی چیز کا انتظار تھا اور وہ تھی موت۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!!!

حویلی والوں سے بیگانہ دنیا والوں سے قطع تعلق کئے وہ بھٹک جانا چاہتا تھا۔۔

اس دنیا میں رہ کر اس دنیا سے غافل ہو جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

پلوشہ کی زندگی میں نہ سہی لیکن موت کے بعد اس کی خواہش پوری ہو چکی تھی۔۔۔

اس ایک ہفتہ میں حویلی کے حالات بدل گئے۔۔۔۔

مورے بستر سے جا لگیں تھیں پہلے پلوشہ کی موت پھر شمروز کا لا پتہ ہونا جیتے جی مار گیا

تھا۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

درخشاں اور زین کا نکاح ٹھیک چالیس ویں کے بعد کر دیا گیا تھا۔۔

آغا جان نے محراب کے پاوں پکڑ کر اپنی ناانصافی کی معافی مانگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور داران الہیار کی موت کا آج تک کسی کو پتا نہ چل سکا اس کے وجود کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔۔۔۔۔

جس کو پتا تھا وہ اور زیادہ نشے میں دھت رہنے لگی تھی نہ کوئی پابندی تھی نہ ہی کوئی قید۔۔۔۔۔

اور یہ ہی دنیا کا دستور ہے جو بوگے وہ کاٹو گے۔۔۔۔

یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔۔۔۔

....

ختم شدہ

نوٹ

وجود ریزہ ریزہ از سیدہ جویریہ شبیر پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیوایرا میگزین)

Copyright by New Era Magazine

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine